

وَذَكَرَهُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

# تاریخ ابن خلدون

حصہ چہم  
سید سلیمان  
امیر ابن اندلس اور خلفائے مصر

امیر عبدالرحمن الداخل سے لے کر آخری دورزماں تک گذشتہ ان فہرست کی تیسری ایک ہے  
مثال تہذیب کی ابتدا و پختہ اور شرقی خلافت کے تہذیب و فروع کی پیدوار و ترقی کی پانچ راہوں  
فہرستوں کے عروج و زوال کی عمر تاکہ داستان

## غزنوی اور غوری سلاطین

فارغ سوسنات سلطان محمد غزنوی اور چند سلاطین کی پہلی مغلط کے ہالی شہاب الدین  
غوری کی فتوحات کے متعدد حالات

تصفیہ، رئیس المورخین علامہ عبد الرحمن ابن خلدون  
(۷۳۲-۸۰۸)

ترجمہ و تہذیب: شہین قریشی ایم اے، ترجمہ: حکیم احمد حسین الدہلوی

نفس اکابر اہل طبری

کتاب العبد ودیوان المبتدأ، والخبیر  
 من احوال العرب ولعجم والسیریر ومن عاصرهم من  
 ملوک التتاریفی علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ  
 روزِ ہجر کے مجملہ حقون قاتل اشاعت و طبع استی  
 تصحیح و ترتیب و تہذیب

چوہدری طارق اقبال گاہنہری  
 مالک نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نساء کتاب: — تاریخ ابن خلدون  
 مصنف: — رئیس المورخین علامہ عبد الرحمن بن خلدون  
 ناشر: — نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی  
 طبع: — جدید پیپر ٹرایڈیشن سنوری ۲۰۰۳ء  
 ایڈیشن: — آفست

نفیس اکیڈمی

## مصر و اندلس کے مسلمان فرمانروا

### ابو محمد اقبال سلیم گاہندری

۳۰۰ھ میں غلہ وں کا پانچواں صدر امیر ابن خلدون مصر کے ملوک ملاحین پر مشتمل ہے اور یہ دونوں دو گونا گوں وجوہ کی بنا پر عالمی تاریخ میں جی تو جی سیاسی اور ثقافتی اہمیت رکھتے ہیں۔

عمدہ نظام سے پہلے ”روئے زمین کے تمام“ راستے رومن انگریزی کو ہی جاتے تھے۔ افریقہ، جہاں تا سیرے اور باقی دانت مصر سے روٹی اور گندھوں جہ و ستار سے جو اہر خشک بندہ خوشبودار رہا، مسلمان ملوکوں سے ریشمی کپڑے اور بطوری برتن، تختیوں سے تکلف پیر، سرخندے سے سجور، آئینے سے بھلی پھول اور درختی سے بڑا اور تختی اور کھوار سے خراج کے طور پر قلعہ و قلاطرہ دم پیسے جہ۔ نئے اور خراج کے اعتبار سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ان کی قدیم کا طلعتاں سے محفوظ رہا اور مسلمان مشرقی فرمانرواؤں، شہزادوں، امیروں اور وزیروں کے سرداروں پر لا دیا جاتا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں بھاری بیڑیاں پڑی ہوئیں اور کئی دار خود خوش تھیں ہر دار روٹی، شہسوارا سے چاہوں کی چمک۔ ان کی رفتار بھی دھمکی نہ پڑنے دیتے تھے لیکن افریقہ کے نامور مورخ اور یورپ کے نامور تاریخ نویس جن میں تھیرے جو اس سہلی تجویز بخت، یقیناً حقائق میں زیادہ نے صرف سات ہزار چھابوں کے ساتھ غیرہ روم پارکر کے اندلس کی تغیر کے بعد اس صدیوں پرانی تاریخ کا ریشمی بیڑیاں ڈال کر اب یورپی تاجداروں، شہزادوں، امیروں اور سرداروں، چاہیگی وادوں اور سفیر طاعت کتبہوں کے قلعہ و قلاطرہ کی طرف سے عزت اور کائنات کے پر امیر شہسواروں کے قدم، ان کی چوری طرح اور زمین میں جتنے بھی پائے تھے کہ جہ و ستاروں کی ایک بڑی، تقریباً دوہم کی آخری پتہ کا جہز، یہ سفیر سہلی کی طرف نکام افغانی اور ان کے راہروں کی تاجیں سلجھ سنبھالنے کے پادشاہوں کی ہاں کے شہزادوں اور پانچنے اعظم سے ”آسانی“ یا بہتت، لیکن میں صاف نہ تھی دینے لگیں اور ان کی دوسری اہر، عیس کو فرانس سے کھائے والے کو بہت دن چوری لڑ کو پھلانگی نار، یوں کو پامال کر لی اور ڈیو سے لیتی فرانس اور جرمنی کی سرحد پر درجائے طور سے کھائے جا کر گئی۔ یہاں ایک، دہشتی جہزتا سردار چارلس ماٹھی تھوڑا دنے پورے یورپ کو ایک ہونڈے سے تلے جت کر کے عرب شہسواروں کا راستہ روکا۔ فرماندہان، ان میدان میں کامیاب ہو جاتے تو بہتوں میں آج آکسٹرڈا اور کمرجن میں انجیل کی بننے قرآن اور سنت پال کے کیسا میں تھیں سہلی جگہ اللہ اکبر کی صدی گونج رہی ہوئی۔ تو میدان سے حوالہ دیا، بار انگشتان کے چار اور برطانوی کو آبی مصلحت میں شام کرتے باؤٹھی اور مشرقی عرب سے تحفظیہ اور اطاعت کے دانت دربارہ شام میں آ داخل ہوتے؟ اعلیٰ حالات کے غیر متوقع بننے نے انہیں کسی طرف قدم اٹھانے کا موقع نہ دیا کیونکہ وہ جہان نے اچانک شرمگ پر چمکھوئے اور اس کی مصلحت کو ان میں نوبت کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے دھن کر دیا، اعتقاد بنی عباس کے مطبوعہ بازوؤں سے اس کی خاندان کے باؤٹھرا ہوا ہوا ہوا کے اندازہ حال پورے مہاراجن کا کج حال اور پانچ برس کی پیشان کر رہی کے بعد اللہ اعلیٰ سے لقب سے اندلس میں آ قدم جما، ابھی ان کی جگہ طبعیہ سلطان کا رہا۔ یہ نہیں اس بے یار و مددگار



## فہرست

### مجموعہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۷	محمد بن جعفر اللہ دق	۳۵	باب ۱
۳۸	امام رضا کی ولی مہدی	۳۶	دوست غریب
۳۹	زید یوسف کی بذات	۳۷	عنوی تحریک کا ایک منظر
۴۰	حسین بن محمد کا ایم	۳۸	راہی فرق
۴۱	علاء الدین	۳۹	نویہ فرقہ
۴۲	امام ستائیدہ	۴۰	کاشیہ فرقہ
۴۳	عبد اللہ مہدی	۴۱	ابو جعفر منصور اور محمد بن عبد اللہ
۴۴	دانشمندی کے بارے میں	۴۲	ابو جعفر منصور اور مہدی کی خط و کتابت
۴۵	احمد علی الدینی	۴۳	محمد بن عبد اللہ کی شہر نشینی
۴۶	امام حسن کی بیعت	۴۴	امام اکرم بن عبد اللہ کا خاتمہ
۴۷	امام حسن کی بیعت	۴۵	حسین بن علی کی بیعت
۴۸	امام حسن کی بیعت	۴۶	اور حسین بن عبد اللہ
۴۹	امام حسن کی بیعت	۴۷	اور حسین بن عبد اللہ اور شام
۵۰	امام حسن کی بیعت	۴۸	ان اور حسین
۵۱	امام حسن کی بیعت	۴۹	محمد بن عبد اللہ کی بیعت
۵۲	امام حسن کی بیعت	۵۰	طہا کا خاتمہ
۵۳	امام حسن کی بیعت	۵۱	طہا کا خاتمہ
۵۴	امام حسن کی بیعت	۵۲	طہا کا خاتمہ
۵۵	امام حسن کی بیعت	۵۳	طہا کا خاتمہ
۵۶	امام حسن کی بیعت	۵۴	طہا کا خاتمہ
۵۷	امام حسن کی بیعت	۵۵	طہا کا خاتمہ
۵۸	امام حسن کی بیعت	۵۶	طہا کا خاتمہ
۵۹	امام حسن کی بیعت	۵۷	طہا کا خاتمہ
۶۰	امام حسن کی بیعت	۵۸	طہا کا خاتمہ
۶۱	امام حسن کی بیعت	۵۹	طہا کا خاتمہ
۶۲	امام حسن کی بیعت	۶۰	طہا کا خاتمہ
۶۳	امام حسن کی بیعت	۶۱	طہا کا خاتمہ
۶۴	امام حسن کی بیعت	۶۲	طہا کا خاتمہ
۶۵	امام حسن کی بیعت	۶۳	طہا کا خاتمہ
۶۶	امام حسن کی بیعت	۶۴	طہا کا خاتمہ
۶۷	امام حسن کی بیعت	۶۵	طہا کا خاتمہ
۶۸	امام حسن کی بیعت	۶۶	طہا کا خاتمہ
۶۹	امام حسن کی بیعت	۶۷	طہا کا خاتمہ
۷۰	امام حسن کی بیعت	۶۸	طہا کا خاتمہ
۷۱	امام حسن کی بیعت	۶۹	طہا کا خاتمہ
۷۲	امام حسن کی بیعت	۷۰	طہا کا خاتمہ
۷۳	امام حسن کی بیعت	۷۱	طہا کا خاتمہ
۷۴	امام حسن کی بیعت	۷۲	طہا کا خاتمہ
۷۵	امام حسن کی بیعت	۷۳	طہا کا خاتمہ
۷۶	امام حسن کی بیعت	۷۴	طہا کا خاتمہ
۷۷	امام حسن کی بیعت	۷۵	طہا کا خاتمہ
۷۸	امام حسن کی بیعت	۷۶	طہا کا خاتمہ
۷۹	امام حسن کی بیعت	۷۷	طہا کا خاتمہ
۸۰	امام حسن کی بیعت	۷۸	طہا کا خاتمہ
۸۱	امام حسن کی بیعت	۷۹	طہا کا خاتمہ
۸۲	امام حسن کی بیعت	۸۰	طہا کا خاتمہ
۸۳	امام حسن کی بیعت	۸۱	طہا کا خاتمہ
۸۴	امام حسن کی بیعت	۸۲	طہا کا خاتمہ
۸۵	امام حسن کی بیعت	۸۳	طہا کا خاتمہ
۸۶	امام حسن کی بیعت	۸۴	طہا کا خاتمہ
۸۷	امام حسن کی بیعت	۸۵	طہا کا خاتمہ
۸۸	امام حسن کی بیعت	۸۶	طہا کا خاتمہ
۸۹	امام حسن کی بیعت	۸۷	طہا کا خاتمہ
۹۰	امام حسن کی بیعت	۸۸	طہا کا خاتمہ
۹۱	امام حسن کی بیعت	۸۹	طہا کا خاتمہ
۹۲	امام حسن کی بیعت	۹۰	طہا کا خاتمہ
۹۳	امام حسن کی بیعت	۹۱	طہا کا خاتمہ
۹۴	امام حسن کی بیعت	۹۲	طہا کا خاتمہ
۹۵	امام حسن کی بیعت	۹۳	طہا کا خاتمہ
۹۶	امام حسن کی بیعت	۹۴	طہا کا خاتمہ
۹۷	امام حسن کی بیعت	۹۵	طہا کا خاتمہ
۹۸	امام حسن کی بیعت	۹۶	طہا کا خاتمہ
۹۹	امام حسن کی بیعت	۹۷	طہا کا خاتمہ
۱۰۰	امام حسن کی بیعت	۹۸	طہا کا خاتمہ

[illegible]



[illegible]

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۸	افشکھو فی سیر الیاری	۱۰۸	جنگ عاتق
۱۰۹	مستم ترطی	۱۰۹	مصریہ لوانی
۱۱۰	قسن کا خاتمہ	۱۱۰	مصر
۱۱۱	قسنم و سیدان بن الفخر بنی	۱۱۱	حسن بن مہدی کی قرقاری
۱۱۲	طریقہ علی حرام	۱۱۲	رابطہ طبریہ پر قبضہ
۱۱۳	قاسم و سیدان بن الفخر بنی	۱۱۳	مصر
۱۱۴	قسنم کی اس مکت	۱۱۴	ابو طبری کی اس مکت
۱۱۵	کچھ روئے اس مکت	۱۱۵	مکت پر قرقاری کی مکت
۱۱۶	کچھ روئے طبری	۱۱۶	محمد بن سید کا خاتمہ
۱۱۷	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۱۷	مصریہ قرقاری
۱۱۸	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۱۸	قرامیہ کی قرقاری
۱۱۹	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۱۹	مصر و قرقاری کی جنگ
۱۲۰	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۲۰	قرامیہ کی قرقاری
۱۲۱	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۲۱	مصر و قرقاری کی جنگ
۱۲۲	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۲۲	قرامیہ کی قرقاری
۱۲۳	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۲۳	مصر و قرقاری کی جنگ
۱۲۴	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۲۴	قرامیہ کی قرقاری
۱۲۵	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۲۵	مصر و قرقاری کی جنگ
۱۲۶	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۲۶	قرامیہ کی قرقاری
۱۲۷	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۲۷	مصر و قرقاری کی جنگ
۱۲۸	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۲۸	قرامیہ کی قرقاری
۱۲۹	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۲۹	مصر و قرقاری کی جنگ
۱۳۰	کچھ روئے سیدان بن الفخر بنی	۱۳۰	قرامیہ کی قرقاری

[illegible]



صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۶۳	صالح الدین کے خلاف سازشیں	۵۴	محاسن بن احمد تاج
	پیسال سفر کی گرفتاری		عادل بن ملا علی
	مذہبوں کا خاتمہ		غیر ملکی قتل
۱۶۴	مذہبوں کا خاتمہ	۵۵	غیر ملکی قتل کے بھائیوں کا قتل
	سولہ انہوں کی بھارت		ایوان اسماعیلی القانزہ بن محمد ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸
	دولت کا طبع کا خاتمہ		محاسن بن احمد تاج کا خاتمہ
	طریقہ کا خاتمہ اللہ کی ولایت	۵۶	وزارت صالح بن زید
	شہر کی بھارت کی بھارت		صالح بن احمد تاج
۱۶۵	داؤد بن احمد کا قتل		طریقہ کا قتل کی بھارت
	سیدان بن احمد کا قتل	۱۶۷	طریقہ کا قتل کی بھارت
۱۶۶	باب ۱۴		ایوان محمد بن احمد ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸
	ادارت ملہ و اب بن محمد بن احمد		وزیر اسلمت صالح کا قتل
	علی بن محمد بن احمد	۵۸	مذہب بن صالح کا قتل
	علی بن محمد بن احمد کی بھارت		مذہب کا خاتمہ
	جعفر بن علی بن محمد بن احمد		شادریں دور
۱۶۷	جعفر اور زید بن احمد		شادریں دور
	قرامط	۵۹	شادریں دور
	قرامط کا خاتمہ		شادریں دور
	بھارت کی بھارت کی بھارت		شیر کا خاتمہ اور قتل کی بھارت
	زید بن احمد کا قتل	۶۰	شیر کا خاتمہ اور قتل کی بھارت
	بھارت بن احمد کا قتل		شیر کا خاتمہ اور قتل کی بھارت
	امراء و ناظمی و انجمن		شیر کا خاتمہ اور قتل کی بھارت
۱۶۸	علی محمد بن احمد کی گرفتاری و قتل		شیر کا خاتمہ اور قتل کی بھارت
	محمد بن احمد کا قتل	۶۱	شیر کا خاتمہ اور قتل کی بھارت
	بھارت کی بھارت کی بھارت		شیر کا خاتمہ اور قتل کی بھارت
۱۶۹	جعفر بن علی کا قتل	۶۲	شیر کا خاتمہ اور قتل کی بھارت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۰	مصر اور مغربی مذاح کی جنگ خلیفہ مصر اور بنی ظاہر مصر کی مجلس بغداد میں ترمذی	۱۸۰	بغداد میں ترمذی
۱۸۱	بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس	۱۸۱	بغداد میں ترمذی کی مجلس
۱۸۲	بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس	۱۸۲	بغداد میں ترمذی کی مجلس
۱۸۳	بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس	۱۸۳	بغداد میں ترمذی کی مجلس
۱۸۴	بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس	۱۸۴	بغداد میں ترمذی کی مجلس
۱۸۵	بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس	۱۸۵	بغداد میں ترمذی کی مجلس
۱۸۶	بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس	۱۸۶	بغداد میں ترمذی کی مجلس
۱۸۷	بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس	۱۸۷	بغداد میں ترمذی کی مجلس
۱۸۸	بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس	۱۸۸	بغداد میں ترمذی کی مجلس
۱۸۹	بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس	۱۸۹	بغداد میں ترمذی کی مجلس
۱۹۰	بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس بغداد میں ترمذی کی مجلس	۱۹۰	بغداد میں ترمذی کی مجلس



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	ابو یوسف بن منصور		جہان بین حسن کی کہ پر فرج خا
۴۱۰	<u>باب ۲۱</u> امارتِ مصر و بی بی کے مکران ازبغہ سہولہ ای تجلی ہادی میر تقی بن محمد	۴۰۵	بی قادی کہ سے افواج ابو یوسف بن محمد امیر ۱۰ و میر پسران ابوی امیر و میر کے مابین کشیدگی، مصالحت میر کا کل
۴۰۳	امیر بغدادی احمد ناصر خانک بن محمد تاجی کا قتل منصور امیر الدین احمد	۴۰۶	امیر و بی کہ میر بن میر کا قتل محمد بن ابی دین
۴۱۳	امیر سو فی بن مسیح امیر سو فی بن لاج تجلی بن سلطان	۴۰۷	امیر بن محمد ان نور بن محمد ان کا قتل سلطان بن منصور سلطان بن محمد ان
۴۱۵	<u>باب ۲۲</u> آل بنی طالب طہ و بی کی اسل آل حسن داؤد بن حسن بن	۴۰۸	علاء بن محمد بن کی گرفتاری <u>باب ۲۳</u> امیر و بی کے فرارے بنی ہاشمی بنی ہاشم کا یہ سے خراج طہ بن طہ
۴۱۷	امیر بن محمد بن حسن بن نور بن محمد بن داؤد امیر و بی آل حسن مسیح بن محمد بن احمد حسن و بی بن	۴۰۹	امیر بن محمد بن امیر و بی کے فرارے بنی ہاشمی امیر بن محمد بن امیر و بی کے فرارے بنی ہاشمی
۴۱۸	جعفر بن عبد اللہ محمد آل ہاشمی عراقی کا قتل	۴۱۰	امیر و بی کے فرارے بنی ہاشمی امیر و بی کے فرارے بنی ہاشمی امیر و بی کے فرارے بنی ہاشمی امیر و بی کے فرارے بنی ہاشمی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۵	ابو کلاب حسن مہدی خرمی	۲۲۸	عبد اللہ بن
۲۲۶	اقلید بن اسد بن جندبہ		آل ہاشم صاریق
	جاسف بن محمد الرحمن قیری		باب: ۲۳
۲۲۷	باب: ۲۳	۲۲۹	زید ابنا
	مارت بن عوامیہ		آل ہاشم بن ابی ہلب
	محمد بن عثمان بن علی بن عثمان بن علی		آل ابی اسد بن
	محمد بن عثمان بن معاویہ بن قرا		آل محمد بن
	محمد بن عثمان بن واہلی بن اسد		سید احمد بن
۲۲۷	محمد بن عثمان بن		باب: ۲۳
	ابو اسد بن محمد اسد بن عثمان بن عثمان		ابو اسد بن
	محمد بن عثمان بن		محمد بن عثمان بن
۲۲۸	محمد بن عثمان بن		محمد بن عثمان بن
	محمد بن عثمان بن		محمد بن عثمان بن
۲۲۹	محمد بن عثمان بن		محمد بن عثمان بن
	محمد بن عثمان بن		محمد بن عثمان بن
۲۳۰	محمد بن عثمان بن		محمد بن عثمان بن
	محمد بن عثمان بن		محمد بن عثمان بن
۲۳۱	محمد بن عثمان بن		محمد بن عثمان بن
	محمد بن عثمان بن		محمد بن عثمان بن
۲۳۲	محمد بن عثمان بن		محمد بن عثمان بن

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	بکسے راقی		عبدالرحمن بن حبیب لرقی کی وراثت پر فوجی فتنے
۲۵۱	لہو و لہجہ	۲۳۳	باقیوں کی سرکوبی
	عمران بن جعفر و راقی علیہ السلام		عیسائیوں کی غلامی کی بدولت
	عبدالرحمن بن جعفر کی عیال پر آمد		مسیح بن یاسی کا قتل
۲۵۲	عمران بن جعفر		مصر کی غلامی
	ان کی قربانی کی بدولت		امیر عبدالرحمن کی وفات
	طہ و عیال کا سفر		
۲۵۳	اگر بارہ کی سرکوبی	۲۳۴	<u>باب ۲۵</u>
	قرآن مجید کی تفسیر		امیر عبدالرحمن بن جعفر بن جعفر کی وفات
	تیسویں کی وفات و سرکار		تحت لکھی
			مسیح بن یاسی و امیر عبدالرحمن کی وفات
			عیسائیوں کا امیر عبدالرحمن کی وفات پر غور و فکری
۲۵۴	<u>باب ۲۶</u>		امیر عبدالرحمن بن جعفر کی وفات
	امیر عبدالرحمن بن جعفر کی وفات		جہاد کی مہم
	تیسویں کی وفات		اہل غلامی کی بدولت
	عمران بن جعفر کی وفات		قرآن پر فوجی فتنے
	تیسویں کی وفات		نائبہ کا تبار
۲۵۵	قرآن مجید کی تفسیر		نائبہ کی وفات و فتنے کی پیدائش
	عمران بن جعفر کی وفات		نائبہ کی وفات و فتنے کی پیدائش
	ان کی وفات کی بدولت		نائبہ کی وفات
	طہ و عیال کا سفر		
	ان کی غلامی کی بدولت		<u>باب ۲۷</u>
۲۵۶	اہل غلامی کی سرکوبی		ان کی وفات و فتنے کی پیدائش
	لہو و لہجہ		عمران بن جعفر کی وفات
	عمران بن جعفر کی وفات		قرآن مجید کی تفسیر
	عمران بن جعفر کی وفات		جہاد کی مہم
۲۵۷	اہل غلامی کی بدولت		نائبہ کی وفات
	تیسویں کی وفات		نائبہ کی وفات

[illegible]

صفحہ	تفصیل	صفحہ	موضوعات
۲۷۹	نور علیا عبداللہ اور ان کی زندگی نور علیا کا دورانی و زندگی	۲۸۰	ان کے بعد اسی طرح کہ
۲۸۱	نور علیا کی زندگی نور علیا کی زندگی	۲۸۲	نور علیا کی زندگی
۲۸۳	نور علیا کی زندگی نور علیا کی زندگی	۲۸۴	نور علیا کی زندگی
۲۸۵	نور علیا کی زندگی نور علیا کی زندگی	۲۸۶	نور علیا کی زندگی
۲۸۷	نور علیا کی زندگی نور علیا کی زندگی	۲۸۸	نور علیا کی زندگی
۲۸۹	نور علیا کی زندگی نور علیا کی زندگی	۲۹۰	نور علیا کی زندگی
۲۹۱	نور علیا کی زندگی نور علیا کی زندگی	۲۹۲	نور علیا کی زندگی
۲۹۳	نور علیا کی زندگی نور علیا کی زندگی	۲۹۴	نور علیا کی زندگی
۲۹۵	نور علیا کی زندگی نور علیا کی زندگی	۲۹۶	نور علیا کی زندگی
۲۹۷	نور علیا کی زندگی نور علیا کی زندگی	۲۹۸	نور علیا کی زندگی
۲۹۹	نور علیا کی زندگی نور علیا کی زندگی	۳۰۰	نور علیا کی زندگی

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۰۶	۱۔ اہل حق و باطل کی ۲۔ اہل حق و باطل کی ۳۔ اہل حق و باطل کی ۴۔ اہل حق و باطل کی	۳۰۷	۱۔ اہل حق و باطل کی ۲۔ اہل حق و باطل کی ۳۔ اہل حق و باطل کی ۴۔ اہل حق و باطل کی
۳۰۸	۱۔ اہل حق و باطل کی ۲۔ اہل حق و باطل کی ۳۔ اہل حق و باطل کی ۴۔ اہل حق و باطل کی	۳۰۹	۱۔ اہل حق و باطل کی ۲۔ اہل حق و باطل کی ۳۔ اہل حق و باطل کی ۴۔ اہل حق و باطل کی
۳۱۰	۱۔ اہل حق و باطل کی ۲۔ اہل حق و باطل کی ۳۔ اہل حق و باطل کی ۴۔ اہل حق و باطل کی	۳۱۱	۱۔ اہل حق و باطل کی ۲۔ اہل حق و باطل کی ۳۔ اہل حق و باطل کی ۴۔ اہل حق و باطل کی
۳۱۲	۱۔ اہل حق و باطل کی ۲۔ اہل حق و باطل کی ۳۔ اہل حق و باطل کی ۴۔ اہل حق و باطل کی	۳۱۳	۱۔ اہل حق و باطل کی ۲۔ اہل حق و باطل کی ۳۔ اہل حق و باطل کی ۴۔ اہل حق و باطل کی

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	۱۰۰	۳۳۰	باب ۳۳۰
	۱۰۱	۳۳۱	۱۰۱
۳۳۰	۱۰۲	۳۳۲	۱۰۲
۳۳۰	۱۰۳	۳۳۳	۱۰۳
۳۳۰	۱۰۴	۳۳۴	۱۰۴
۳۳۰	۱۰۵	۳۳۵	۱۰۵
۳۳۰	۱۰۶	۳۳۶	۱۰۶
۳۳۰	۱۰۷	۳۳۷	۱۰۷
۳۳۰	۱۰۸	۳۳۸	۱۰۸
۳۳۰	۱۰۹	۳۳۹	۱۰۹
۳۳۰	۱۱۰	۳۴۰	۱۱۰
۳۳۰	۱۱۱	۳۴۱	۱۱۱
۳۳۰	۱۱۲	۳۴۲	۱۱۲
۳۳۰	۱۱۳	۳۴۳	۱۱۳
۳۳۰	۱۱۴	۳۴۴	۱۱۴
۳۳۰	۱۱۵	۳۴۵	۱۱۵
۳۳۰	۱۱۶	۳۴۶	۱۱۶
۳۳۰	۱۱۷	۳۴۷	۱۱۷
۳۳۰	۱۱۸	۳۴۸	۱۱۸
۳۳۰	۱۱۹	۳۴۹	۱۱۹
۳۳۰	۱۲۰	۳۵۰	۱۲۰
۳۳۰	۱۲۱	۳۵۱	۱۲۱
۳۳۰	۱۲۲	۳۵۲	۱۲۲
۳۳۰	۱۲۳	۳۵۳	۱۲۳
۳۳۰	۱۲۴	۳۵۴	۱۲۴
۳۳۰	۱۲۵	۳۵۵	۱۲۵
۳۳۰	۱۲۶	۳۵۶	۱۲۶
۳۳۰	۱۲۷	۳۵۷	۱۲۷
۳۳۰	۱۲۸	۳۵۸	۱۲۸
۳۳۰	۱۲۹	۳۵۹	۱۲۹
۳۳۰	۱۳۰	۳۶۰	۱۳۰
۳۳۰	۱۳۱	۳۶۱	۱۳۱
۳۳۰	۱۳۲	۳۶۲	۱۳۲
۳۳۰	۱۳۳	۳۶۳	۱۳۳
۳۳۰	۱۳۴	۳۶۴	۱۳۴
۳۳۰	۱۳۵	۳۶۵	۱۳۵
۳۳۰	۱۳۶	۳۶۶	۱۳۶
۳۳۰	۱۳۷	۳۶۷	۱۳۷
۳۳۰	۱۳۸	۳۶۸	۱۳۸
۳۳۰	۱۳۹	۳۶۹	۱۳۹
۳۳۰	۱۴۰	۳۷۰	۱۴۰
۳۳۰	۱۴۱	۳۷۱	۱۴۱
۳۳۰	۱۴۲	۳۷۲	۱۴۲
۳۳۰	۱۴۳	۳۷۳	۱۴۳
۳۳۰	۱۴۴	۳۷۴	۱۴۴
۳۳۰	۱۴۵	۳۷۵	۱۴۵
۳۳۰	۱۴۶	۳۷۶	۱۴۶
۳۳۰	۱۴۷	۳۷۷	۱۴۷
۳۳۰	۱۴۸	۳۷۸	۱۴۸
۳۳۰	۱۴۹	۳۷۹	۱۴۹
۳۳۰	۱۵۰	۳۸۰	۱۵۰
۳۳۰	۱۵۱	۳۸۱	۱۵۱
۳۳۰	۱۵۲	۳۸۲	۱۵۲
۳۳۰	۱۵۳	۳۸۳	۱۵۳
۳۳۰	۱۵۴	۳۸۴	۱۵۴
۳۳۰	۱۵۵	۳۸۵	۱۵۵
۳۳۰	۱۵۶	۳۸۶	۱۵۶
۳۳۰	۱۵۷	۳۸۷	۱۵۷
۳۳۰	۱۵۸	۳۸۸	۱۵۸
۳۳۰	۱۵۹	۳۸۹	۱۵۹
۳۳۰	۱۶۰	۳۹۰	۱۶۰
۳۳۰	۱۶۱	۳۹۱	۱۶۱
۳۳۰	۱۶۲	۳۹۲	۱۶۲
۳۳۰	۱۶۳	۳۹۳	۱۶۳
۳۳۰	۱۶۴	۳۹۴	۱۶۴
۳۳۰	۱۶۵	۳۹۵	۱۶۵
۳۳۰	۱۶۶	۳۹۶	۱۶۶
۳۳۰	۱۶۷	۳۹۷	۱۶۷
۳۳۰	۱۶۸	۳۹۸	۱۶۸
۳۳۰	۱۶۹	۳۹۹	۱۶۹
۳۳۰	۱۷۰	۴۰۰	۱۷۰
۳۳۰	۱۷۱	۴۰۱	۱۷۱
۳۳۰	۱۷۲	۴۰۲	۱۷۲
۳۳۰	۱۷۳	۴۰۳	۱۷۳
۳۳۰	۱۷۴	۴۰۴	۱۷۴
۳۳۰	۱۷۵	۴۰۵	۱۷۵
۳۳۰	۱۷۶	۴۰۶	۱۷۶
۳۳۰	۱۷۷	۴۰۷	۱۷۷
۳۳۰	۱۷۸	۴۰۸	۱۷۸
۳۳۰	۱۷۹	۴۰۹	۱۷۹
۳۳۰	۱۸۰	۴۱۰	۱۸۰
۳۳۰	۱۸۱	۴۱۱	۱۸۱
۳۳۰	۱۸۲	۴۱۲	۱۸۲
۳۳۰	۱۸۳	۴۱۳	۱۸۳
۳۳۰	۱۸۴	۴۱۴	۱۸۴
۳۳۰	۱۸۵	۴۱۵	۱۸۵
۳۳۰	۱۸۶	۴۱۶	۱۸۶
۳۳۰	۱۸۷	۴۱۷	۱۸۷
۳۳۰	۱۸۸	۴۱۸	۱۸۸
۳۳۰	۱۸۹	۴۱۹	۱۸۹
۳۳۰	۱۹۰	۴۲۰	۱۹۰
۳۳۰	۱۹۱	۴۲۱	۱۹۱
۳۳۰	۱۹۲	۴۲۲	۱۹۲
۳۳۰	۱۹۳	۴۲۳	۱۹۳
۳۳۰	۱۹۴	۴۲۴	۱۹۴
۳۳۰	۱۹۵	۴۲۵	۱۹۵
۳۳۰	۱۹۶	۴۲۶	۱۹۶
۳۳۰	۱۹۷	۴۲۷	۱۹۷
۳۳۰	۱۹۸	۴۲۸	۱۹۸
۳۳۰	۱۹۹	۴۲۹	۱۹۹
۳۳۰	۲۰۰	۴۳۰	۲۰۰

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۳	جہانگیر کی زندگی	۳۳۹	جہانگیر کی زندگی
	۱۔ جہانگیر کی زندگی		۲۔ جہانگیر کی زندگی
	۳۔ جہانگیر کی زندگی		۴۔ جہانگیر کی زندگی
	۵۔ جہانگیر کی زندگی		۶۔ جہانگیر کی زندگی
۳۳۵	۷۔ جہانگیر کی زندگی	۳۴۰	۸۔ جہانگیر کی زندگی
	۹۔ جہانگیر کی زندگی		۱۰۔ جہانگیر کی زندگی
	۱۱۔ جہانگیر کی زندگی		۱۲۔ جہانگیر کی زندگی
۳۳۶	۱۳۔ جہانگیر کی زندگی	۳۴۱	۱۴۔ جہانگیر کی زندگی
	۱۵۔ جہانگیر کی زندگی		۱۶۔ جہانگیر کی زندگی
	۱۷۔ جہانگیر کی زندگی		۱۸۔ جہانگیر کی زندگی
۳۳۷	۱۹۔ جہانگیر کی زندگی	۳۴۲	۲۰۔ جہانگیر کی زندگی
	۲۱۔ جہانگیر کی زندگی		۲۲۔ جہانگیر کی زندگی
	۲۳۔ جہانگیر کی زندگی		۲۴۔ جہانگیر کی زندگی
۳۳۸	۲۵۔ جہانگیر کی زندگی	۳۴۳	۲۶۔ جہانگیر کی زندگی
	۲۷۔ جہانگیر کی زندگی		۲۸۔ جہانگیر کی زندگی
	۲۹۔ جہانگیر کی زندگی		۳۰۔ جہانگیر کی زندگی
۳۳۹	۳۱۔ جہانگیر کی زندگی	۳۴۴	۳۲۔ جہانگیر کی زندگی
	۳۳۔ جہانگیر کی زندگی		۳۴۔ جہانگیر کی زندگی
	۳۵۔ جہانگیر کی زندگی		۳۶۔ جہانگیر کی زندگی
۳۴۰	۳۷۔ جہانگیر کی زندگی	۳۴۵	۳۸۔ جہانگیر کی زندگی
	۳۹۔ جہانگیر کی زندگی		۴۰۔ جہانگیر کی زندگی
	۴۱۔ جہانگیر کی زندگی		۴۲۔ جہانگیر کی زندگی
۳۴۱	۴۳۔ جہانگیر کی زندگی	۳۴۶	۴۴۔ جہانگیر کی زندگی
	۴۵۔ جہانگیر کی زندگی		۴۶۔ جہانگیر کی زندگی
	۴۷۔ جہانگیر کی زندگی		۴۸۔ جہانگیر کی زندگی
۳۴۲	۴۹۔ جہانگیر کی زندگی	۳۴۷	۵۰۔ جہانگیر کی زندگی
	۵۱۔ جہانگیر کی زندگی		۵۲۔ جہانگیر کی زندگی
	۵۳۔ جہانگیر کی زندگی		۵۴۔ جہانگیر کی زندگی
۳۴۳	۵۵۔ جہانگیر کی زندگی	۳۴۸	۵۶۔ جہانگیر کی زندگی
	۵۷۔ جہانگیر کی زندگی		۵۸۔ جہانگیر کی زندگی
	۵۹۔ جہانگیر کی زندگی		۶۰۔ جہانگیر کی زندگی
۳۴۴	۶۱۔ جہانگیر کی زندگی	۳۴۹	۶۲۔ جہانگیر کی زندگی
	۶۳۔ جہانگیر کی زندگی		۶۴۔ جہانگیر کی زندگی
	۶۵۔ جہانگیر کی زندگی		۶۶۔ جہانگیر کی زندگی
۳۴۵	۶۷۔ جہانگیر کی زندگی	۳۵۰	۶۸۔ جہانگیر کی زندگی
	۶۹۔ جہانگیر کی زندگی		۷۰۔ جہانگیر کی زندگی
	۷۱۔ جہانگیر کی زندگی		۷۲۔ جہانگیر کی زندگی
۳۴۶	۷۳۔ جہانگیر کی زندگی	۳۵۱	۷۴۔ جہانگیر کی زندگی
	۷۵۔ جہانگیر کی زندگی		۷۶۔ جہانگیر کی زندگی
	۷۷۔ جہانگیر کی زندگی		۷۸۔ جہانگیر کی زندگی
۳۴۷	۷۹۔ جہانگیر کی زندگی	۳۵۲	۸۰۔ جہانگیر کی زندگی
	۸۱۔ جہانگیر کی زندگی		۸۲۔ جہانگیر کی زندگی
	۸۳۔ جہانگیر کی زندگی		۸۴۔ جہانگیر کی زندگی
۳۴۸	۸۵۔ جہانگیر کی زندگی	۳۵۳	۸۶۔ جہانگیر کی زندگی
	۸۷۔ جہانگیر کی زندگی		۸۸۔ جہانگیر کی زندگی
	۸۹۔ جہانگیر کی زندگی		۹۰۔ جہانگیر کی زندگی
۳۴۹	۹۱۔ جہانگیر کی زندگی	۳۵۴	۹۲۔ جہانگیر کی زندگی
	۹۳۔ جہانگیر کی زندگی		۹۴۔ جہانگیر کی زندگی
	۹۵۔ جہانگیر کی زندگی		۹۶۔ جہانگیر کی زندگی
۳۵۰	۹۷۔ جہانگیر کی زندگی	۳۵۵	۹۸۔ جہانگیر کی زندگی
	۹۹۔ جہانگیر کی زندگی		۱۰۰۔ جہانگیر کی زندگی





صفحہ	تعداد	نمبر	تعداد
۳۹۳	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹
۳۹۴	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰
۳۹۵	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳
۳۹۶	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶
۳۹۷	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹
۳۹۸	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲
۳۹۹	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵
۴۰۰	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸
۴۰۱	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱
۴۰۲	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴
۴۰۳	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷
۴۰۴	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰
۴۰۵	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳
۴۰۶	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶
۴۰۷	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹
۴۰۸	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲
۴۰۹	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵
۴۱۰	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸
۴۱۱	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱
۴۱۲	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴
۴۱۳	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷
۴۱۴	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰
۴۱۵	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳
۴۱۶	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶
۴۱۷	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹
۴۱۸	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲
۴۱۹	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵
۴۲۰	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸
۴۲۱	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱
۴۲۲	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴
۴۲۳	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷
۴۲۴	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰
۴۲۵	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳
۴۲۶	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶
۴۲۷	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹
۴۲۸	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲
۴۲۹	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵
۴۳۰	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸
۴۳۱	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱
۴۳۲	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴
۴۳۳	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷
۴۳۴	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰
۴۳۵	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳
۴۳۶	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶
۴۳۷	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹
۴۳۸	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲
۴۳۹	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵
۴۴۰	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸
۴۴۱	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱
۴۴۲	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴
۴۴۳	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷
۴۴۴	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰
۴۴۵	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳
۴۴۶	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶
۴۴۷	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹
۴۴۸	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲
۴۴۹	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵
۴۵۰	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸
۴۵۱	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱
۴۵۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵
۴۵۳	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸
۴۵۴	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱
۴۵۵	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴
۴۵۶	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷
۴۵۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰
۴۵۸	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳
۴۵۹	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶
۴۶۰	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹
۴۶۱	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲
۴۶۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵
۴۶۳	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸
۴۶۴	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱
۴۶۵	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴
۴۶۶	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷
۴۶۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰
۴۶۸	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳
۴۶۹	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶
۴۷۰	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹
۴۷۱	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲
۴۷۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵
۴۷۳	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸

[illegible]

[illegible]



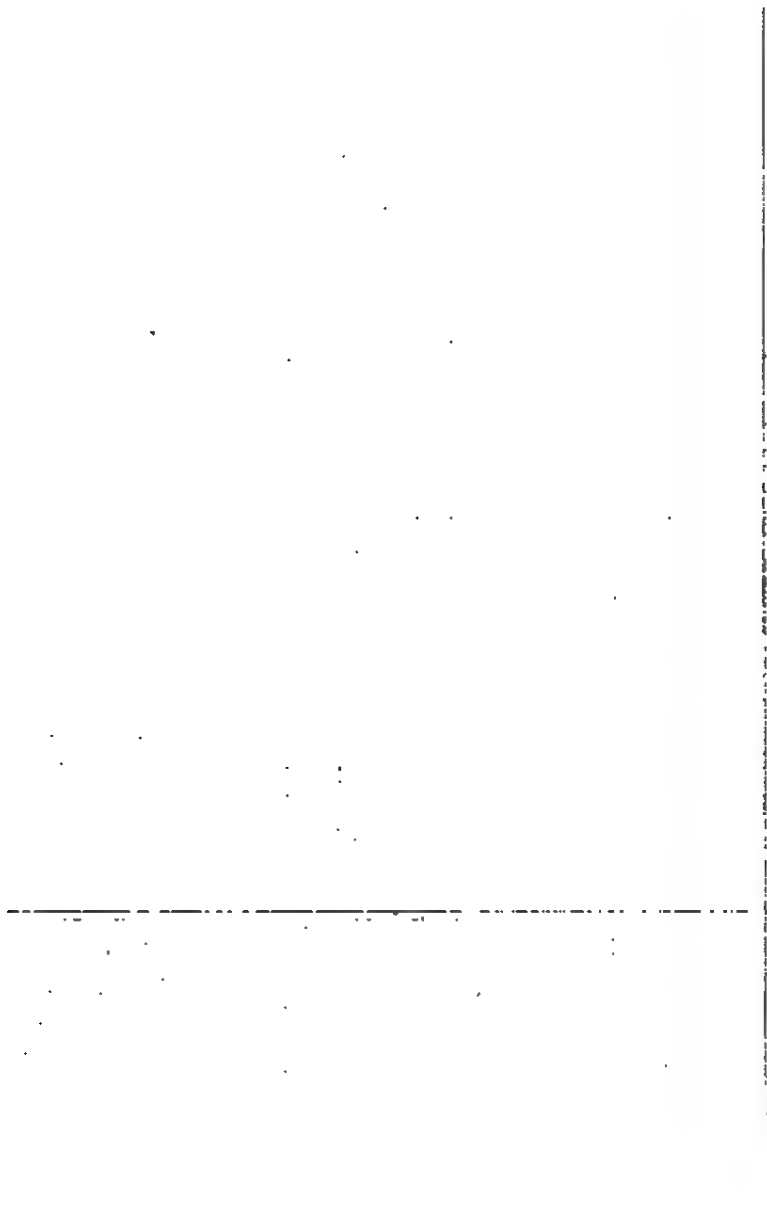




صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
۳۸۳	علی بن مسیب کی گرفتاری	۳۸۳	عن شعیب کا طرہ ایسی کا محاصرہ
۳۸۴	علی بن مسیب کی روائی	۳۸۴	باب اول اور دروہ کا اتحاد
۳۸۵	علی بن مسیب کی مہم عشق	۳۸۵	دروہ کی گرفتاری و روائی
۳۸۶	دروہ پر مقدمہ کا مقدمہ	۳۸۶	دروہ کا محاصرہ و قلعہ بندی
۳۸۷	مقدمہ پر مسیب کا قتل	۳۸۷	بچہ کا ادارت: پیش پر تقرر
۳۸۸	قراداش بن مقدمہ	۳۸۸	باب دوم کی
۳۸۹	قراداش کی مہم پر قتل	۳۸۹	باب دوم کی مہم پر مقدمہ
۳۹۰	قراداش اور اہل کی جنگ	۳۹۰	باب دوم کی مہم پر مقدمہ
۳۹۱	ابو القاسم حسین کی گرفتاری	۳۹۱	باب دوم کی مہم پر مقدمہ
۳۹۲	سویہ الملک کی مہم	۳۹۲	باب دوم کی مہم پر مقدمہ
۳۹۳	ابو القاسم حسین کا بڑے اخراج	۳۹۳	باب دوم کی مہم پر مقدمہ
۳۹۴	ابو القاسم حسین کی مہم	۳۹۴	باب دوم کی مہم پر مقدمہ
۳۹۵	قراداش کی تخت و عمارت	۳۹۵	باب دوم کی مہم پر مقدمہ
۳۹۶	قراداش اور اہل اختیار کی جنگ	۳۹۶	باب دوم کی مہم پر مقدمہ
۳۹۷	ابو القاسم اور قراداش کی جنگ	۳۹۷	باب دوم کی مہم پر مقدمہ
۳۹۸	قراداش اور بحر خجہ	۳۹۸	باب دوم کی مہم پر مقدمہ
۳۹۹	دولت جو قلعہ کا زوال	۳۹۹	باب دوم کی مہم پر مقدمہ
۴۰۰	پہرہ دارانہ مہم قلعہ کا محاصرہ	۴۰۰	باب دوم کی مہم پر مقدمہ
۴۰۱	باب: اول	۴۰۱	باب: اول
۴۰۲	دولت جو قلعہ کا زوال	۴۰۲	باب: اول
۴۰۳	سلطان محمد اور دارمضان ابن سبوق	۴۰۳	باب: اول
۴۰۴	۵۴۰ عری کی مہم	۴۰۴	باب: اول
۴۰۵	۵۴۰ عری کی مہم	۴۰۵	باب: اول
۴۰۶	۵۴۰ عری کی مہم	۴۰۶	باب: اول
۴۰۷	۵۴۰ عری کی مہم	۴۰۷	باب: اول
۴۰۸	۵۴۰ عری کی مہم	۴۰۸	باب: اول
۴۰۹	۵۴۰ عری کی مہم	۴۰۹	باب: اول
۴۱۰	۵۴۰ عری کی مہم	۴۱۰	باب: اول
۴۱۱	۵۴۰ عری کی مہم	۴۱۱	باب: اول
۴۱۲	۵۴۰ عری کی مہم	۴۱۲	باب: اول
۴۱۳	۵۴۰ عری کی مہم	۴۱۳	باب: اول
۴۱۴	۵۴۰ عری کی مہم	۴۱۴	باب: اول
۴۱۵	۵۴۰ عری کی مہم	۴۱۵	باب: اول
۴۱۶	۵۴۰ عری کی مہم	۴۱۶	باب: اول
۴۱۷	۵۴۰ عری کی مہم	۴۱۷	باب: اول
۴۱۸	۵۴۰ عری کی مہم	۴۱۸	باب: اول
۴۱۹	۵۴۰ عری کی مہم	۴۱۹	باب: اول
۴۲۰	۵۴۰ عری کی مہم	۴۲۰	باب: اول

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹۸	قریش بن ہمدان قریش کی وفات	۳۹۰	سلطان ظفر علی بک کی سندوت خرابی زکون کی سرکوبی ہمدان بن علی کا نصیب پر قبضہ
۳۹۹	قریش بن ہمدان اور الہک ارجہ سلطان ظفر علی بک کا موصل پر قبضہ	۳۹۲	نور بن ہمدان قریش اور غریب کی جنگ قریش اور جلال لدور کے انجمن کشیدگی
۵۰۰	قریش بن ہمدان کی اطاعت سلطان ظفر علی بک کا سجاد پر قبضہ	۳۹۳	<b>باب ۵۲</b> قریش کی غلطی اردو کی غلطی دست کی غلطی سید کی غلطی شاہدار کی غلطی
۵۰۱	خاندان کا حکم کا حکم کا حکم خاندان کا حکم کی مراجعت بخدا	۳۹۴	شاہدار کی غلطی سید کی غلطی شاہدار کی غلطی سید کی غلطی شاہدار کی غلطی
۵۰۲	قریش بن ہمدان کی وفات سلطان ظفر علی بک کا حکم سے سرکوب	۳۹۵	<b>باب ۵۳</b> اردو کی غلطی اردو کی غلطی اردو کی غلطی اردو کی غلطی اردو کی غلطی
۵۰۳	مسم بن قریش کا طلب پر قبضہ الہک ارجہ کی وفات	۳۹۶	اردو کی غلطی اردو کی غلطی اردو کی غلطی اردو کی غلطی اردو کی غلطی
۵۰۴	نور بن ہمدان کی وفات نور بن ہمدان کی وفات	۳۹۷	اردو کی غلطی اردو کی غلطی اردو کی غلطی اردو کی غلطی اردو کی غلطی
۵۰۵	نور بن ہمدان کی وفات نور بن ہمدان کی وفات	۳۹۸	اردو کی غلطی اردو کی غلطی اردو کی غلطی اردو کی غلطی اردو کی غلطی

[illegible]



## باب: ۱۱

### امیرانِ اندلس اور خلفائے مصر

#### دولتِ علویہ

علوی کی تحریک کا پس منظر دولتِ علویہ میں سے پہلے ہم اور اس کی حکومت کے حالات ہمیں مے چرخِ سربِ افغانی میں ملے گی۔ ہم اس پر چھان، علی بیت علی کرم اللہ عنہ اپنی طالبِ اہل کے دونوں صاحبزادوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات بیان کر آئے ہیں اور ان واقعات کو تحریر کر چکے ہیں جو ان کے شیعوں پر نوبت میں گزرے۔ حسین بن علی کی تسلیمِ امارت کے اسباب کو وہ میں زیادہ کے حکامِ حکومت کی روشنی کے اسباب اور اس کے بانیوں کے بارے میں جاننے کے لئے لکھ کر آئے ہیں (از انجملہ بحرِ جہنم اور جو اس کے ساتھ تھے) ہم اس پر لکھ آئے ہیں۔ پھر انجلی حیدان اہل بیت نے معاویہ کی وفات کے بعد حسین بن علی کو وہ میں جایا چاہا۔ وہ حضرت عباسؓ کے اور ان کی شہادت کا زمانہ حکام کر بلا میں پیش آیا اور مشہور ہے۔ اس واقعہ کے بعد شیعوں کو ان کی امداد کرنے اور خاموشی اختیار کرنے سے اجازت ہوئی۔ یہ ان کی وفات اور مروان کی بیعت کے بعد شیعوں نے اجازت دے کر نے کی غرض سے شروع کیا۔ حیدر اللہ بن زیاد بھی کوئی فتنہ کو آسامتہ کر کے اس پر حکام کے فرو کرنے کے لئے نکلا۔ شیعوں نے سلیمان بن صرد کو اپنا امیر بنالیا تھا۔ اعراف شام میں حیدر اللہ بن زیاد کے لشکر سے خطاب ہوا۔ ایک سخت اور غریب کی جنگ کے بعد سب کے سب پامان کر دیئے گئے اس کے بعد حکماء ابن ابی سعید نے کوہِ مشہور میں حیدر کے اقتدار میں خونِ حسین کا مطالبہ کیا۔ حکماء کے بغاوت کی خبر ملی۔ اس پر کئی شیعوں نے اس کا ساتھ دیا اور اپنے کو شرفِ اللہ (یعنی اللہ کی پویش) سے سوجھ گیا۔ حیدر بن زیاد نے حکماء پر دھاوا کیا حکماء نے اسے شکست دے دی اور اسے دھارگیر میں اسے مار ڈالا۔

ان واقعات سے حکماء مارا گیا۔ محمد بن حنفیہ کا اس کی خبر ملی۔ ہزار کی کا خاکہ بچھا۔ حکماء کی جو خواہش چھوڑ کر صہ اللہ بن زہر کے ساتھ ہو گیا۔ حب شیعوں نے وہ یہی علی بن حسین کو شام میں حیدر اللہ کے بعد حکومت میں تخت کی بیعت کرنے کے لئے کوہِ بلال۔ یوسف بن مروان کو وہ نے انہیں قتل کر کے صلیب پر چڑھا دیا۔ حکماء بن زیاد نے جو جان (مساکاتِ فراسان) میں حکومت کے طرقتِ بندت کی۔ ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ لگایا اور صلیب پر چڑھائے جانے کا پیش آیا جو ان کے والدہ زہر کے ساتھ پیش آیا تھا۔ غرض اہل بیت کی غریب چڑنی کا سلسلہ چاروں طرف پھیلا ہوا تھا۔ جس کو آپ









[illegible]







[illegible]

**حسین بن علی کی بغاوت** اس کے بعد ۱۱۱ھ میں خلافت سیدی میں فدا حسن سے حسین بن علی بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے مدینہ منورہ میں حکومت کے خلاف سر اٹھایا آل محمد کی حمایت میں جو لوگوں نے ان کی پیروی کی۔ مسلمان سفر درست کر کے مکہ کا راستہ لیا۔ غلطی ہادیؑ کی فریگی۔ محمد بن سلیمان بن علی کو جراحاتی وقت سے ہمدردی سے دار الخلافہ آیا ہوا تھا۔ یہ ہمدردی حسین بن علی کے ساتھ جنگ پر مامور کیا۔ مکہ سے بھی میل کی مسافت پر قاصد بھیجیں۔ قاصد ہوا، میدان محمد بن سلیمان کے ہاتھ رہا حسین بن علی اپنے اعزاء کے مارے گئے بانی مائیدہ، جبر و غریبی اپنی اپنی جان بچا کر بھاگے جن میں ابان کا چچا اور یسہا بن عبد اللہ بھی تھا۔ اور یسہا نے میدان جنگ سے بھاگ کر مصر میں جا کر دم لیا۔

[illegible]

اور ایسے بن محمد اللہ اور شہناش علیہ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ مہدی کے خادموں میں سے سلیمان بن جریر صحیفہ بہ ثناء نامی ایک خاتم کو لکھا کہ جس کے پاس قہر و انوار تھے کہ اس نے انھیں نے پروانہ ابدی دے کر المغرب الاقصیٰ جانے کی اجازت دے دی جبکہ پہلے پہنچنے والے المغرب الاقصیٰ میں جا کر اور جس کے پاس قیام کیا اور یہ ظاہر کیا کہ جس علم خلافت میں ہے یہ سب اور جو کہ ظالموں کی حکومت کے سایہ میں قیام کرنے کے لئے آیا ہے۔ امام اور جس نے شہناش کو اپنا خاص صحابہوں میں داخل کر لیا۔ شہناش نے محمد و کارکنان اور اس سے اور جس کی آنکھوں میں ایسا عزیز ہو گیا کہ وہ سب کو کئی کئی آنکھوں سے دیکھنے لگا۔ چند روز بعد اور اس کو راتوں کے رات کی نگاہ سے پیدا ہوئی۔ شہناش نے دو مہینے ہر نماز کو راتوں میں بٹے کو دیا۔ جو ہی اور جس نے اس دو آنکھوں کو پہلا آبی وقت اس کا رخصت کیا اور اسی طرح سے جیسا کہ موصوفین کا خیال ہے۔ اور جس کی موت واقع



ہوئی۔ کہیں سے کہا کہ اللہ ہے مرنے کے بعد اور میں پہلی قریشی بن گیا تھا اور قریشی اس کے مرنے کے بعد ایک سال گذرے۔  
 اس کے چچے کو، ابانہ بنو فہر میں ٹھہرے جا کر اس کو اس میں اس کے چچے سے۔ رشہ نے شاخ لایا، جسے چچا کو دیکھ کر  
 قریش نے اس کو اس کے چچے کے لئے بنی جانے لیا۔

ایک اور لمحہ... میں نے انہیں کی موت کے بعد اس کے بیٹے اور شہابیہ جیت گئی اور اس کی اعانت و فروغ و رفیع میں سرگرمی سے کام لیتے تھے۔ رشتہ خیرہ الخیر اور اعانتی اس طرح اب انہیں میں اور میں میں اور شہابیہ نے پاس لپٹے گئے جس سے ورشی کی موت نہ ہوئی اور غریب مرزا کو یہ اس حق و العف کے لئے تجویز ہو کہ وہ اس امر میں آگاہ ہوں گے کہ وہ ان کی حکومت پر جم گئے اور ایک راجہ مہاراجہ قائم کر کے یہاں تک کہ ان کے لئے نورانی قہر و عہد قائم ہو۔ عہد میں سے ہاتھوں میں آج بھی اس حکومت و دولت کا تذکرہ ہو۔ ہوسکتا ہے کہ ان کے لئے اس کی یادگار بن گئی ہے۔ وہاں پانی کے نہایت بڑے بڑے کھنڈے ہوتے ہیں جو ان کے لئے بڑے بڑے کھنڈے بن گئے ہیں۔ ان کے لئے یہ عہد قائم ہے۔ ان کے لئے یہ عہد قائم ہے۔ ان کے لئے یہ عہد قائم ہے۔

[illegible][illegible]









— 23 —

شیراز پر قبضہ کر کے زریہ اس کے ایک نئے ان کو طرف منسوب کیے گئے ہیں اور ان میں سے تھوڑے سے۔ پنجاب پر  
 ٹرا، فیک باغ منسوب تھے جو تیسرے درجہ کا حصہ ہیں اور طرف ان کو اس سے متعلقین صلیب تھے۔ موت میں تھوڑے باغ  
 کو ان کی خدمت، دولت کا سلسلہ غرض، وہ خدمت، ملازمین کو تھوڑے میں نظر نہ رہے۔

[illegible]

بدینہ سر الفخیر کا اقتدار و پادشاهی میں فلسفی کی خدمت کا دور و روز تھا۔ وہ کہتا ہے کہ فیض اللہ علیہ السلام نے  
 ی مرتبہ میں مبارک کی خدمت میں پہنچ کر اس کا نام حسن بن حکام بن مسعود تھا۔ اس نے اس وقت کی پانچویں  
 نے کتاب میں لکھا ہے کہ سلطنت میں ایک حکم جاری کیا گیا کہ جو علماء دین کی خدمت میں آجائے وہ ان کے دربار میں  
 کی صورت پر نظر کرنا۔ اسی نے اس وقت حکام بن مسعود کے دربار میں پہنچ کر اس کا نام حسن بن حکام بن مسعود  
 آج وہ فلسفہ میں مرتبہ کی خدمت میں آجائے کہ اس وقت تک اس نے اس کی خدمت میں پہنچ کر اس کا نام حسن بن حکام بن مسعود  
 فرمایا کہ وہ فلسفہ و ادب کا درجہ پر غور کرے۔

## باب: ۲

### دولت اور ریسہ

اور یس بن عبد اللہ جس وقت حسین بن علی بن حسن ثلث بن حسن ثانی بن حسن سہا نے مکہ معظمہ میں پہلا بھڑکا دیا اور یہاں پر خلافت خلیفہ مدنی میں دوائے خلافت کیا اور اس کے اعزہ و اقارب جس میں اسی کے دونوں بچاؤ میں اور بچاؤ تھے۔ اس کے ہم خیال ہو گئے۔ اور محمد بن سلمان بن علی نے حق ملی میں چونکہ اسے تین مکہ کی مسافت پر ہے معرکہ آرائی کی۔ اس معرکہ میں حسین بن علی اپنے اہل بیت کے ساتھ گروہ کے ساتھ قائم ہوئے۔ قریش اس وقت تکٹھا کر رہا تھا۔ چونکہ اس میں سے گرتی رکتی ہوئے گئے تھے یعنی نہ اور لیکن اور سلمان گھبراہٹ کی طرف سے اپنی جان بچ کر بھاگ گئے۔ چند روز بعد جنگ نے دہم کر بیج کر کے بغارت کی جیسے کہ اس سے دشمن بن و انتقام اور طاعت کو اور نیز ظہور شدہ کو اس طرح اس سے مصالحت کی اور کسمپاشی کیا۔ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

اور یس کی معرکہ کو روکا گیا: بانی رہا اور یس وہ بھاگ کر مصر پہنچا۔ ان دنوں محمدؐ اُٹے پر واضح معروف پہ متین صلی بن منصور کا خادم مامور تھا۔ چونکہ یہ نہ ہاں شہر تھا۔ اور یس کی آمد کی خبر پائی کہ اور یس کے پاس گیا۔ جہاں وہ پہنچا ہوا تھا۔ حکومت و دولت کے سچے سے اور یس کی گلو خلافت کی سوائے اس کے کہ ہر بعد از آگ اور یس کو مغرب روانہ کر دیا جائے اسے اور کوئی واضح صورت نظر نہ آئی۔ صحت پت سامان سرور دست کر کے اور یس کو چلا گیا۔ چنانچہ مسافت طے کرنے کے بعد مع اپنے خادم راشد کے اعراب لائق پہنچا۔

اور یس اور اسحاق بن محمدؐ: جب یہاں میں مقام بولے میں چکر تھیں ہر ان دنوں اسحاق بن محمد بن عبد اللہ امیر وہ یہاں موجود تھا۔ اس نے اور یس کو ایمان دی اور ہر کو اس کی خلافت و حکومت قائم کرنے کی ترغیب دلا اور خلافت و حکومت کے ہر عہدہ و انتہی کو کھولنے کے لئے تھوڑے دنوں میں رولڈ تھوڑے مدد دئے تھوڑے تھوڑے کھسٹلہ ہلاور مغرب کے تقریباً کل برہمنوں نے حق ہو کر اور یس کی خلافت و حکومت کی بیعت کی اور اس کی تقریب آدوی کو رحمت الہی کا ایک کرشمہ سمجھا۔ جس روز تھوڑے دنوں نے اور یس کی حکومت کی بیعت کی۔ اسی روز اور یس نے توگوں کو جمع کر کے خطبہ دیا۔ جس میں بعد ہر داری و مصلوۃ رسولِ معلّم یہ بیان کیا تھا: ”اے ہو کر قائم اپنی گردنیں اٹھ کر فار سے سوا خبروں کو نہ دیکھو۔ کیونکہ جو ہر بیت اور راہ راست کی اتباع و ار سے پاس پاؤ گے۔ اس کو تم دوسروں کے پاس برتر نہ پاؤ گے۔“ اس قدر کہ ہر خبر سے اترا آیا۔ چند روز بعد اس کے ہمارے میں سلمان بھی اس کے پاس پہنچا اور سرزنش نہاد (مستحققت ہمسامان) اور اس کے طرف میں تقیم ہوا۔ جیسا



اور یہ خانی عن محمد اسی الحرام میں کہانی ہے کہ انہیں میں انہیں والی فقر علیہ سے ساز باز کر رہا ہے، ذرا دیکھ لیا۔

[illegible]

مصلحت اور تلکسان کی خصوصیات اس نثر میں سچا طور پر ظاہر ہیں۔ یہ کہ قصہ چہاں مصلحت پر بھی دیا کرتے تھے۔  
تکڑے زبانچہ ان کے اکثر شعریں کو بھی نظر آتے ہیں۔ وہ ان مصلحت اور ان کی حکومت کے مایوس و گمراہ شعریں دیا کرتے  
ہیں۔ اس کے بعد تلکسان کے حوالے ملے ہیں۔ یہ کہ وہ بار بار دہراتے ہیں اور شہر کو کھنڈ اور مٹا کر دیا کرتے ہیں۔ ان کے فائن برس  
نیک مصلحت پر دہرتے ہیں۔ ۱۰۰۰ ہوں اور نہ کہ کا نظام دہرتے ہیں۔ یہ کہ ان کے اپنے مٹی کھا کر کھنڈ جاتے ہیں اور  
اشعری الاصلی۔ یہ کہ ان کے حالات کے بعد یہ کہ حکومت مستقر ہو جاتی ہے۔ لیکن چند عورتوں بعد ابراہیم بن اخطب نے اپنی  
مذہبہ عورتوں اور شکست مصلحتوں سے ہر کسی نے ادا کیا، ان کے وار کیمین خطے کو ملے۔

انھیں **القنصل** سے عرض کیا کہ اس وقت کا خاتمہ بجائی پہلو میں عبدالواحد مظفری نے کیا اپنی قوم کے اور سناٹا  
 اٹھاتا ہے۔ یہ غرض کہ غلط فہمیوں اور غیروں نے غلط فہمیت کے آگے سے روکا ہے کہ یہ ہوا ایک دفعہ تو دیکھ کہ اس کے پھر  
 قربان میں آج اور اس کو ان واقعات نے پرہیزان کی طرف سے مشتعل کر دیا۔ **مفتی ابو نعیم** نے انھیں سے مصالحت کر لی۔ قندو  
 فراغ ہو گیا۔ ان صاحبان کے نتیجہ نکدہ یہ ہوا کہ قزلبان ابراہیم بن الخطیب اور سیوان کی حالت نہ نہ ہو سکے۔ اور ان میں رہی ہو  
 نے اور آج بہت نعمت ہو یہ کہ **انھیں** سے **القنصل** سے مصالحت کر دیا۔ ظلال غم سے اور تو کچھ نہ ہی بڑا اور لے کر طرف طرف  
 ہی صحت شفق کے کرنے لگے اور اور اس کے نسب میں جو رح اجداد شروع کر دی۔ یہ مٹنے کے جائے سے بھی نکلا ہے۔

[illegible]

۱۔ یہ کہ جو اس نے خدا سے جہد نہیں کیا، اس کا عذاب ہے اور جس نے جہاد کیا وہ بھی اس کے عذاب میں ہے۔







۵۷

برہمن کے حاضر کرنے کا دواؤں کا ذکر کیا۔ مادہ ملے دوا کر کے لگا۔ زینت رون سونی کو حسن کا سر دے لی گیا۔ یہ غار کرا کے شہر پہنچا دیو اور سے لے رکھا دیا۔ جس کی وجہ سے وہ اسی شب کو مر گیا۔

اجارتیہ اور اس کا زوال۔ حامد بن محمد ان بخوف جان مہدی پہ جاگ گیا۔ مہدی اللہ بنی ہاشم پہ اور اس کے دونوں فرزند محمد اور علی صفحہ مومن کے ہاتھ پڑ گئے۔ مہدی نے ان لوگوں کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ مہدی واقعہ سے اور اس کے حکومت خلف مطرب سے جاتی رہی، جسے اور سوئی بنی اہل العافری تمام بلاد مغرب پر قابض ہو جاتا ہے۔ محمد بن قاسم بن اور نس کے لئے اور اس کے بھائی حسن بلاد اسلامیہ کی طرف بلا وطن ہو کر ہجرت کر جاتے ہیں۔ پھر وہیں پہنچ کر اپنے بزرگ خاندان ابراہیم بن محمد بن قاسم (حسن کے بھائی) کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ اور سب کے سب اختلاف ہو کر اس کو اپنا سردار بنالیتے ہیں۔ ابراہیم نے ان لوگوں کے لئے حجاز النیرانی مشہور و معروف قلعہ عراق میں عہدہ اور ان لوگوں کو اس قلعہ میں ٹھہرایا۔ یہ عمر بن اور نس بنان، فون فہرہ میں تھا جس سے سب اور فوجیں جمع ہوئے تھے اور یہ ابراہیم بن النیرانی تھا۔ فوج میں علی بن اور نس نے اپنے اہل انشیں اور اور نس بن عمر سے بستہ یقین لیا اور فوج کے ایک دستہ کو حفاظت کی فوج سے اس میں ٹھہرایا۔ اس کا چاہا، میں ابراہیم بن محمد نے فوج کا سردار اور انکے ہم ہرگز نہ۔ اس کے بنائے اس کا بھائی قاسم منتخب۔ کافون حسن قاسم کا بھائی سکرانی کرنے لگا۔ یہ قاسم محمد بن قاسم کا لڑکا تھا۔ اس نے مہدی بنی اہل العافریہ اور اس کے نائب سے بہت کر شیعہ کے علم حکومت کی اذیت قبول کر لی۔ اسی کے زمانہ سے حکومت و سلطنت کا سلسلہ اس کے خاندان میں جاری ہوتا ہے اور فہرہ واس کی وادعت کے اراکین اور اس کی سلطنت کے بازو بنے رہتے ہیں۔ جیسا کہ فہرہ واس کے حالات میں ہم اسے بیان کرتے ہیں۔

خلفاء مرہوہ اور اراکین ان واقعات کے بعد فلفلہ مردانہ شہر اٹان قریب کے انجلی علاقہ مغرب میں پہلے جا رہے ہیں۔ اور نہ تو کوئی اور فتح باقی ہے۔ اس کے بعد انہی ایوب اور ان کے بعد معروف و قاسم پر قبلی اور کاغذ سے ہے۔ اور سرخ شاہ کے ریف میں جاتے تھیں جاتے ہیں۔ شہر حمورہ خمر لمر سحر اور اسلام میں ان کی حکومت و سلطنت کی فتح اور فتح عمر کے ذریعے قائم ہوئی ہے۔ چار روز کے بعد مرہوہ ان کے ان پر قابض ہوا ہے اور یہ ان کو انہیں تک پہنچا کر لے جاتے ہیں۔ اور ہلا کر ان لوگوں کو اس کے دیہ کی طرف جلا کر لے کر جاتے ہیں۔ حوزی حیدر کی کانفرنس اپنے بادشاہ کی تجویز میں اپنے انجلی ملک مغرب روئے کرتا ہے۔ منصور بن ابی عامر ان پر غالب ہو کر انہیں قتل کر ڈالتا ہے۔ اسی کے زمانہ میں ان کی حکومت و سلطنت اور نیز ملک مغرب کے سلطان اور یہ کی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔ یہ ان کا دور یہوں کی نسل سے تھا جنہوں نے حمورہ میں آ کر چاہا تھا کہ اور ملک اس پر انہیں کے مقابلے تھے۔ جس وقت ان دور یہ جو ان کی حکومت و سلطنت جاتی رہی۔ خود ان لوگ چاہا کہ سلطان بلخ حمورہ دیکھے؟ کہ پتا نہ لڑی ہوئے اور وہ اپنے پہنچ کر ان کو ان کے ایک حدیہ حکومت کی بنا دینی چاہیے کہ تھک لے کر انہی کو مرہوہ اور انہیں اور انہیں میں قائم رہی۔ یہی جہتی کہ مرہوہ ان کا ان سے پہلے جہل شاہ اور وہ ان کی اعانت و مرہوہ اور ان کی طرف سے ملے اور بہت تھے۔ موجودہ مملکت... حمورہ دیکھے تھے۔ جب سفین میں مرہوہ کے ساتھ ملک مغرب میں اپنے تھے اور تخت ملے نام حکومت اپنے ساتھ لے لی تھی اور ملک انہیں کے حکمران ہو گئے۔



تزم کہتا ہے کہ یہ لوگ ملک مصر میں کثرت سے تھے اور بل و مغرب کی تمام حکومت انہی کے قبضہ اقتدار میں تھی۔ ان کی ریاستیں اور حکومتیں زائل اور ختم ہو گئیں اور ان میں اب کوئی دیکھیں اطراف بجاہ میں باقی نہیں رہا۔ بنی حرا میں سے جو بڑے قہر و ان پلا آیا تھا، ان میں سے کچھ لوگ پھانسی داروں کے قریب و جوار کے دیہاتوں میں باقی رہ گئے۔ جن سے اس مقام کے یہ واقف اور آگاہ ہیں۔ واللہ وارت، لا رنی و من علیہا۔

## باب: ۳

### امارت زید یہ

صاحب زرخ ہزاروں سے اس حکومت و مملکت میں ایک پانی اور مضر آب بنوایا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کے  
اپنی حکومت مستقل اور مستحکم رہی ہوئی۔ چھ نکلاٹ متعمر میں ہوئے یہ پانی کے پھیلنے کے جس کی حکومت و مملکت کی  
آفتاب و شمس کی چھ اور جن کے ہوا و فضا سے تمام ممالک میں پھیل گئے تھے۔ وہاں میں محمد بن احمد بن علی بن  
زید غیبی تھے۔ ان کے وقت میں کی شہرت ہوئی اور علم خلافت کو ان کی پڑھتی ہوئی وقت سے ضرب کا اس میں ہوا۔ خلافت عباسیہ  
کا جانی وادوں کی روئے تمام کی طرف متوجہ ہوئی ان کے بھائی کے دوران کے کچا کا چٹا علی بن محمد بن حسن بن علی بن علی  
ہوئے جس کی طرف سے محمد بن علی کا سر کے حدود پیش ہوئے۔ صاحب زرخ نے خود میں یہ دعویٰ کیا کہ میں تمام  
میں کہ ہوں۔ چندوں بعد انہوں نے ظاہر ہو کر جب بعد ہر قبیلہ میں آپ نے صاحب زرخ کی طرف سے فراموشی و بے سے  
و مستحق اور ان کی میں زید غیبی بن کی جانب اپنے کو نسبتاً متوجہ کرنے گئے۔ مسعودی نے صاحب زرخ بن علی کی طرف  
و اپنا حجب کی ہے اور جس کی میں محمد بن غفر بن حسین بن علی کا چٹا کی طرف۔ اس کی آپ کے مکتب کے میں یہ وقت قرار آتی ہے  
میں حسین بن خالد بن دہش کا سلسلہ نسب صرف زین العابدین سے چلے۔ ان میں تمام تھا کہ اس طار سے لفظ  
میں کچھ محمد بن حسن بن علی بن حسین بن امیر بن زین العابدین سے ہوئے جائیں تو سلسلہ نسب طویل ہو جاتا ہے اور ممکن  
ہے کہ اس وقت ہزارہ شمس ہو جائیں اور یہ سردار و قیاس و عقل معصوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں صاحب زرخ کا پڑا ہے اس  
وقت میں کی پڑا ہوا چھٹی ہونے لگا۔

طالعہ تمشیق طبری اور ان میں وہ وغیرہ اس امر کے مقررین کی یہ فیصلہ قیود بعد انہیں سے تھا۔ موضع دور و ماضی مضافات  
میں رہتا تھا۔ علی بن عبد الرحمن اس کا نام تھا۔ چھ نکلاٹ میں محمد بن علی کا شوق تھا کہ اس میں سرمدی و دیگر و ہندو کی خیرات  
پیدا ہوا۔ طالعہ زید بن زین العابدین کے طالعہ بکڑت و طالعہ و درخت و خلافت اور چھ نکلاٹ۔ چھ نکلاٹ میں ایک نسب  
نامہ دست کے طالعہ زید بن زین العابدین کے طالعہ زین العابدین سے اس کو ذرا نیچے شوق تھا۔ ہمارے اس بیان کی یہ ایک اس  
سے ہوتی ہے کہ یہ تاریخی و طالعہ زید بن زین العابدین کا شوق تھا و طالعہ زین العابدین کا شوق تھا۔ ہمارے اس بیان کی یہ ایک اس  
یہ طالعہ زین العابدین کا شوق تھا۔ ہمارے اس بیان کی یہ ایک اس کے طالعہ زین العابدین کا شوق تھا۔ ہمارے اس بیان کی یہ ایک اس  
ماتحت ثابت نہ کہ اس کا سر کا سر نہ وہم ہو نہ کوئی دور و زمانہ یا اس کی شکوہ کا کوئی سلسلہ نہ ہو نہ کہ اس کا





مگر کرنے کو اپنے بھائی ابو جعفر موفقی کو روانہ فرمایا۔ اس روانگی سے پہلے غلیظہ حسرت نے موفقی کی ولی محمدی کا اعلان فرمایا کہ میرے بعد تان وقت اور خلافت کا مالک یہی ہو گا اور "انصر الدین اللہ الموفقی" کا مبارک لقب دیا تھا اور تمام مشرکی صوجبات کی اصرہاں تک اور نیز حجاز کی مسطرت عطا کی تھی۔ چنانچہ موفقی اس کام کے سر کرنے کے لئے اپنے ۲۰۰۰ عیسوی روئے ۱۱۰۰ھ تک اپنے کہ محبوب صفارہ صاحبہ سے نکاح کر لیا۔ یہ ایک ہی بی بی تھی جو اپنے بڑے بھائی اور چھوٹے بھائی کے موفقی یعقوب کی لڑائی میں مصروف ہو گیا۔ اس سرگرمی میں محبوب صفارہ کھست ہوئی۔ جس قدر ملک باہر اس کے قبضہ میں تھا کل گیا۔

مسرد علی مسرد علی بھی اس سرگرمی میں شریک ہونے کے لئے بغداد چلا آیا تھا۔ صاحب زبغ کو موفقی ملی گیا۔ اس کے زمانہ غیر حاضری کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھ کر لوٹ مار شروع کر دی قادیس تک تاخت و تاراج کرتا چلا گیا۔ رفتہ رفتہ خبر دار ملک وقت بغداد پہنچا۔ اور باہر خلافت سے شاہی فوجیں اور غرض اور شخص کی سرگرمی میں صاحب زبغ کو ہوش میں لانے کی غرض سے روانہ کی گئیں۔ انہوں نے پہلے ہی سرگرمی میں شاہی فوجوں کو شکست دے دی۔ اس جنگ میں زنگیوں کا سپہ سالار سلیمان بن جاسم تھا۔ شخص شاہی فوج کا سپہ سالار بن گیا۔ علی بن ابی طالب سپہ سالار زنگیوں ایک فوج کے لئے کراہوا کر بھیجا ہوا تھا۔ ان دنوں اس صوبہ کی محنت محمد بن ہزار مرد گردوی کے قبضہ اور مسرد علی نے بھی کیا۔ ان کے بعد اعلیٰ ابن ابی ہزار کے بچانے کی غرض سے احمد بن محمد کو روانہ کیا وہ دنوں ترخیوں میں سخت فتنہ پڑی لڑائیاں ہوئیں۔ بعد اعلیٰ ابن ابی ہزار نے اپنے بڑے کامیابی کے ساتھ جندہ وصل کر لیا۔ جب محمد بن ہزار مرد گردوی کے گردوں کو فتح کر کے وہاں دوبارہ حملہ کیا تو علی بن ابی ہزار کے پاس میدان جنگ سے اٹھ گئے تشر میں کھل کر قریب پہنچا اور محمد بن ہزار مرد گردوی کی طرف لوٹ آیا۔

صاحب زبغ اور علی بن ابی ہزار کی جنگ۔ صاحب زبغ کا یہ خیال تھا کہ علی بن ابی ہزار میرے نام کا غلبہ پڑے گا۔ مگر یہ خیال خام نکلا۔ یعقوب صفارہ سے سازش کر کے اس کے کام کا غلبہ پڑنے لگا۔ اس وجہ سے علی بن ابی ہزار اور صاحب زبغ کے درمیان مخالفت پیدا ہوئی۔ خوب یہ جنگ وسیع کا خون ہوا۔ میدان صاحب زبغ کے ہاتھ والی بن ابی ہزار کو شکست ہوئی نظر چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ اس وقت ملک دس حصہ قسماں سے بکرا ہوا تھا جس طرف ایک شخص بھی جنگ اور فتنہ پڑی کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ ان واقعات کے بعد یعقوب صفارہ ہزار پرتہ بعض ہو گیا اور زنگیوں سے تعلقات عید کر لئے۔ سلیمان بن جاسم زنگیوں کا نامور سپہ سالار فوجیں مرتب کر کے ملک گیری کو نکلے گا۔ موفقی نے شہر واسطہ پر حمہ بن مولہ کو مامور کیا۔ زنگیوں کی طرف سے قتل بن ابی ہزار واسطہ پر حمہ اور ہوا احمد بن مولہ میدان پر دوکر مقابلہ پڑا۔ قتل نے اس کو شکست دے کر واسطہ میں قتل عام کا ہزار کریم کر دیا۔ یہ واقعہ ۲۰۰ عیسوی کے واقعہ گردوئے کامیابی کے بعد اطراف سواد میں پھیلے اور جو جاسم اپنے فیہ نصب کئے اور اس مقامات کے سر پہنے والوں کا نام طور سے خرم بیان کر دیا۔

ابو ہزار کا علی صبرہ۔ علی بن ابی ہزار ان دنوں بکرا ہوا کی طرف گیا اور اتفاقاً ابی ہزار پر ہوا صبرہ کر رکھا تھا۔ موفقی نے مسرد علی کو مامور کر کے ابو ہزار کی جانب روانہ کیا مسرد نے اپنی جانب سے کچھ نڈی کو تشر روانہ کیا۔ علی بن ابی ہزار اس کے ہمراہی زنگیوں نے کچھ کی فوج کو اپنا کر دیا پھر اس واقعہ کے بعد کچھ اور علی بن ابی ہزار میں صلحت ہو گئی۔ مسرد علی کو اس سے شبہ پیدا ہوا۔ باہر اہم سازش نکلی مگر فساد کر لیا اور اس کے بجائے آخر غرض کو مامور کیا۔ آخر غرض نے پہلے حملہ میں تو زنگیوں کو شکست











اور اس کے ساتھ ہی کہ وہ ایک اور شخص سے مل گیا۔ وہ ایک اور شخص تھا۔ جس کا نام بھی اسی طرح تھا۔ یہاں تک کہ وہ ایک اور شخص سے مل گیا۔

[illegible]

عمر وین ایٹ جے جونی کا باسیاں ہر پڑا۔ وہ اپنی اچلی گولی ایک تیر کر ملک دے اپنی طرف ٹوٹ گیا۔ اس کی تیر خراشیں  
پیرا میں سنایا۔ اپنی ایک تیر سے لڑا۔ ان کا ہر پڑا۔ وہ اپنی اچلی گولی ایک تیر کر ملک دے اپنی طرف ٹوٹ گیا۔ اس کی تیر خراشیں  
لاہور آئی۔ وہ آ کر مارا۔ وہ اپنی ایک تیر سے لڑا۔ ان کا ہر پڑا۔ وہ اپنی اچلی گولی ایک تیر کر ملک دے اپنی طرف ٹوٹ گیا۔ اس کی تیر خراشیں  
میں پہنچا۔ وہ اپنی ایک تیر سے لڑا۔ ان کا ہر پڑا۔ وہ اپنی اچلی گولی ایک تیر کر ملک دے اپنی طرف ٹوٹ گیا۔ اس کی تیر خراشیں  
ایک سے لڑنے کی خاطر دیا۔ اس وقت تو کسی مصلحت سے مراد نہیں تھا۔ وہ اپنی ایک تیر سے لڑا۔ ان کا ہر پڑا۔ وہ اپنی اچلی گولی ایک تیر کر ملک دے اپنی طرف ٹوٹ گیا۔ اس کی تیر خراشیں  
ایٹ نے رائی دیا۔ وہ اپنی ایک تیر سے لڑا۔ ان کا ہر پڑا۔ وہ اپنی اچلی گولی ایک تیر کر ملک دے اپنی طرف ٹوٹ گیا۔ اس کی تیر خراشیں  
پیرا زور لگا دیا۔

[illegible]

محمد بن زید کی وفات: جس وقت عمر وہیں میرے پاس پہنچا، اعلیٰ سامانی کی کاسہ پانی کی خریدی، جو ایک کپ پانی خوراک





ماکان دنیا کا ہی حصہ کے ملنے نے کے بعد طلبہوں نے خلیج جوگر ماکان بن کر کو انا سید بن احمد ماکان کو اس  
 نے ایک ایک ایک تعلیم ان لوگوں کے کاسرے و سرکوں کے لئے وادہ کیا۔ چنانچہ فتح ایک وقت تک ماکان





مسن داعی نے پتھر چاکر سر اور سچے اپنے ماموں سید اب بن بکر اذکار بولنے کے لئے روے پر فوج کشی کی (یہ شخص اس وقت میں جہان کا وہی تھا اور ماکان نے دہلی کی طرف مراجعت کی اور غرستان پر قبضہ کر دیا۔ یہیں چاہلی ناصر بن اسماعیل بن جعفر اطروش کی حکومت تھی اس نے بیعت کی اور زمانہ گزرنے نہ پوچھا کہ اب علی نے وفات پائی اب جعفر بن محمد بن ابوالحسن اطروش اس واقعہ کے بعد ہی دہلی کی طرف چلا گیا۔ یہاں تک کہ مردوں نے روے پر قبضہ کر لیا۔ اس نے ابی جعفر کو خط سے بلایا و کتابت کرتے بلایا اور بیوی زاد بھتیجے سے خبر لیا۔ جب اس نے طبرستان پر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا اور ماکان کو طبرستان سے نکال (جر تاقواں نے اسی ابی جعفر کی امارت کی بیعت کی اور "عاصب العلندر" کے لقب سے مشہور کیا۔

الٹا کر بعد جب یہ مر گیا تو اس کے بھائی نے ہاتھ پر اور حکومت کی بیعت کی اور الٹا کا لقب دیا ایک مدت تک وہیں میں ٹھہرا۔ ۳۳۶ھ میں اس نے اس خولان کی روگ تھا پہلے کے لئے ابن عبد کو مار دیا۔ چنانچہ ابن عبد اور الٹا سے سرحد آرائی ہو گئی ایک سخت ورماء و زہر پر کی کہ بعد ابن عبد کو فتح نصیب ہوئی۔ الٹا نے شکست کھا کر پہاڑوں میں پناہ لے لی اور وہیں پر بلیوں کے ساتھ ٹھہرا۔ بلادرخت حکم اس کے امیر کا خطبہ پڑھئے۔ یہاں تک کہ ۳۴۲ھ میں اپنی حکومت کے تیس برس بعد اس نے وفات پائی۔ اس کے بھائی مسن بن جعفر کی امارت کی بیعت کی تھی اور "اناصر" کا لقب دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد یگانہ بن بنیسی یا ثاب بنیسی نے اسے گرفتار کر کے قلعہ دہندو کے پہاڑوں کے حوالہ کر دیا۔ انصار بنی ثاب نے اسے فاطمین کی حکومت و امارت ان ممالک و جبال۔ تہ تم ہو گئی۔















مردی، بیعت و دھرم کے لیے (۸۳) ۸۳  
 مہدی کو بارہ بالا اور اس کی جگہ اسی پر حکومت کرنے کی۔ مہدی کے بارے میں جاننے والے اہل بیت علیہم السلام بھی ابو عبد اللہ کے مطلع و فرمانبردار ہو گئے۔

ابو عبد اللہ شیعہ کی فتوحات: ان واقعات کے بعد تمام نے بیعت کرنا شروع کر دی اور متعدد  
 ملک و ملک جازرہ پر چڑھ گئے۔ ابو عبد اللہ نے مکمل بن ڈاکٹر و مکمل بن مکمل بن بھلا کے پاس مدد طلب کرنے کو  
 بھیجا۔ مکمل اور ابو عبد اللہ میں رشتہ صہریت (صہر) قائم ہو گیا تھا مکمل نے تمام ابو عبد اللہ سے جنگ سے روکا مگر وہ  
 رکنے۔ چنانچہ ابو عبد اللہ اور کمار میں متحد ہو گئے۔ آخر کار ابو عبد اللہ کو فتح نصیب ہوئی تو نہ شکست کھا کر بھاگے۔  
 مرد و بہن یہ وقت طوفانی سرگرمی میں تھا۔ اس وقت سے سب کے ہوش و حواس درست ہو گئے۔  
 حضرت علیہ السلام اور اہل بیت نے ابو عبد اللہ کی اطاعت قبول کر لی ان دنوں ان سب کی حالت عورت، کنوین میاں اور  
 ایوان کی تمام میں عورت کے بغیر اندر نہیں آتی تھیں۔ فرج بن عمر ان دنوں سے مکمل بن مکمل و کمار و کمار سے ملے تھے۔ جو  
 باقی وہ گئے وہ ابو عبد اللہ کے مطلع و خبر میں برقرار ہو گئے۔ اس کے بعد مکمل بن مکمل کو فتح کر کے ابو عبد اللہ سے ملنے کے  
 لئے نکلا۔ ابو عبد اللہ بھی پر پائزہ و وہ جنگ ہو گیا۔ دونوں طرفوں میں زبردستی چھڑ گئی۔ اس معرکہ میں بھی ابو عبد اللہ کو فتح  
 یابی حاصل ہوئی فتح میں مکمل شکست کھا کر بھاگا۔ اس کی فتح کا کثیر حصہ کام کیا۔ باقی ماندہ جان پناہ طلب پہنچے اور  
 دہرہ لوٹ گیا۔ اس وقت میں وہ کراچی و مین سے برہنہ ہوئے۔ فتح میں مکمل شکست کے بعد کچھ بھاگ گیا تھا اور وہ اپنی  
 حالت کی روٹی میں مصروف تھا چند دن بعد وہ اس کی حالت درست ہو گئی۔ تو اس نے ابو عبد اللہ سے جنگ کرنے کی  
 غرض سے وہ رو فتح کشی کی اور باہر میں یوں کھڑا نظر اتر کر کے واقعہ تیار کیا ابو عبد اللہ بھی اپنی فوج آگے کر کے  
 میدان جنگ میں گیا۔ ہر دوں پہلے ہی حمل میں شکست کھا کر بھاگا اور ایک قلعہ میں داخل ہو کر قلعہ بند کر گیا ابو عبد اللہ شیعہ  
 نے حجاب کیا اور اس قلعہ پر فتح کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ آخر کار محصورین نے اطاعت کے لئے گناہیں جھٹائی اور ابو  
 عبد اللہ نے اس قلعہ کو فتح کیا اس کا سپاہی سے ابو عبد اللہ کا رعب و اب بڑھ گیا۔ کچھ نہ وہ وہ اور تمام قلعہ کی تمام فتح و خبریں  
 برقرار ہو گئے۔ ابو عبد اللہ لوٹ کر جازرہ پر آیا اور اپنے جیوں کو تمام ملک مغرب میں بھلا دیا لوگوں نے خود ماریاں کی  
 اطاعت قبول کی اور اس کے علم حکومت کے مطلع ہوئے۔ فتح میں مکمل نے بھارت کرنا ایسی ہی سہرا میر و قوس کے پاس پہنچا  
 اور وہ ابو عبد اللہ سے جنگ کرنے کی ترغیب دینے لگا ابو عبد اللہ نے اہل سید کی ملاقات سے یہ کہہ کر فتح کیا اور اس کے  
 امیر موسیٰ بن حارث کو فتح کر کے آٹھ دن خیار و جانی و سیلہ کی ترسیل امرات، بھلا، ابراہیم بن موسیٰ بن حارث کے  
 ابو عبد اللہ سے ابراہیم بن حارث کے پاس و اہل مکمل جاکر یہ لیا

ابو عبد اللہ شیعہ اور ابو خوال کی جنگ: ابو عبد اللہ میں ابراہیم نے فتح میں لیا اور ابراہیم بن موسیٰ کی ترغیب و کویک  
 سے اپنے جیسے ابو خوال کو ایک تعلیم فوج کا سردار بنا کر ابو عبد اللہ کو فتح کرنے سے لئے روانہ کیا۔ اس نے تمام کو بھی کھول کر  
 پار کیا اور اس کے بعد جازرہ و سید کی طرف بڑھا۔ ابو عبد اللہ شیعہ نے اچھی فوجوں کو روانہ کر کے شہر خیر میں ابو خوال سے  
 مقابلہ کیا۔ اتفاق سے پہلے ہی محاصرہ ابو خوال نے ابو عبد اللہ کو شکست دی۔ ابو عبد اللہ میدان جنگ سے بھاگ کر انجان



عبد اللہ مہدی کی طرابلس میں آمد - عبد اللہ مہدی ربانی باکر نبیت تہذیبی سے مصافحت طے کرنے کا ارادہ میں اس کی کتابیں چوری ہو گئیں۔ جس میں اس کے آباء و اجداد کے نقولات تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے بیٹے ابو القاسم نے ان کتابوں کو جرقہ سے برآمد کیا تھا۔ جبکہ اس نے مصر، خوج، گنئی کی تھی۔ الفرض بمصر وقت عبد اللہ مہدی طرابلس پہنچا اور اس کے ہمراہی تجار اس سے متحدہ ہوئے اس وقت عبد اللہ مہدی نے ابو القاسم برادر ابو عبد اللہ شیبی کو ابو عبد اللہ شیبی کے پاس انہی 22 کتابوں کے ہمراہ کتابہ روانہ کیا۔ ابو القاسم طرابلس روانہ ہو کر قبر دان پہنچا۔ اس کے بچپنے سے پیشتر زیادہ اللہ کو جبہ عبد اللہ مہدی اور اس کے ہمراہیوں کی خبر پہنچی تھی جس اور یہ اس کی جستجو اور سراغ میں تھا۔ چنانچہ ابو القاسم کو قبر دان میں پہنچتے ہی گرفتار کر لیا اور اس سے عبد اللہ مہدی کے حالات دریافت کئے۔ ابو القاسم نے لاف میں لگا کر یہی جواب دیا کہ مجھ کو کچھ نہیں پتا اور دیا اور ربانی مہدی کے حالات کو کھلی جھوٹ مہدی کو جس کا طبع اس طرح کا ہے جو راز کو فرادہ کر لو۔ اتفاق سے عبد اللہ مہدی کو اس کی خبر لگ گئی۔ طرابلس سے قسطنطنیہ چلا گیا۔ پھر وہاں سے بدخیال ابو القاسم برادر ابو عبد اللہ شیبی جو قبر دان میں حاضر تھا کہ کھلاسہ میں باکر قیام کیا۔ ان دونوں سنبھار کی زمام حکومت المصیح بن حواری کے قبضہ اقتدار میں تھی المصیح نے عبد اللہ مہدی کی بے حد توقیر اور عزت کی۔ اس کے بعد عیسیٰ زیادہ اللہ کا کھلا کہا جاتا ہے کہ یہ خلیفہ مسیحی کا فرمان تھا۔ المصیح کے پاس آکا بچا۔ جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ یہی شخص مہدی ہے اور حکومت و خلافت کا حقدار ہے اور کتابہ لاری ہے۔ المصیح نے عبد اللہ مہدی کو گرفتار کر لیا۔

ابو عبد اللہ شیعہ اور اہل تشیع کی جنگ: زیادہ اہل کو اس کی خبر لگی۔ تو میں صوبہ کے اپنے حجاز و قریب  
اہل اہم ہیں جن میں سے کسی کو نہ ہونے کے لئے روانہ نہیں۔ اس خبر کی اطلاع پڑ لی کہ جو شخص اس  
ورق نام کرنے میں مصروف ہے، اس وقت فریق مخالفہ اور اپنے چاہنے والوں کی پابندی اور





موجودہ فرماں شاہی مقررہ است میں جو قلمروا ہے بھائی اور کداس کو قید کی حیثیت سے رہائی دی اور اس کے اہل خانہ کی  
معاذی فراہمی اور عہدہ سارا اور محکمہ انان جو کوئی ایک اور اور بھائی کے قہر و انان ہوئے اپنے اپنے کے کداس میں  
آئے اور شاہی کداس پان سے شرف سے ابھرا اور بھائی کے ابو عبد اللہ قسطن نے شہر سکھانہ کو سکھانہ میں قلم کر دیا  
چنانچہ کداس نے اسی وقت کے ساتھ ان مقامات میں قیام اختیار کیا۔

ابو عبد اللہ عیسیٰ کی سہیلیاں اور کداسی خانہ جنگ و شیر پر چتر کرنے کے بعد زیادہ ان کا مال و اسباب اور مالان  
بندہ تھے کہ نے ابو عبد اللہ عیسیٰ نے ان کے سر پر نظر ڈالی اور ان کو لایوں کی حفاظت و نظریہ ہاڑت میں بعد  
کاون آگیا۔ غلیوں نے روایت کیا کہ اس کا ایک خطبہ میں پڑھا جو ہے ابو عبد اللہ عیسیٰ نے اس کا بھی نام نہیں کیا لیکن  
جو مسئلہ ملک کو آگاہی کے ایک طرف ابو عبد اللہ مہدی دوسری جانب "توقیہ اللہ منکم شی خیار" تھا۔ یہاں پر ابو عبد اللہ  
کشتی "لہ" و "مہدی" پر "لہ" لکھی تھی۔ دکان میں چند قیام کر کے ابو عبد اللہ مہدی کی خلافت میں شہر سر کی  
جانب کوچ کیا۔ راگنی کے وقت بدو فریق پر بیورو کا پ کے اپنے بھائی اور اہل خانہ کو مدد کر کے۔ ابو عبد اللہ کی خدمت میں  
مہدی پان و بھی ابو عبد اللہ کے پاس تھا۔ ان کا چکر دیا کہ تھیں اب شہر کس سے ہے حد سرت ہوئی۔ ان کے یہ کہہ کر  
ابو عبد اللہ عیسیٰ کو مدد چاہا ہے۔ راجہ سے بہت گئے اور اس کے نزدیک جاتے کے بعد اطاعت اور مان بڑا دینی کا پیغام  
بجایا۔ ابو عبد اللہ عیسیٰ نے مختصر کر لیا سکھار کے قریب چھڑا لیس دن میدوار والی پہلی سرت سے پس ایک خاصہ بھیجا اور  
نوشہ دار است کا خط لکھا۔ السخ نے لکھ چکے کہ لے کے بعد کوئی کر دیا۔ دوسری طرف کہ کے بعد بڑے فخر  
ہوا۔ جس وقت دوسروں نے عیسیٰ کا یہ کہنا۔ اتفاق یہ کہ اللہ کی فن بھاکہ کوئی نہ ہوئی۔ یہ عجیبی الیس اور ان کے  
برائی بھی ہے بر ومانی کے ساتھ ہے۔

بھیدات مہدی کی روانگی اگلے دن شہر میں جو مہدی عیسیٰ سے بننے اور مال فقیر و قہر سے شہر میں بننے۔ ابو  
عبد اللہ عیسیٰ شہر میں غل بوتے سی سید غل کی جانب کی۔ جہاں کہ عہدہ مہدی اپنے بیٹے کے ساتھ قید تھا۔ ان  
دوسروں کو قید سے نکالا اور مہدی کی حکومت و مالیت کی قیمت کیا۔ رو۔ قہار ملو میں تھے اور ان سب کے آگے  
آئے ابو عبد اللہ عیسیٰ تھا۔ راجہ سرت سے رہا جاتا تھا اور کداسی خانہ جنگ و شیر پر چتر کرنے کے بعد  
اپنے لیے مہدی کے چھوٹے مہدی کی کو اپنے قہر میں فرمایا اور چاہیں کو اللہ کی کوئی نہ ہوئی۔ یہ کہنا۔ ابو عبد اللہ عیسیٰ کے  
بہنہ عیسیٰ پر چکر دیا کہ ابو عبد اللہ عیسیٰ نے اس کے قہر کا پیغام اور وہ اس وقت قید کر باگبار

بھیدات مہدی کی کہ عیسیٰ ابو عبد اللہ مہدی اور کداسی خانہ جنگ و شیر پر چتر کرنے کے بعد ابو عبد اللہ عیسیٰ  
جانب کو قید کیا۔ راجہ سرت سے رہا جاتا تھا اور کداسی خانہ جنگ و شیر پر چتر کرنے کے بعد ابو عبد اللہ عیسیٰ کے  
قہار کو دیا۔ راجہ سرت سے رہا جاتا تھا اور کداسی خانہ جنگ و شیر پر چتر کرنے کے بعد ابو عبد اللہ عیسیٰ کے  
مہدی و قہار کو دیا کہ ابو عبد اللہ عیسیٰ نے اس کے قہر کا پیغام اور وہ اس وقت قید کر باگبار









[illegible]

زمانہ اور مسئلہ کی فہم پرچہ ان واقعات سے اعلیٰ مغرب میں ایک خاص قسم کا جزر و انحراف زمانہ میں اٹھنا کی ایک تمام کو شہ کھڑے ہوئے آئیں بلکہ تمام ملک مغرب میں منتقل ہو گئی۔ زمانہ اور مقام سے بکثرت لڑائیوں ہوئیں۔ مغرب لڑائیوں میں کبھی غور کے ساتھ سے رہ گیا۔ مہال کا مارا جانا تھا۔ ملک مغرب میں عداوت بھڑے لگی۔ عید اللہ مہدی اس بکار کے فروغ کے پروردگار ہیں لہذا کتاب اور سوادین توحید کے ساتھ اپنے بیٹے پر لقا حسنہ ہو گیا۔ محمد بن زکریا اللہ کا مقابلہ نہ کر سکا۔ اپنے ہمراہیوں اور لشکر کے ساتھ افریقہ سے ریمین کی جانب چلا گیا۔ بنو نجیہ اللہ ام نے مزاحمت نہ کی۔ ہوا اور فلاح بائیں صفریہ اور اطراف تابرہ اور حکومت المغرب اور وسط کوشح کر گیا۔ جس نے جان پر جان تک نہ دیتی۔ وہاں کے بعد اپنے ہزار مسلمانوں سے ورنہ کو بھی فتح کر رہا۔ کور کو بھی جو اللہ رب العزت کے مائل کا ایک ذی شرف قریح کر گیا۔ دانی جزیرہ یعنی سنن بن ابی العیش پر محاصرہ کیا۔ حسن بن ابی العیش اور کس سے خانہ ان حکومت کا ایک عہدہ۔ ذی قاصدہ میں سنن اور واقعہ سمجھ شدہ لڑائیاں ہوئیں جس کو ہر طرف کے مصائب سے تابلہ زمانہ انکار اور انکار سے بخلاؤ لہذا پڑا۔

بنوں کلاں کی جلاوطنی ۱۱ خزانہ اٹھاسہم پنے کامیابی سے ایسے بزرگ واپسی ہوا شہر بلہ نوکر تو رہا یہاں پر بنوں کلاں بھرتی کر رہے تھے۔ جو سواروں کے ساتھ لانا سے تھک چکے ان لوگوں کی طرف سے یہ غصہ و بیش عقد ہو رہا تھا کہ کئی نہ کسی وقت یہ فتنہ فساد پکڑ رہے تھے۔ جس وجہ سے ان لوگوں کو قیصرانہ کی طرف جلا وطن کر دیا۔ بحیثیت اہل بی و خاکہ یہ لوگ آنحضرت صاحب النعمان (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے خزانے کے وقت ان کے ہمکنار اور وہ ان کے اور ایسے ہی دوسرے بھی بنی آیا۔ بنوں کلاں کو جلا وطن کر کے ایک صوبہ پہلے لایا یہاں قلعہ اور آؤ خزانہ اور محلہ نے نام سے موسوم کیا۔ علی بن محمد ولایت

مردان اور عورتوں کے درمیان جو کچھ ہو گیا۔ اس نے اس کی تعمیر و بناوٹ کی جس کی حکومت کے اندر صلح اور جہاد کا چند حصہ تھا۔ اس کی وجہ سے ابو القاسم نے اس کو محمد یہ اور راب کی حکومت عطا کی۔ راب بن اس نے ایک قلعہ بنایا اور سرمانی قلعہ اور بنی وادیہ کے واسطے اس قلعہ کو اپنے لیے جس کے لئے اس وقت محاصرہ رہا۔ جب اس کا دور دورہ کیا تو اس کی باجیہ بنو آندہ کو دیا جاتا تھا۔

سویلی بن ابی العافریہ کی بیٹہ وقت ہجرت بن ابی کاعہ نے دلائل اس و مقرب کے واسطے اس بیٹہ کو ہی ہوا۔ اس کی خصوصیت تھی۔ اسے غریب پر کر، دولت کو یہ حاصل ہو گیا۔ اس کے بڑے بڑے غریب تھے اور ان کی حکومت کو تمام بڑے غریب اس پر چھوڑ دیا۔ اس نے تعلیمی عمل میں سپہ سالار سید احمد محمدی کی ایک کوفی طوق کے کمرے میں بنایا اور وہیں اس کے لئے کئے گئے آریہ دونوں کمرے میں محمد بن ابی کاعہ کی بھائی کے غریبوں کو رہنے کے واسطے ایک کمرہ بنایا۔ اس کے طلبہ اس سے غلامی دیا اور ان کی تعلیم لے کر ہفت مقرب کو دیا۔ ان کے لئے قلعہ و حصہ و جہاد اللہ محمدی کے پاس دیا گیا۔









حیدر علی کا بھی یہی حال تھا۔ اس کے بعد چنگی ابراہیم پوشتہ کی رہنمائی میں کچھ اور بڑے سرداروں اور کافائی کے ساتھ چھوٹے لشکر کا  
میں اپنا آئینہ اس حریف کی وضاحت سے بھگتا۔ یہ بھی شہادت ہے کہ کام لینے والا دشمن نہ ہو کہ اپنے منہ مبارک کا سامنا کرنا چاہا۔  
عاقبت یہ کیا ہو گیا۔ چنگی ابراہیم نے عربوں اور پانچویںوں کو کھینا اور ساتھ ساتھ یہ بھی حاکم سلطان پر بیان آور اور احمد  
مکان لینے۔ صرف توجہ باقی رہی۔ تو قسم ہمارے کہ اس کے خلاف اس نے کھینا اور ساتھ ساتھ یہ بھی حاکم سلطان پر بیان آور اور احمد  
وقت ضرورت کے لئے جمع کرنا تھا۔ ان واقعات کے بعد تیسرا مجمع اور قلعہ حیدر علی تعمیر کیا گیا۔ اس کی دیواروں نے پانچ  
تیسرا دور میں کے حاکم کے لئے بھی امان۔ چنگی ابراہیم نے گاتے کہ اس نے کھینا اور ساتھ ساتھ یہ بھی حاکم سلطان پر بیان آور اور احمد

[illegible][illegible]



ایک بڑی بڑی چھائی تھی وہی اسم، مگر ابو بکر نے منظور کیا۔ اس نے اپنے اہل خانہ کو حکم دیا کہ وہ سب اس کے پاس آجائیں۔ ابو بکر نے فرمایا کہ میں نے تم کو یہاں لایا ہے تاکہ تم میری بات مانو۔ ابو بکر نے فرمایا کہ میں نے تم کو یہاں لایا ہے تاکہ تم میری بات مانو۔ ابو بکر نے فرمایا کہ میں نے تم کو یہاں لایا ہے تاکہ تم میری بات مانو۔

[illegible]



مصر کے علم سے گلے ہو گئے تھے۔ ان کو روٹی نہ تھی۔ روٹی کی وجہ سے کسی کو بھانسنے کا موقع نہ ملے۔ یہاں تک کہ عطیہ بھی  
 نمودار ہوا اور یہ کہ لڑکوں نے بھی ہو کر دینا سخت حملہ مسور کے لشکر پر کیا کہ جس سے اس کے پاؤں اکٹڑ گئے۔ منصور نے  
 اپنے پر سواروں کو لاکھ لڑکھائی قوت سے حملہ کرنے کا حکم دیا اور خود بھی شخصیت بکف منصورؓ نے نوافل کے دل اس سے جڑ  
 شدہ شیر کی طرح بکریوں سے لڑنے میں گھمبے پڑے مسور کو یہ خیال پہلا ہوا کہ باہر اور چڑیاں اس کا سامنا نہیں کر سکتیں۔ جانے فوراً حکم  
 صادر کیا کہ اب چڑیا کو، جو کہ ہلال ہے، وہاں لڑاؤ چڑیا دیکھی ہو گیا تھا۔ تین شخص اس کے امرا ہوں سے اٹھائے لئے جا کر  
 تھے مگر دودھ گیر کے خوف سے سنبھل نہ سکے۔ اب چڑیا فریادیں اٹھانے کی کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔  
 فوجیوں کو دیکھ کر مسور کے پاس تھا۔ مسور نے اپنے دشمنوں کی حالت میں دیکھ کر ہنسنا شروع کیا اور شکر و تہلیلوں کو کہنا  
 عادت سے روک دیا۔ آخری حرم ۳۶۶ عیسوی تک اسی مقام پر ٹھہرا رہا۔ اب چڑیا کا صدمہ نہ فرست سکا۔ مسور نے حکم دیا  
 کہ اس کی کھالی کھینچ کر پھینک دے اور ایک قبیلے میں اسے دو بندوں کے ساتھ بند کر دے کہ وہ اس سے کھیلے، پورا چٹاچٹا کر کی  
 ہی ہو کہ قبیلے کو روٹی نہ تھی۔

قتل ابن ابوجزید اس کیم سے فارغ ہو کر منصور نے قیرہن اور صیدہ کی جانب مراجعت کی۔ اب چڑیا کا بچا قتل عامی  
 سعید بن خزاعہ کے پاس چلا گیا اور اسے منصور کی حفاظت پر آ۔ وہ نہ کے طلبہ و ملکہ پر بڑے حسنی تردی۔ منصور جو با کثرت و ان  
 سے رہا ہو کر قتل و صید کی سرکاری کی طرف متوجہ ہوا۔ سعید نے ایک ٹیلف جنگ کے بعد جاکر۔ بلو اتار کر اسے لیا۔  
 مسور نے ایک فوج کو اپنے خادموں شیخ ابو قحیفہ کی افری میں اس کے قوا قبہ پر مامور کیا۔ سری بن مہاجر بن مہاجر کی فوج  
 کے ساتھ اس کیم میں شریک تھے۔ قتل و سعید کے بچے بھارت گئے۔ کوئلہ سر و سامانی سے بھاگتے تھے۔ اس کی  
 ماری جیسے تڑپ رہی۔ مسور ملکہ پر منصور قیرہن کی طرف نئے آیا اور باطنیان تمام شہر شاہ داخل ہوا۔

حمید بن بصلین کی بغاوت ان واقعات سے بعد حمید بن بصلین و انی مغرب دولت شیعہ سعید سے اعراف و  
 رو کر دانی کر کے خلافت اس کا علی و دیکھ اور دیکھیں آراء نہ کر کے عہد پر حملہ کر دیا۔ منصور نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر  
 صفر ۳۶۷ میں حمید کی سرکوبی کی غرض سے کوچ کیا۔ وہ وقت ہذا اور خروہ میں پہنچا۔ رفتوں کے قراہم کرنے کے خیالات پر آوا  
 کیا۔ طبری میں مقرر نے نہایت عجز اور عجزی سے ضیاء کی فوج کو چاروں طرف سے محاصرہ کے منصور کے حضور میں پیش کیا۔  
 منصور ان سب کو قتل و صید کی طرف بڑھا۔ حمید کو اس کی خبر نہ تھی۔ حمید وہاں حاضر چلا گیا۔ منصور نے  
 بلان میں حمید کی کونجرت کی سند حکومت عسانی اور سری میں منہ لگواتی تو اس کی اور غرض کے تمام دی کی حکومت سرست کر  
 گئے پر فریادیں لڑو کوچ کیا۔ لواء و قیچہ پانچ روزہ تن افریقہ میں پہنچے اور منصور اور انی میں حمید اور انی۔ اور انی جاس  
 میں تین ہزار پانچویں اور ہر ہزار پانچ ایک شہر ترانے سے تھرکا۔ یہ واقعہ ان میں سے ایک کے دروازے پر  
 چھر پڑ گیا۔ منصور نے سر جہر کو اس سے پڑھنے کا حکم دیا۔ ترجمہ نے کراؤ کی کہ اس میں لکھا ہے "میں ہوں  
 سلیمان بن روغن" اسی شہر کے باشندوں نے بدشاہ وقت سے بغاوت کی تھی۔ بلاتوان نے مجھے اس کا سر کوئی پر مضمین فرمایا۔  
 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے امداد سے میں نے ہاتھوں کو لڑ لیا اور اس فوج پانی کی یادگار میں نے یہ قمارات ڈالیں۔ ابن افریقہ نے  
 اس حکایت کو اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے۔



## باب : ۸

### ابو نعیم معد المعز الدین اللہ ۳۴۱ھ تا ۳۶۵ھ

تخت نشینی۔ معد کے مرنے پر اس کا بیٹا سعد تخت حکومت پر بیٹھ گیا۔ "المعز الدین اللہ" کا لقب اختیار کیا اور اشتغال اور اجتماع کے ساتھ حکوم و سلطنت کی ذمہ داری سنبھالی۔ معاویہ اور ابی بکر بنی ہاشمی کی اور یزید اور حبشوں سے افسانہ کوہ ہراس کو تک کرنے لگا۔ بیٹا محمد بن یحییٰ اور اہل ہارون سے علیحدہ نے امان کی درخواست کی اور بعد حصول امانی معز الدین کے حکومت کے ماننے میں آ کر ہلا کر دیے گئے۔ معز بھی ان کے لوگوں کے ساتھ جو جہاد احرام میں لایا جانے لگا اور انصاف دینے لگا۔ اسی کے بعد محمد بن یزید نے اپنے بھائی سعید کے زمرے جانے کے بعد امان کی درخواست پیش کی۔ معز نے اسے بھی امان دے دی اور قبر و ان کی جانب مراجعت کی۔

معز کی حکمت عملی۔ معز نے دہائی کے بعد اپنے خادم خاص قیس کو اپنی فوج کی سرکردگی پر مجبور اور بایا گیا کہ سند حکومت عطا کی۔ اس نے فوجوں کو آرامت و محبت کر کے قرب و جوار کے شیعوں پر حملہ کر دیا اور جن میں یزید بن علی نے اس وقت تک حکومت معز کی اطاعت قبول نہ کی تھی۔ ان میں سے کئی تونہ و رقیق زور گئی کہ یہ حکمت و تدبیر کج طرح مطبق کیا کر تھیں۔ ان کی حرکت واپس ہونے معز نے قیس اور یزید بن علی کو جنہوں نے حکومت کے آگے سر تسلیم خم کر دیے تھے۔ انصاف دینے کا سیر کیا دیا۔ علی مرتضیٰ کے اسی زمانے میں محمد بن یزید اور اہل مصر اور ہند (ذیچہ بن یحییٰ) کے کر حاضر ہوا۔ معز نے نہایت عزت و احترام سے خاقان کی اور اپنے خاص محل میں اس کا ٹھکانا کیا۔ اس وقت سے محمد بن یزید اور اہل یمن میں تمیز و باطنی یکجہ ۳۴۱ھ میں وفات پائی۔ ۳۴۳ھ میں معز نے یزید بن علی کو دایمہ شہید کو بایا۔ تھوڑے دن بعد یزید بن علی نے معاویہ سے ہمتی سے حاضر ہوا۔ معز نے اسے بھی انصاف دیا اور علی مرتضیٰ کو اس سے مصوبہ کی طرف واپس کر دیا۔

بحری جنگیں۔ ۳۴۳ھ میں مسیحی بن علی گورنر مصر کو لگے بھیجا کہ تم اپنے جنگی جہازوں کا کثیر اجماع کر کے ساحل مدیہ بنی ہاشم اور یمن پر حملہ کر دو چنانچہ مسیحی۔ نے اس کی شکل کی اور بہت سا مال غنیمت اور قیدی لے کر واپس آیا۔ اہل عامہ پر ناصر دہائی اندلس نے اپنے جنگی جہازوں کے کڑے کو اپنے خادم غالب کی قیادت میں ساحل مغربی کی جانب روانہ کیا۔ معز بن یزید نے اسے کسی فوج کو فوجی پر اتارنے نہ دیا اور نہ ہی غارت گاری کے ساتھ واپس آئے۔ اس کے جہازوں کے کڑوں کو دھکی کر دیا۔ اس کے بعد ۳۴۵ھ میں یزید بن علی نے یمن میں ساحل مغربی پر چڑھ آئے۔ معز بھی جہازوں کا کثیر اجماع۔ اس میں جہازوں کی فوج نے غور سے دار الحکومت کو چھ کر غالب شہید کر دیا۔ اہل ساحل کو غارت گری اور قتل سے بچا۔ غالب کی اس سرب اور طریقہ بھی انہی کے ہاتھوں ۳۴۵ھ میں دہارا





کیا زباہ زبائن مکرانے نہ پڑا کہ ظلم و غیرت کا وہ خیمہ ختم ہو گیا۔ مسلمانوں کو اس کی خبر تک گئی۔ برادر خلیفہ قتل و موات کرتے ہوئے ٹھس پڑے کچھ لوگ کشمیریوں پر سوار ہو کر زباہ زبائن کا کھانے کھرا ہوئے جن میں نے اپنے چلنے والوں کے عقاب میں سوار ہو گیا۔ یہ نہایت عجیبی سے حکمت غور و جہد کی نشانیوں تک پہنچی گئے۔ چند مسلمانوں جو جو آتی کے کفن میں طاق تھے۔ دریا میں کود پڑے اور غوطہ کھ کر چلے۔ وہ قتل کے کشمیریوں میں سوار ہو کر آیا۔ کشمیری بھی ہو گئے۔ ملی کشمیری تھرا کر کہنے لگے۔ اس خدا داد کامیابی کے بعد اچھے نے سساکر اسلیم سے نوہ درہم میں بیچا دیا۔ جنہوں نے زباہ زبائن کی پامانی اور غارت گری میں کوئی دقیقہ بھی فرو کرنا نہ کیا۔ یہاں تک کہ دہائی آدم نے جزیہ دیا جتنکر نہ لیا۔ ہم مصالحت ہو گئی۔ یہ واقعہ ۱۱۵۵ھ کا ہے۔

اس لڑائی کا نام جنگ کاہ ہے۔

**مصر پر فوج کشی** اس واقعہ کے چند دنوں بعد مصر اہل یمن والی افریقہ کو یہ خبر گئی کہ یہ خلیفہ کی تہ و تحاش سے مصر کی حیاتی حالت میں جھڑپا لکھتے ہیں، ہو گئی ہے۔ نہ بے دن بھڑکنا اور نہ بھی نزاعات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ فیض اہل اسیا ہیں۔ اس کے پختیار رہیں مصر اہل دار و مدار عقلمند دل برادر ہمزاد ہو گئے ہیں۔ عقلمند ہو رہے ہیں۔ مصر کی اصلاح کی جانب متوجہ ہو سکے۔ مصر نے یہ سن کر مسر پر فوج کشی کا قصد کیا چنانچہ ۱۱۵۷ھ میں مسر میں جمع کرنے کی فوج سے زبیر کا چلے کہ لگ بھگ مصر، روانہ کیا اور مسر پہنچا۔ وہ شہر کا جاسوس راہ گزروں کے حدود کے کاظم صادر فرمایا۔ فراہمی فوج کے بعد حج پر کو ایک بھیجی فوج کے ساتھ مصر کی طرف پہنچے کاظم اور فرمایا اور رخصت کرنے کی غرض سے خود بھی جو برکے لشکر تک آئے۔ چند دن تک ٹھہرا ہوا جو ہر دو ہاں کے رہا ہوں کہ مناسب جہاز مت وچ نہا۔ جو ہر نے اپن چاہی کو اپنی ٹوٹ بک شہر لکھ لیا اور رخصت ہو کر مسر روانہ ہوا کسی ذریعہ سے اس کی روانگی کی خبر اس فوج تک پہنچی۔ جو اس وقت مصر کی طاقت پر کھمبے ہی تھے ہی جہاں واپس کے بغیر متفرق و منتشر ہو گئی جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔

**فتح مصر** جو ہر کو فتح و قیام میں آداب و روک ٹوک پندرہویں شعبان ۱۱۵۷ھ کو مصر میں داخل ہوا جامع مسجد قدیم میں مسر اہل یمن اہل کا نام کا قلعہ پر حاکم اور اس وقت سے حکومت عربیہ کا بھر برا مصر میں آنے لگا۔ اس کے بعد اوجہ دی اوتی ۱۱۵۸ھ میں جو ہر نے جامع اہل طولوں میں جا کر قمار ادا کی اور اذان میں قمریہ "قیل خیر المصل" کے اضافہ کرنے کا حکم دیا۔ کہا یہ بیکل اذان تھی جو مصر میں اس اضافہ کے ساتھ دی گئی۔ مصر کی نمایانی اور اس کے نظم و نسق سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ہر نے مسر کی خدمت میں تحائف اور غنائے رومن کے لورینڈ اور اکیس دواست لایا یہ کو بھی بھیجا۔ مصر نے ان لوگوں کو صلہ کے پیش میں ڈال دیا۔ قضا اور حلالہ مصر جو پہلو و قد حاضر ہوتے تھے۔ اضافات اور صلہ کے ر مصر کی جانب دیکھی گئی تھیں۔ نہ سے ہر نے جو ہر کی قیصر کی جہاز داخل اور مسر کو مصر چلے آئے تھی تہ فیض بدینہ لگا۔

**حسن بن عبد اللہ کی گرفتاری** مصر کے فتح ہونے اور پہنچنے کی کراہی پر حسن بن عبد اللہ میں چلے چھوہ سالادوں کے ساتھ کہ مقرر کی طرف جان بھاگ بھاگتا ہر کو اس کی اطلاع ہوئی۔ جنھن میں حاکم کی کو فوج سے ساتھ حسن کے عقاب کا تھم دیا۔ حسن اور ناصر سے لڑائیاں ہو گئیں۔ آخر کار جعفر نے حسن کو اس کے سپر ہلا دوں کے ساتھ جو اس کے ہمراتھے۔ گرفتار کر لیا اور پایہ زنجیر جو ہر کے پاس پہنچی دیا۔ جو ہر نے ان لوگوں کو اس حالت سے مسر لایا ہی اذان کی خدمت میں افریقہ

روانہ کروا۔

روانہ و طبرستان پر قبضہ جعفر نے اس مہم سے فارغ ہو کر مدینہ کا قصد کیا اور قس و عادت کرنا ہوا اور دشمنی مدینہ میں گھس پڑی۔ یہ کتاب ہے پڑے۔ ابھی تک کیا۔ باقی اندگانہ شہر کمان دی اور ان پر قزاق قائم کر کے طبرستان پر کیا۔ ان دنوں طبرستان میں ابن ابیہم نامی ایک گھس نگرانی کر رہا تھا۔ چونکہ ابن ابیہم پہلے قس کے علم حکومت مولا کا صلہ ہو گیا تھا۔ اس وجہ سے جعفر نے اس سے کوئی خاص دشمنی نہ کیا۔ مصلحتاً یہاں سے انہیں گھس نگرانوں کو نکال دیا اور انہیں اس کے زور سے اس پر رعب و لب کا سکھایا۔

فتح و مشن دسمبر ۱۹۵۹ء کے پہلے جمعہ میں معزاللہ بن اللہ کے نام کا خطبہ پڑھا۔ دمشق میں شریف ابو القاسم بن یحییٰ باغی ایک بااثر شخص رہ چکا۔ کثرت سے لوگ اس کے مطیع تھے۔ اس نے بازار دیوں اور گھوڑوں کو بیچ کر کے دوسرے جمعہ میں دولتِ صوبہ کی مخالفت کا کلمہ بند کیا۔ یہ کپڑے پہنے۔ سیاہ بھنڈا لٹایا اور جامع مسجد میں بحر فایزہ مطیع عباسی کے: م کا خطبہ پڑھا۔ پھر نے دوسرے جمعہ کو اس سے مدد توں لڑا لیکن ہوتی رہیں۔ بالآخر شریف ابو القاسم کو شکست پر شکست پہنچنے لگی۔ منفردی باغیوں نے اہل دمشق کو پامال کرنا شروع کر دیا۔ چارہا شریف ابو القاسم میدان جنگ سے رات کے وقت طبر میں بھاگ گیا۔ صبح ہوئی تو اہل شہر نے منفری کے اسی مطیع کی فتنہ کرنے کو بھیجا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حسن سلوک کا وعدہ کیا اور یہ کہ کہ شریف حضرت کی دوا نہیں کیا کہانی دہشت کو  
چھوڑ دے کہ امیر کے لئے شہر میں داخل ہوئے رہیں۔ میں خود دمشق کا ایک پکار کا ہے لشکر کاہن میں دوا نہیں چلاؤ نہیں گا۔  
میں نے یہ کہہ کر قریب سے کہیں شہر میں داخل ہوا اور قریب سے کہیں قریب  
جانتے کہیں کہیں۔ ابلیش کو جس سے اور بھی بڑا ہوا ہے۔ نے قریب سے کہیں شہر میں داخل ہوا اور قریب سے کہیں قریب  
خبر آئی کہ کوہ دارا خانہ قریب سے کہیں شہر میں داخل ہوا ہے۔ نے قریب سے کہیں شہر میں داخل ہوا ہے۔ نے قریب سے کہیں شہر میں داخل ہوا ہے۔  
مصلحت شروع کیا۔ نہ انداز کے ۱۵۹۰ء کو فریقین میں مصالحت ہو گئی۔ حضرت کا امیر پدیں شہر میں انعام  
کرنے کے لئے آیا ہوا ہے کہ ایک گروہ کو گرفتار کر کے بعض وقتوں کیا اور بعض کو قتل میں ڈال دینے۔ اس کے  
بعد ۱۵۹۲ء میں حضرت شریف ابوالقاسم کو بھی گرفتار کر کے مصر روانہ کر دیا اور دمشق کی قریب سے کہیں حکومت پر حاکم ہوا کہ استقلال  
تے ساتھ حکومت کرنے لگا۔

**ابو ہنفر کی اطاعت** : ان واقعات سے قبل ۳۵۹ء میں ابو ہنفر زانیہ کی ایک شخص نے افریقہ میں مسیحیوں کے علم حکومت کے خلاف سرائلہ با قیام برپا کر اور بتایا کہ کاجم تغیر اس کے پاس جمع ہو چکا تھا۔ مسیح کو نہ اس جگہ کے سر کرنے کو روا نہ ہو اور نہ رفتہ یا غارت خانہ۔ یہاں پر یہ خبر سننے کو آئی کہ لواتر ایسا کی جماعت منتشر ہو کر یحییٰ بن کثیف کی طرف پہنچی گئی۔ پتا تو مسیحیوں کی بلکہ یحییٰ بن ثمری کو ابو ہنفر کے تقاضے اور گرفتاری کا عنصر صادر کر دیا ہے کہ یہ کی جانب مروجت کی بلکہ ایک مدت تک ابو ہنفر کی تلاش میں سرگردان رہا وہاں اور ریاست کی خاک چھانتا رہا مگر کچھ بھی سراغ نہ ملا۔ آخر کے بعد خود ابو ہنفر نے ۴۰۱ء میں مسیحیوں کے قبضہ دربار میں حاضر ہو کر ایمان کی درخواست کی سترے ان زمانہ دنیا اور گزار دے کے لئے عطا ہو بھی مقدر کر دی۔ اس واقعہ کے بعد ہی جو اکابر مسیحیت اختیار کریں ان میں مصر و شام میں حکومت ملے چاہیے کہ قائم کرنے کا حال لکھا تھا اور نہ مسیح کو مصر میں پایا تھا۔ مسیح

... (بعض) ...  
... (بعض) ...  
... (بعض) ...

دشمن پر قراصلیوں کی بیکار ...  
... (بعض) ...  
... (بعض) ...  
... (بعض) ...

شعبان سن کا خاتمہ ...  
... (بعض) ...  
... (بعض) ...  
... (بعض) ...

سید

مظہر کی قایم رہیں آج ...  
... (بعض) ...  
... (بعض) ...  
... (بعض) ...

پہلے روز قیام کے بعد کوئی کیا۔ یہاں پر اس کاٹھ کو کھڑی بنائی گئی تھی۔ جب اس کو دیکھ کر وہ رو پڑا۔



ایک روز قیام کے بعد کوئی کیا۔ یہاں پر اس کاٹھ کو کھڑی بنائی گئی تھی۔ جب اس کو دیکھ کر وہ رو پڑا۔  
ایک روز قیام کے بعد کوئی کیا۔ یہاں پر اس کاٹھ کو کھڑی بنائی گئی تھی۔ جب اس کو دیکھ کر وہ رو پڑا۔  
ایک روز قیام کے بعد کوئی کیا۔ یہاں پر اس کاٹھ کو کھڑی بنائی گئی تھی۔ جب اس کو دیکھ کر وہ رو پڑا۔

قریبیوں کی فحشوں کی منع حکمران سائنس کی بدست سے فریاد کو کھڑی بنائی گئی تھی۔ جب اس کو دیکھ کر وہ رو پڑا۔  
ایک روز قیام کے بعد کوئی کیا۔ یہاں پر اس کاٹھ کو کھڑی بنائی گئی تھی۔ جب اس کو دیکھ کر وہ رو پڑا۔  
ایک روز قیام کے بعد کوئی کیا۔ یہاں پر اس کاٹھ کو کھڑی بنائی گئی تھی۔ جب اس کو دیکھ کر وہ رو پڑا۔

معتز و قرابطہ کی جنگ مصر میں فتح کر کے مصر میں آئے۔ یہاں پر اس کاٹھ کو کھڑی بنائی گئی تھی۔ جب اس کو دیکھ کر وہ رو پڑا۔  
ایک روز قیام کے بعد کوئی کیا۔ یہاں پر اس کاٹھ کو کھڑی بنائی گئی تھی۔ جب اس کو دیکھ کر وہ رو پڑا۔  
ایک روز قیام کے بعد کوئی کیا۔ یہاں پر اس کاٹھ کو کھڑی بنائی گئی تھی۔ جب اس کو دیکھ کر وہ رو پڑا۔



ابو محمود کی رملہ کو دلچسپی چنانچہ اس جدی کے بعد قصہ دسافر ہو گیا۔ زیادہ مدت نہ گزرنے پائی تھی کہ سمرقند میں ابو محمود نے ہجرت کر دی اور عجم والوں نے بلوہ کو روکا اور دشمن کے اس کے قتل کی جانب رخ دیا۔ جس میں ابو محمود تھا۔ ابو محمود یہ خبر پا کر اپنے لشکر میں بھاگ گیا اور فوج کو سرب کے شہر پر حملہ کر دیا۔ اہل شہر کی صفیے پر بڑت گئے۔ ابو محمود نے شہر کا محاصرہ کر کے بہر کی آمد و رفت بند کر دی۔ غلہ پانی اور ضروریات کا آنا جانا بند ہو گیا۔ اہل شہر کھنگی سے ہمار کرنے لگے۔ بازار بند ہو گئے۔ رفت رات اس کی خبر سحر تک پہنچی۔ سحر نے ابو محمود پر اس قتل سے ہوا شہر کا ہر کی اور یہاں خادم و طرابلس میں لکھ بھجوا کر دیکھتے دیکھتے ہی اس خطہ کے دشمن چلے جہاں کو صحیح واقعات وہاں کے لکھ بھجوا اور ابو محمود سہ سالہ کو دشمن سے واپس کر دے۔ چنانچہ یہاں نے دشمن میں بھیج کر ابو محمود کو ہر کی طرف لوٹا دیا اور دشمن کے اصلی واقعات لکھ کر سمرقند میں روانہ کئے اور خود انھیں جد و دی دشمن کے آنے تک دشمن میں ضمیر رہا۔

**اشکین کا دمشق پر قبضہ:** اشکین عزادہ بن بڑے کا خادم تھا جس وقت ترکوں نے بختیار بن عزالود پر ہمر کر دی۔ بختیار بن بڑے کی اور بختیار بن عزالود نے اسے اپنا سرور بنا کر بختیار پر واسطہ کیا۔ محاصرہ کر لیا۔ معاہدہ اول نے یہ خبر پا کر بختیار کی امداد ترکوں سے لجات دینے کو بھیجا۔ ترکوں نے محاصرہ اٹھا لیا۔ واسطہ چھوڑ کر چلے پھرتے نظر آئے۔ اشکین مع ایک دست فوج کے حصص چلا آیا تھا اور اس کے قریب پہنچ کر چاؤ ڈالا تھا۔ ظالم نے اس کی گرفتاری کی تدبیریں کیں۔ مگر کامیاب نہ ہوا اور اشکین حصص سے نکل کر دمشق چلا آیا۔ دشمن پر ان دنوں زیادہ (سحر کا نظام) کا بعض ہو گیا۔ مدعا شہر پر نہیں محاصرہ ہوا اور اسی طرح افرامان برادر ہو رہے تھے کہ کوئی شخص بہت مار سکتا۔ ایک روز مدعا شہر پہنچ کر اشکین کے پاس آئے اور ان سے شہر پر قابض ہونے اور امانت قبول کرنے کی درخواست کی۔ سحر کی حکایت بھی جڑی کہ وہ لوگ ہم کو بہرہ و اکراہ و انش کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان کے اعمال ہم پر طریق فرج کے ظلم و ستم کرتے ہیں۔ اشکین کا دل یہ سن کر بھر آیا۔ خود بھی شہر کھائی اور ان لوگوں سے بھی چند لکھ اور دشمن رہنے کی قسم لی۔ اس کے بعد شہر پر قبضہ کر لیا۔ زیادہ دشمن چھوڑ کر چلا گیا۔ غلیظ سحر غلیظ کا غلیظ و سنگہ سحر فوج ہو گیا۔ شہر ان پر عطا ہوا۔ عطا کا غلیظ بڑا حاجہ نے لگا۔ غلہ برداروں اور مفیدوں کی بیخ کنی کر دی گئی عربوں کے قبضہ سے وہ بلاد نکال لئے گئے جن پر وہ قابض ہو چکے تھے۔ افرامان اشکین اس طور سے مشکلات سے راجحہ دشمن پر حکومت کرنے لگا۔ سحر نے یہ خبر پا کر اشکین کو احاطہ قبول کرنے اور اپنی جانب سے سہارا دینے کو کہا۔ اشکین نے اس کی تحریر پر امانت دیا اور اس کی سلاطنت کو لوٹا دیا۔ اس بنا پر سحر نے اشکین پر فوج کشی کی اٹھائی۔ یہ کہ مقام جنیس میں پہنچ کر مر گیا جیسا کہ سندھ بیان کیا جائے گا۔















ہو گیا تھا۔

**جر جانی:** جر جانی بھی اسی سلسلہ کا ایک عظیم الشان شخص تھا۔ اسے کسی امر کی بابت کھٹے کو سنج کیا گیا تھا اس نے اس کی قبول نہ کی۔ اس پر عالم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کی قسم کھائی اور معزول کر دیا۔ بحر اس کے تیرے روز بعد وہ وزارت پر بھرجا ہوا اور وہاں در خدمت خوشنودی سے سرسراڑ ممتد رہا۔ وہیں اپنی کفایت سے تیرے مینے وزارت کی۔ اس کے بعد معزول کر کے قتل کر دیا گیا۔ یہ واقعہ ہر بنی ہاشم اور زید السلفیت دین دار آدمیوں میں سے تھا۔ اس نے وزارت سے استعفا دے کر ہر معاصر میں گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ ایک روز ذات کے وقت چھت پر سے گزرتا ہوا۔

**ابو القاسم:** وزیر اسطفت امیر القاسم بن مغربی و ثری و زرقا۔ اس کے بعد بدر خیال زمانہ حکومت خلیفہ مستعصر میں سیف لدولہ کے قلمدان وزارت کا مالک ہوا۔ اس کے دور حکومت میں پورے بہت بڑے زلزلے و زلزلے سے آبادی کی دوا اس کے بعد مکی پناہی حالت پر رہا یہاں کہ ان کے حالات کے دشمن میں بیان کیا جاتے گئے۔

### علاء الدین

**نعمان بن محمد و ابو عبد اللہ محمد:** نعمان بن محمد بن منصور بن احمد بن نبیون زمانہ حکومت امیر ابو بن اللہ خلوی میں قیروان کا قاضی تھا۔ جب مستعصر آ کر قیروان بھی اس کے رکاب میں تھا۔ صریحاً کر معز الدین اللہ نے نعمان کو عہدہ عزت کیا۔ یہاں تک کہ اس نے اسی عہد پر یہ وفات پائی۔ اس کے بجائے اس کا بیٹا علی و اور امام علی بن ابی طالب میں یہ بھی فرمایا۔ قیروان نے اس کے بھائی ابو عبد اللہ محمد و عہدہ قضا پر فائز کیا۔ خلافت دے کر اپنے ہاتھ سے اس کے کٹے میں کوئی عہدہ نہیں دیا۔ اپنے باپ سے اسی محمد کو مصر میں عہدہ قضا دے کر کاہلہ دیا تھا۔ اور مصر میں عہدہ خلافت مامک میں وہیں نے بھی وفات پائی۔ یہ شخص بہت بڑا عظیم الشان اور عدالت والا تھا۔ جس بے حد حکما تھا۔ اس کا زمانہ قضا و خلافت کے لئے رحمت الہی کا ایک نمونہ تھا۔ اس سے بعد اس کا بیٹا زاد جانی و بعد اللہ حسین بنی نعمان عہد خلافت مامک میں عہد قضا سے سرفراز کیا گیا۔ چند روز بعد ۳۹۱ھ میں معزول کر دیا گیا اور قتل کر کے بھرا دیا گیا۔

**ملک بن سعید انصاری:** اس کے بعد ملک بن سعید انصاری مامور ہوا۔ یہاں تک کہ ۳۹۵ھ میں اطراف قیروان میں حاکم بنے اسے مزاحمت دی۔ خلیفہ حاکم بنی آکھوں میں یہاں کی بہت جری عزت تھی۔ اس پر مملکت میں اسے کامل و کل تھا اور مملکت و مملکت میں یہ خلیفہ حاکم کا امر و حکم رہا تھا۔

**حمزہ بن محمد بن عبد اللہ:** ملک کے ارے جانے پر احمد بن محمد بن محمد بن عبد اللہ بنی امیہ عہدہ وقت سے سرفراز کیا گیا۔ یہاں شخص دولت مند و ثروتمند و عہدہ قضا پر، باوجود کسی کے حلقی روادری اور رحمت کی خدمت سپرد رہا کرتی تھی اور گاہ گاہ بہت بڑی اللہ عا کا عہدہ قضا سے لے لیا جاتا تھا اور ان خدمت پر ایک دن رات انھیں مامور ہوا۔ قاضی ان عہد و دار ان خدمت میں سے تھا۔ یہ بعد و بعد میں خلیفہ کے ساتھ خلیفہ دین کے وقت سپرد ہو کر جاکر رہے تھے۔

## باب: ۱۰

ابوعلیٰ الحسین الحاکم بامر اللہ ۳۸۶ھ تا ۴۱۱ھ

ابو محمد علی القاضی اعزاز دین اللہ ۴۱۱ھ تا ۴۲۲ھ

تحت نشینی: ابوعلیٰ الحسین کو ۳۸۶ھ میں عراق کے دارالخلافہ بغداد میں عراقیوں نے عراقیوں کے لئے ایک نئے دارالخلافہ کے طور پر آراء کر کے توجہ دیا۔ عراقیوں نے اسے چاہا۔ اس نے عراقیوں کے لئے ایک نئے دارالخلافہ کے طور پر آراء کر کے توجہ دیا۔ عراقیوں نے اسے چاہا۔ اس نے عراقیوں کے لئے ایک نئے دارالخلافہ کے طور پر آراء کر کے توجہ دیا۔

ابو محمد حسن دورانہ جو ان کے بھائی تھے، ان کے بعد ان کے بھائی نے عراقیوں کے لئے ایک نئے دارالخلافہ کے طور پر آراء کر کے توجہ دیا۔ عراقیوں نے اسے چاہا۔ اس نے عراقیوں کے لئے ایک نئے دارالخلافہ کے طور پر آراء کر کے توجہ دیا۔ عراقیوں نے اسے چاہا۔ اس نے عراقیوں کے لئے ایک نئے دارالخلافہ کے طور پر آراء کر کے توجہ دیا۔

عراقیوں کی بغاوت: عراقیوں نے ایک نئے دارالخلافہ کے طور پر آراء کر کے توجہ دیا۔ عراقیوں نے اسے چاہا۔ اس نے عراقیوں کے لئے ایک نئے دارالخلافہ کے طور پر آراء کر کے توجہ دیا۔ عراقیوں نے اسے چاہا۔ اس نے عراقیوں کے لئے ایک نئے دارالخلافہ کے طور پر آراء کر کے توجہ دیا۔

۱۴۲

ابو نعیم سلیمان بن قاریؒ نے مسند شریف میں جو ان کو ماننے کی عرض کی، تنگنیں دوڑا کر، باوجود ان کی طرف سے کلمہ شریف اور ابو نعیم سلیمان بن قاریؒ کی کفایت کو اس دور کو، اس نے سہرہ پہنچا کر اپنے بھائی علی کو سند حکومت عطا کر کے دمشق بھیجا۔ اہل دمشق نے علی کی سربراہی کو خوشہ کی گلازے پہاڑا دوڑا۔ ابو نعیم نے اہل دمشق کے پاس اپنی سفارت بھیجی اور انہیں سرحدی اور قلعہ کے محاسب و امور سے معرفت ہو گئے۔ اپنے جاوید جلال کی دھمکی بھی دتی۔ اہل دمشق نے ان کو اطاعت قبول کر لی اور علی کی سرحدی اور محرمت تسلیم کرنے سے شہر باہر کے دروازے کھول دیئے۔ علی نے شہر میں داخل ہوئے ہی نہ بھر کھڑی چار تھا۔ غزوہ جری اور سفارت گری کا بازدار محرم کر دیا۔ یہی توحید تہائی یا تو قتل کیا۔ ابو نعیم کو اس کی خبر کی تو راضی و آگاہی اور اہل دمشق کو علی سے بچو چھب سے نبوت و کرم کی کو دشمن سے طرہ ان کی حکومت پر تہدیل کر دیا اور طریق بس کے ساتھ حکمران بھیجی یہ مصاصہ کو مسودہ ل کر دیا۔

ابو محمد حسن کے خلاف سازشیں پیش نہ مہربانی کے بعد مقررہ کار ہو گیا۔ تمہارے دلوں کے سفر کے بعد مصر میں داخل ہوا اور نہرواں کے پاس آمد وقت شہر میں بھیش اور اذیتوں کے مشق ہو کر یہ راہنما غمگین کو ابوجہ اور دیگر سردارانِ کتاہ کو جو اس کے عہدِ سابق میں بھی ملے تھے ان کو مملکت مصر سے نکال دیا گیا۔ اس حادثہ میں عہدِ اجداد کا خادم شکر بن کر شریف تھے۔ شمر عہدِ اجداد کا خادم تھا۔ شمس الدین کی وفات و شرفِ اجداد کا خادم شمس الدین کے بعد مصر پر قابض اور غلبہ کرنے والا بن گیا۔ خاتمِ ملت کی آیت قسم کا سورج پورا لیا تھا۔ یہی شخص ہے۔ یہ راہنما ہے۔

ابو محمد کی رودوشی، اہل حق سے ادا محمد کو اس سلاش کی اطلاع ہو گئی۔ اس نے بھی ارجوان وغیرہ اپنے غیظین نواز تر ناری  
تہریر شروع کر دی۔ جاسوس نے ارجوان تک پہنچنے کی پھر کیا تھوڑی سی تاخیر میں فتوہ و فتوا کی آگم حاصل ہو  
گئی۔ سترقی اور مغربی فوجوں نے حواریہ ایم سے کھینچ لیا۔ قسمت و خوش شروع ہو گیا۔ اسے حیرت کے شریکوں کو  
ہوئی۔ ابو محمد خوف جال، اپنی جوتیا، ارجوان، نے حاکم کی خدمت سے جاسوس پر کئی واقعات عرض کئے اور اسے قسمت  
خلافت پر جلوہ افروز کر کے اس کی خلافت و حکومت کی رو بار دینے لگی۔

ابو تمیم اور کتاہ کی بربادی، قہر و جہت کے بعد اوجھل نے سپہ سالاران، مشق واد، جہر کی نگرانی کی بہت ایک خفیہ  
تخریبی جنگ کی کہی کو انوں کان غیبت کی سپہ سالاران، تخی اور افی شہر نے وہاں پورے کر کے ابو تمیم کے گھر اور درختوں کو کٹ  
لایا۔ کتاہ کی خنجر پوی شروع ہو گئی۔ ایسی جفا کو اور زور و کھل کیا آپ مدت تک مشق میں رہے، کیا؟ گشت و حرکت میں  
ابو تمیم اور کتاہ کی بربادی، قہر و جہت کے بعد اوجھل نے سپہ سالاران، مشق واد، جہر کی نگرانی کی بہت ایک خفیہ  
تخریبی جنگ کی کہی کو انوں کان غیبت کی سپہ سالاران، تخی اور افی شہر نے وہاں پورے کر کے ابو تمیم کے گھر اور درختوں کو کٹ  
لایا۔ کتاہ کی خنجر پوی شروع ہو گئی۔ ایسی جفا کو اور زور و کھل کیا آپ مدت تک مشق میں رہے، کیا؟ گشت و حرکت میں

**معبر کہ قصور** انکی باتوں کے اندر میں مل شام میں بیات پھوٹ نکل۔ اہل صوبہ جی وہ کہتے۔ ایک علاج قلاتر نامی ہے، امیر بلیا۔ مغرب میں بھٹس میں چراغ ہے، بھی علم خلافت کی علامت ہے، جرمہ کی کر کے خود سہی، خیر کر لی، روز تیرا کر، روز شرم کر لی، دقتیں اور ڈیڑا، دھم بھیج دیا اپنے، اہل کلمہ کھوار اور خدمت اسلام کا یہ خود دشمن علاج، قلعہ عامیہ پر

[illegible][illegible]



میں اس کی طرف سے کچھ نہ تھا۔ اس کے لئے اس کی اہلیہ اور بچہ بہت پریشان ہوئے۔ اس کے لئے اس کی اہلیہ اور بچہ بہت پریشان ہوئے۔ اس کے لئے اس کی اہلیہ اور بچہ بہت پریشان ہوئے۔

ابو یوسف اور یوسفی قرہ نام میں تھوڑے دن قیام کرتے تھے۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن میں لوٹ گئے۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن میں لوٹ گئے۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن میں لوٹ گئے۔

ابو یوسف کو کافر کے برکت پر تھوڑے دن قیام کرنے کے بعد وہ اپنے وطن میں لوٹ گئے۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن میں لوٹ گئے۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن میں لوٹ گئے۔

ابو یوسف اور یوسفی قرہ نام میں تھوڑے دن قیام کرتے تھے۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن میں لوٹ گئے۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن میں لوٹ گئے۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن میں لوٹ گئے۔





























کی باہم دشمنی تھی۔ فیصلہ دینے پر یہ کہ اگر ان کا تقاسم قبضہ خلافت پر ممکن کیا گی ہے۔ باقی ہو گیا اور خلیفہ مستنصر کی ولی عہدی کے مطابق نزار کی خلافت کی بیعت نہ کرے "اسمعیلی الدین اللہ" کے خطاب سے خطاب کرنے لگا۔ دربار خلافت مصر میں اس کی خبر ہوئی۔ وزیر المملکت نے ایک فوج رعبہ کے نزار کی کوشاکی کی غرض سے کوٹھیاں لگا کر کوچ و قیام کر کے ہزار سندھ پہنچا اور اپنے حریف و قاتل پر محاصرہ کیا۔ ایک مدت کے محاصرہ و جنگ کے بعد محصورین نے امان حاصل کر کے شہر تاجہ کا دروازہ کھولا اور اپنے تخت گرد و شہر میں داخل ہو کر اپنی کامیابی کا جشن اکاڑ دیا اور نزار کو کشتی پر سوار کر کے کاہرہ روانہ کر دیا۔ خلیفہ اسمعیلی نے نزار کو پہنچنے ہی تک نہ کر دیا۔ اس کے بعد ہی وزیر اس وقت اٹھل انگلیں کے ساتھ مصر داخل آیا۔ ایک روز جب عکرم خلافت مآب انگلیں کو رواہ خلافت میں چڑھایا گیا۔ خلیفہ اسمعیلی نے اسے بھارت اور سرزمین پرچہ پر توجیہ کی۔ انگلیں نے گنت تارہ جراب دیا۔ خلیفہ اسمعیلی کو خطاب کر کے حضرت والا اچھل خور پڑی کسی قسم کا کارہ نہیں بن سکا۔

حسن بن عیاض : بیان کیا جاتا ہے کہ حسن بن عیاض جو فرقہ اسماعیلیہ کا عراق میں ایک نامور سردار تھا خود عمروں کے لہجہ میں خلیفہ مستنصر کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور باک ٹھہم میں اس کی حکومت و خلافت کی ستاد کی کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ چنانچہ خلیفہ مستنصر نے اجازت دی مگر یہی سبب ذکر کہ حسن نے خلیفہ مستنصر سے دریافت کیا تھا "آپ کے بعد میرا امام کون ہوگا؟" جواب دیا میرا بیانا نزار۔ اس کے بعد حسن ملک بھرم چھا گیا اور پردہ لوگوں میں خلیفہ مستنصر کی خلافت کی ممانعت کرنے لگا۔ تھوڑے دن بعد اس نے ہاتھ پاؤں گمانے اور واپس کے اکثر قلععات میں قلعہ موت وغیرہ پر قابض ہو گیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ فرقہ اسماعیلیہ کے حالات میں بیان کریں گے۔ یہ ان کے اہم اداہ مشہور واقعات ہیں یہ لوگ نزار کی ناست کے قاتل ہیں۔

کسیلہ کی بغاوت : افریقہ میں خلیفہ اسمعیلی نے جو بنی حنف خلافت پر قدم رکھا سرحد کی شہروں میں بغاوت پھوٹ نکلی۔ کسیلہ نامی ایک شخص جو مصر کا وادی تھا علم تھاقت سے منحرف و باغی ہو گیا۔ خلیفہ اسمعیلی نے ایک فوج ان کی سرکوبی کے لئے روانہ کی اس فوج نے صور پنجہ کرکھا سر دیا۔ بہت بڑی خونریزی ہوئی۔ آخر کار شاہی لشکر فتح پا گیا اور کسیلہ کو قتل و قاتل اٹھا پڑی۔ لشکر نے اسے گرفتار کر کے ہمارے بھارت فتح کے ساتھ مصر روانہ ہوا۔ خلافت مآب نے پہنچنے ہی کیلئے کو قتل کر دیا۔ اللہ اعلم بالصواب۔

شام میں خانہ جنگی : تاج الدولہ شمس الدین شام کے انتقال کے بعد اس کے دونوں بزرگوں رضوان اور دقاق میں خانہ جنگی کا باز اور گرم ہوتا ہوا دفاق دشمنی میں رہا تھا اور رضوان طلب میں رضوان نے اپنے صوبہ میں چند دن تک خلیفہ اسمعیلی کے نام کا قطعہ چڑھا تھا۔ مگر پھر خلافت عباسیہ کا قطعہ پڑھنے لگا۔

عباسیوں کا انطاکیہ پر قبضہ : بیت المقدس کی حکومت پر تاج الدولہ شمس نے امیر عمر بن ادریس ترکمانی کو مامور کیا تھا۔ اس کے بعد ۵۰۰ھ میں عیسائیوں نے ملک شام کی طرف قدم بڑھانے میں اسی کی سرمدہ و دی کی جماعت، فتورہ و قطیفہ پہنچی اور اس کے قلعے کو محصور کیا۔ دایہ و قطیفہ اس خیال سے کہ عیسائی کو سرمدہ کی سے اور امرا و سچو تو ترک و دایہ شام کے قلعے میں پڑ جائیں۔ عیسائی کو سرمدہ و دی کو اپنے ملک سے راہ دے دی۔ چنانچہ عیسائیوں نے پہلے انطاکیہ پر قبضہ کر لیا

شروع کی اور اسے باغیوں سے نہ لار سلجھتی کے قبضہ سے نکال لیا۔ باغیان اٹالی کو حریف مقابل کے ہاضرے میں چھوڑ کر  
جھاٹ نکلا۔ کسی فرقے نے اٹالہ راہ میں مار مارا اور سرائیگر عیسائیوں کے پاس اٹالی لے آئے۔ اس واقعہ سے فکرمند شام پر  
عیسائیوں کے دھرم و ادب کا تحقیر کیا اور اس کے سرداروں کی آنکھوں میں آنکھ نہایت کی تصویریں بکھرنے لگیں۔

عیسائیوں کا محض اور غلہ پر قبضہ اور نریو والی مصل فوجیں تربت کر کے نیسائی کر دینہ دن سے بدل لینے کے  
لے لکھا اور سرحد واپس چلے کر پڑاؤ والا دفاع بن گئیں مسلمان بن و افق طغنائیں اس یک والی جسم اور دانی بخارنے کی آ کر پڑا  
کے پاس پہنچے ہوئے کر و نواح کے تہوں اور عربوں کو کچ کر فوجیں آ راستہ تھیں اور اٹالی پر عیسائیوں کے تیرہ یوم قبضہ کرنے  
کے بعد اٹالی کے چلانے کے لے کوچ کیا۔ عیسائیوں نے بھی چاروں طرف سے عیسائی تاجروں کو جمع کر لیا تھا۔ یورپ کے  
بڑے بڑے بادشاہ اس جنگ میں شریک تھے۔ ان سب کا سرور ہینچہ مانی ایک عیسائی بادشاہ تھا۔ عسا کہ اسلام پر عیسائی  
فوجوں سے صف آرمانی کی نوبت آئی سخت خونریزی کے بعد مسلمانوں کو شکست ہوئی چاروں مسلمانوں کو عیسائی  
کر وینڈروں نے قتل کیا اور دن کے لگھڑا کر پڑاؤ پر قبضہ کر کے محرقہ عثمان کی جانب بڑھے ایک مدت تک اس پر محاصرہ سے  
رہے۔ بالآخر اس کے اموان و انصار راہی کامیابی سے ناسد ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ تقریباً آپ کے لاکھ مسلمان کام آئے  
اور ان مہارت شیردہانہ تر عیسائیوں سے مصالحت کر لی۔ اس مصالحت کے بعد عیسائیوں نے محض کو جائیگھرا۔ پتار  
الحدود نے شہر کو اپنے حریف محاصرہ کے پردہ کے سٹل کر لی پھر ان عیسائیوں نے غلہ پر قبضہ کر کا محاصرہ کیا۔ دروں کے قتل و برا  
ترکی اسلامی فوج متبرکہ کو دے دے جو سے مصائب کا سامنا کرنا پڑا اٹالی قریب و قریب سے باہر ہیں۔

افضل بن بدر جمالی کا بیت المقدس پر قبضہ ۱۱۰۱ء شوب زندہ میں اہل مصر و سلجوقی اور ترکوں کے زیر کرنے کا  
ثبوت ہے۔ ہمارے دربار خلافت افضل بن بدر تعالیٰ کو جس سرب کے بیت المقدس کے واپس لپٹنے کے لئے روانہ ہوا اور سفر  
تیم کرنا بیت المقدس پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ بیت المقدس میں ان دنوں عثمان اور ایلخان کی پھر ان اترق کو اس کا نتیجہ  
یا قوی اور برادر پکارا اور سوچا سوچا سوچا تھا۔ افضل نے چالیس ہفتے تک بیت المقدس کے فتح کرنے کو نصب کر آئی تھیں  
تقریباً چالیس روز محاصرہ کئے رہا۔ اس کے بعد ۱۱۰۱ء میں ایمان کے ساتھ فتح کر لیا۔ افضل نے فتح پائی کے بعد عثمان  
ایلخان کی اور ان لوگوں کے ساتھ ایمان کے ساتھ تھے ایسے برتاؤ کئے اور ان کو چلے جانے کی اجازت دی۔ کسی قسم کی ان سے  
مزاہمت نہ کی۔ پس عثمان شہر اپنا چلا گیا اور ایلخان نے عراق کا راستہ جاننا ان ٹوکن کی دو آگئی سے بعد فوج نے بد و عین  
تمام بیت المقدس پر قبضہ کر کے اپنے آخر شوق کو بھجایا اور فتح کا منظر اٹکے ہوئے مصر کی جانب واپس آیا۔

بیت المقدس پر عیسائیوں کا ۱۱۰۱ء بارہ قبضہ اس عارضی فتح پائی کے بعد عیسائی کر وینڈروں نے بیت المقدس کا قصد  
کیا۔ چالیس روز تک محاصرہ کئے رہے۔ قدر ممکن فوجیں چاروں طرف سے نصب کیں شہر چاروں اطراف پر محاصرہ کر کے فوجوں سے  
۱۱۰۱ء کے بارے میں پتہ نہیں ہے۔ جس پر آتش بازی کا کوئی اثر نہیں پہنچتا تھا۔ لڑنے بھڑنے عثمانی جانب سے بیت المقدس میں  
جہد سات دن و شب ۱۱۰۱ء کے تمام دن کے کو بڑی روٹی تھی۔ تیس پڑے بہتر عام خونریزی اور شکست و خون کا ہنگامہ گرم  
اور جاری رہا مسلمانوں نے شراب و لذت و طبع السلام میں جا کر غافل ہو گئے تھے کہ دیاں چاہیے تھے کہ شاید اب خونریزی اور قتل

تہم نکال جائیں گے۔ مگر ان کے عمل و سیدوں کو وہ بھی ہوا نہ ملے۔ عیسائی فوجوں نے پیچھے ہٹ کر اذن دی اور جب انہوں نے دروازہ کھولا تو قتل کرنے کے سیدھے افسر اور صحرا میں ستر ہزار مسلمان شہید کئے گئے۔ سچا قصہ کی چٹھیس قدرتی جو تین عین ہزار اور پچھ سو سو ہزار آدمی کی تھیں اور یہ خود غزنی (جو ذرا بعد میں چالکس دہلی شائی تھا) اور ایک سو پچاسی تھیں۔ اسی وقت ایسے۔ اسی کے ہاتھ اور نالہ و نالہ ہو رہا تھا اور پختی پختی مسلمان نوٹ گئے جو شہر سے باہر تھے۔ بقیہ الیخ جو اس نام خود جن کی سے نکال گئے۔ وہ بھائی پریشان کر پائے، اعلان بغداد پہنچے اور ان صدر نب کو با تفصیل بیان کیا۔ جو اسلام اور مسلمانوں پر بیت المقدی اور سرزمین نہ تہم تھا جس حکارت کرنی اور تہہ ہونے کے گڑھے تھے خلافت نہ تہم نے سربرہ و رورہ علماء کے ایک گروہ کو سلطان پر کیا اور قی اور نئے بھائیوں کو اور سحر کے پاس جہاز پر جانے کی عرض سے بھجوا دی گئی اور کاروان مسلمانین تلخو قی میں باقی نزاعات اور مخالفت کا وجہ سے اس وقت باقی نہ رہی تھا کہ عیسائی کراستہ دول کے مقابلے میں حکومت و حمایتیہ اور بیت المقدی ہوا کی کے قبضہ سے نکالنے کی کوشش کرنے چاروں چار طرفہ و کاخ و کام، انہیں آیا۔

عسقلان اپنے کا محاصرہ و زبردستی و غفلت، غفلت میں بد و جوانی و میراثی نے بیت المقدی پر عیسائیوں کے قبضہ کا خبر پانہ دی جس سے راستہ کہیں اور روہائی کہ اس ستر دن کو بیت المقدی سے نکال باہر کرنے کے قصد سے مصر سے کرنی کیا۔ عیسائی فوجیں اپنی افسان کے لشکر سے تہہ ٹراہنے کے لئے دو عیس اور چار کھ ملکہ کے فوجیں پہنچ کر دیا۔ مصر ہی تنگ کا ایک کر دیا و کوق، مشر بہرہ و کاروان کے تنجان باغ میں چھپا۔ عیسائیوں نے آگ لگا دی۔ سب سے سب جل گئے اور تو تھرا کر باغ سے باہر نکلا۔ اے عیسائیوں نے بے درستی قتل کر دیا۔ اسی ہوئی ربا و اقد کے بعد عیسائی فوجیں صفحان کی طرف تو سحر اور پہنچے ہی محاصرہ کیا۔ جس پر ربا و بطورہ و ان جبکہ سہ و واقی ہو گئے۔







**خليفة آبري افضل سے کشیدگی:** ہم نو بہر بیان کر آئے ہیں کہ وزیر اسفلت افضل نے خلیفہ مسکن کی وفات کے بعد خلیفہ احمد بادشاہ کو ہمیشہ وقت گزرنے کا سن چکا ہوا تھا۔ تخت خلافت پر متمکن آیا۔ جب خلیفہ نے شوہر کو چھوڑا اور اس کی خدمت و سلطنت کو ایک گونہ استقامت و استقلال حاصل ہو گیا۔ اس وقت خلیفہ آبرو کو افضل کا یہ کام پیش پیش تھی۔ چنانچہ ان کو اور کرنے لگا۔ اپنے صہریوں سے وزیر اسفلت افضل کے قتل کی بابت مشورہ لیا۔ اس کا چارہ دیا گیا کہ ابھی چارہ اس کا دلی مہدی تھا۔ بلا خلاف تاج اب اس خلیفہ سے باز آگئے۔ یہ بہت بڑی ہمتی کی بات ہے ایک زمانہ دراز سے یہ اور کسی کا آپ ہم خدمت کی نیر خدی کر چکا ہے۔ جس وقت لوگوں کو یہ خبر معلوم ہو گی ان کے دل میں کیا کیا خیالات نہ پیدا ہوں گے۔ علاوہ یہ کہ اسے قتل کرنے سے جسے دشمنی اور نفرت کو خدائی وزارت پر درکار چاہئے۔ یہاں تک کہ اسے خدائی سے آپ نکلوا دیں۔ خلیفہ آبرو سے یہ کہنا تو سزاوارت ہے کہ بعد خلیفہ احمد نے یہ رائے دی کہ جو خداوند بن بھائی نے زور دیا ہے اس اہم کام کو انجام دیا جانا چاہئے۔ اب عبداللہ اس کا مستحق علیہ اور مصائب بھی ہے۔ وہی اس کا نام ہو بھی طبع انعام اسے جسے کاہر و دہائے دونوں کو دشمن کر دے گا۔ افضل کو قتل کر دینا اس کے چنانچہ خلیفہ آبرو نے ابو مہر اللہ سے اپنے کسی برائے خلافت میں طلب کرنے وزیر اسفلت کے قتل کر دینے کی خواہش ظاہر کی اور عہد وزارت پر قہر کرنے کا وعدہ کیا۔ ابو مہر اللہ نے اس شخص کو وزیر اسفلت کے قتل پر مامور کیا جنہوں نے اسے مصر میں اس وقت قتل کیا جبکہ وہ اپنی سواروں کے ساتھ مصر سے قہر و جہاد تھا۔ یہ واقعہ ۱۱۷۵ء کا ہے۔

**وزیر اسفلت افضل کا قتل عام:** وزیر اسفلت افضل سب دستور پر عمل کے دن کاہر و دہائے کے خزانہ اسلاب کو انعام و انعام تسلیم کرنے کی غرض سے چار ہاتھ خدام اور فوج کی سخت طاقت اور قضا تاجیکوں کے انڈو و حامی بن بچہ سے گردنہ گردنہ کثرت سے انہر و فوج۔ وزیر اسفلت کو جس سے شکوت ہوئی گم و یا کر دے دے ساتھ کوئی شخص نہ آئے کل فوج ہم سے اس قدر باطل ہیں کہ وہ بددلت ملک گرد و غبار نہ بچنے سکے۔ چنانچہ فوج پیچھے روٹی اور آپ آئے جو کیا۔ وہ بھی جن کو ابو مہر اللہ نے اس کے قتل پر۔ سو کیا قتل ایک جہت سے نکل کر وزیر اسفلت کی طرف اپنے ایک نے توار پھان دوسرے نے نیزہ مارا۔ دشمنی یہ کر گھون سے نہ زخمی پر آ رہا۔ فوجوں نے ہمارے کی دشمنی کی۔ لیکن اس میں انہیں خاموشی ہوئی نظر آئی تو خوب دشمنی کر لی۔ وزیر اسفلت جس سرے وزارت میں تھا کہ کیا کیا۔ اس وقت اس میں کچھ دہائی تھا۔ خلیفہ آبرو عیادت کو آیا۔ ریافت کیا "تمہارا خزانہ کیا ہے" عرض کیا "جس قدر دیر انعام بنی ہوئے ہے۔ اسے ابو اسمن بن سہارہ ہے" (یہ شخص طلب کا رہنے والا تھا اور اس کا باب کاہر و دہائے کا قاضی تھا) اور جو دنیہ ہے اسے بچے گی اور کف ہے۔"

**افضل کا خزانہ:** جس دن افضل اپنی وزارت کا خزانہ ہوا اس سال پور کر کے واقعی اعلیٰ کو فیکٹ پر کر رہی ایک ہر دم ہوا تو خلیفہ آبرو نے اس کے دل و ہاتھ اور خزانہ کی پور سے حیرت سے گرائی کہ۔ جو پورہ جوڑے ہر شخص کے بچاں پر ہوا۔ وہ دہائی نے ایک ایک کے دشمنی کی پور سے بھڑکائی کہہ دئی کہ وہ سب بھڑکائی خدائی طرح طرح کی خدائی وار پورہ پورہ ہوا۔ اس کے خزانہ سب میں خدائی قتل اور وہ بھی کے کھڑوں کا ایک منصوبہ چھاڑا تھا۔ اس پر جانور جی جی ہوئی تھی چھاڑ کا ایک دشمن (بھٹ بھٹ) بچہ دے تھا۔ جس کا وزن ایک پورہ اس کا تھا اور اس نے چاہا کہ ان وقت میں سزاوارت ہو جائے۔ اسے نہ بچے اور نہ بچے۔ اور نہ بچے۔ اور نہ بچے۔



کو بھی نہ زنجیر دے کیا۔ تمام واقعات بعض کے خلیفہ مرنے کی وجہ سے ختم ہو گئے اور بعض نے سبیل پر چل جانا۔

خلیفہ امر کا نقل غلیظہ مرے اپنی ذہنیت غریبہ میں نہ پایا تھا۔ مگر اس نے باوجود اس کی کاغذ وہاں تھا۔ غریبہ نے کہ دلی کو شہر بھی نہ رہا تھا۔ کئی عراقی جے نہ کاٹھہ کر کے تھا۔ پھر رک جاتا تھا۔ طبعیت سوزاں پائی تھی اور راضا علی بھی کہ آیا رہا تھا۔ ان میں سے دو شہر ہیں۔

اقتصادی و اجتماعی مسائل

الانجيلي

معدنی نیکی و امانت

**منهجي الكيخود الممدل**

”مجھے نہ کسی سے کوئی قصہ ہے اور نہ جس کسی سے ذرا حسرت ہو گئی ہے۔ اپنے گناہ کے درویشوں (۱۱۱) ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میرا دل میرا دل ہے۔“

فرق نہ کیا انفراس کے قتل کا قصہ کیا ترانا تھا۔ لیکن واقعہ جو مذکور ہے اس سے کچھ جدا تھا۔ چند دن بعد ان کے سے  
ہاں آدیسوں نے ایک مکان میں کچھ دوکانوں کے ساتھ ایک بڑا طویل آسماندار اور گرد و پیش طرف چارہ تھا۔ اس  
جلی پر تے جو کڑا کڑا۔ جو 2 مرد اور مسر کے رہن تھے۔ ان دسوں نے اس کو اس کی طرف مٹی۔ اسے بڑھ کر انکار کر دیا  
چھپ گئے۔ اس وقت ضیاء سر جلی پر تے تھے۔ مٹی، دلی آمد۔ بڑھ کر مٹی پر چلا اور کھول کر مٹی پر ڈھک کر انکار کیا۔ اس  
کے ساتھ بڑھ کر ہاتھ ہاتھ میں قتل کر لیا۔ یہ واقعہ 1922ء کا ہے۔ سارے تیس برس ظلمت کی۔ چوتیس برس کی عمر  
جلی پر قتل ہو کر فریاد نہ ہو سکا اس کے دوزخ میں جس جگہ کو کھن کے تھے: اب وہ اس وقت تک ابھرا کر نکلتا۔

خلیفہ فخر آفر کی وصیت کے بعد خلیفہ آفر نے وفات پائی جو کہ اس کی وفات کے بعد تھی۔ اس وقت اس نے چوتھے بیٹے کیون عبد المجید بن اسیر کو قائم بنی خلیفہ مستنصر بادشاہ بنائے۔ جسے چھ مہینے کے بعد وصیت کی تھی کہ میری بیوی کو صلہ ہے۔ میں نے کونسل کے اراکین سے کہا کہ اس کے محلے کے لوگ کاہنہ اس کا میرے بعد وصیت خلافت پر مستحق کیا جائے اور بیویوں عبد المجید اس کی جگہ بنی اور وفات کرنا ہے۔

ذیوالمکرمین امیر المجید الخلیفہ العالیؒ نے فرمایا: "میں نے اپنے ہاتھوں سے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اب خلیفہ کے پیروں سے یہ سب کچھ جاری رہے گا۔" خلیفہ نے فرمایا: "میں نے اپنے ہاتھوں سے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اب خلیفہ کے پیروں سے یہ سب کچھ جاری رہے گا۔"

**ایٹلی کی وزارت:** اس وقت یہ امر نے جاگیا کہ علیہ ذوات خیر و صالحین کو عزت کیا جئے۔ وہ اس نے اپنے  
 بہرہ مندوں کو حکایت کی، و انظار میں دو امر انظار کو کیا۔ اس بار غرض میں سب سے جاسمہ رضویہ ان غرض  
 نے اپنے خاتمہ جو صراحتاً صراحتاً کہ وہ انظار میں تھے۔ ایٹلی میں ان غرض میں سب سے جاسمہ رضویہ ان غرض





مواہدوں کو بھی کوچہ مشا و رضوان کی طاقت اور اس کے برعکس نظر کرنے کی تحریک کرنے اور ترغیب دینے پر موزع فرمایا۔ رضوان کے کان تک پہنچیں اور ان کے دل میں سے یہ خوف جان بھاگ بھاگ نکل جائے اور ان کے دل میں سے اس کے گلہ ہر ایک اور جہت لپٹا۔ غلیظہ و فحش و بے حرکت کو بابت آجائے اور وہ فرمایا۔ کچھ اس قدر مت گزری سے بچ گیا تھا۔ اسے نصرت خلافت میں واصل فرمایا۔

رضوان کی گرفتاری رضوان کا یہ وہ نکل کر شام کی طرف ترسوا سے مدد طلب کرنے اور وہاں سے تھا۔ وہاں سے ہمارے ایک دوست نے خبر دی کہ وہاں سے شام کی ایک شخص تھا۔ ہر اس کا سہرا عیادہ و معتبہ خیر خواہ تھا۔ طویل طائفہ کے اس سے مطلع ہو کر کہ رضوان فرسوں سے مدد حاصل کرنے شام چلا جائے۔ ہر اس نے خبر دی کہ وہاں سے وہاں کے اس نے سہرا چھوڑ دیا۔ ہر اس نے خبر دی کہ وہاں سے وہاں کے اس نے سہرا چھوڑ دیا۔ ہر اس نے خبر دی کہ وہاں سے وہاں کے اس نے سہرا چھوڑ دیا۔

رضوان کا قتل قتل ہونے میں اور رضوان کا یہ وہ نکل کر شام کی طرف ترسوا سے مدد طلب کرنے اور وہاں سے تھا۔ وہاں سے ہمارے ایک دوست نے خبر دی کہ وہاں سے شام کی ایک شخص تھا۔ ہر اس کا سہرا عیادہ و معتبہ خیر خواہ تھا۔ طویل طائفہ کے اس سے مطلع ہو کر کہ رضوان فرسوں سے مدد حاصل کرنے شام چلا جائے۔ ہر اس نے خبر دی کہ وہاں سے وہاں کے اس نے سہرا چھوڑ دیا۔ ہر اس نے خبر دی کہ وہاں سے وہاں کے اس نے سہرا چھوڑ دیا۔ ہر اس نے خبر دی کہ وہاں سے وہاں کے اس نے سہرا چھوڑ دیا۔



اس نے سامنے کھینچی۔ چلی گئی جہاں تھا کر کر رہا تھا اور خلیفہ ظافر نے ہتکارہ جاسا۔ اٹھایا دیواریات سے خلیفہ ظافر کو زبردستی اس وقت پروردگار کی اور حضرت پید ہوئی مگر روز پر اسطقت پر اور خلیفہ ظافر کو اٹھائی گئی ہتکارہ جاسا اور اپنے قرائن طبعی کو نہایت ڈالی و غرض اسوئی سے انجام دیا کہ ایک مرتبہ چند لوگوں سے جو خلیفہ ظافر کی خدمت میں رہا کرتے تھے وہ اسطقت کو کھلی کا قصد کیا اور اسطقت کو کسی ذریعہ سے اسکی نگرانی کی۔ اسی وقت سب کو گرفتار کر کے قتل میں ڈالی دیا اور ان میں سے ایک کو وہ کوئلہ کرالیا۔ خلیفہ ظافر نے دم نہ مارا۔ اسی کے زمانہ وزارت میں مسلمانان برہمہ انہوں نے چلے جائے کی۔ اس سے مسلمانان کے بچانے کے لئے اکثر اوقات فوجیں روانہ کیں۔ آلات حرب اور مدد و لہر بھیجا دیا۔ مگر یہاں حالہ دوروں کے مسلمانان پر چند فوجیں بھی لیا۔ جس سے دولت خوی کی کڑوری بڑھ گئی اور عوام الناس کے خیالات اس کی طرف مائل ہوئے۔

عباس بن ابوالفتح عیسیٰ بن ابوالفتح کی جو وزیر اسطقت مادل کا بیٹا تھا اور خلیفہ ظافر کی بہت بختی تھی۔ عباس کو کھلی کے خلاف میں شب کو بھی خبر تھا۔ اس کا بیٹا نصیر بن عیسیٰ خلیفہ ظافر نے اسے اپنے منصب پر دم بٹا دیا تھا۔ وہاں کیا جاتا ہے کہ خلیفہ ظافر سے بہت سی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ مادل نے عباس کو بھیجا کہ اپنے بیٹے نصیر کو خلیفہ ظافر کی صحبت میں آئے جانے اور ان سے خلافت پر کرنے سے منع کر۔ وہ عباس نے اس پر کچھ توجہ نہ کی۔ جب مادل نے نصیر کی دہلی بھاری مار عباس کو بھی سمجھا۔ یہ امر نصیر اور عباس کو خائف کر دیا۔ مادل کی طرف سے ان دونوں میں کھلی آگیا اس آغا میں یہاں میں نے مسلمانان پر فوج کشی کر دی۔ مادل نے فوجیں مرتب کر کے سامان جنگ اور آلات حرب کے ساتھ ہمیں میں ابوالفتح کو مسلمانان کی جانب روانہ ہونے کا حکم دیا۔

عادل بن سلاور کا قتل عباس نے خلیفہ ظافر کی خدمت میں حاضر ہو کر عادل کی فحاشیوں کا خلاصہ عرض کیا۔ اور تمام واقعات عرض کئے اتفاق وقت سے سراج الدولہ۔ سارہ بن محمد امیر شیرازی دربار خلافت میں موجود تھا۔ جو عباس کا دوست اور بہ خرافہ۔ اس نے عادل کو قتل کر ڈالنے کی رائے دی۔ خلیفہ ظافر اور عباس نے اس سے موافقت کی۔ عباس تو صحن فوج کے ہمیں چلا گیا اور وہ اپنے بیٹے نصیر کو عادل کے قتل کرنے کی ہدایت کر دیا۔ چنانچہ نصیر ایک گروہ کے ساتھ اپنی دہلی کے مکان میں آیا عادل اس وقت حور تھا۔ پہنچے علی عادل پر غور کیا اور کہا۔ عادل بستر خواب سے اٹھ چکا ہے نہ سکا۔ سو کا سوتا ہے گیا۔ اس کے بعد عباس بن فوج کے ہمیں سے واپس آیا اور خلیفہ ظافر کے لئے اس وقت کا مذکور کیا۔ یہ تمام حکمت سے اپنے قبضہ قدر در میں لے کر حکم دست کرنے لگا۔ اس مسلمانان کو اس وقت تک یہ نہیں کے ماسرے میں ایک مدت گزر چکی تھی اور اب تک وہ وہاں اس امید میں تھیں کہ وہ نصیر کی ہدایت سے جاتے تھے۔ مگر جب انہیں اس واقعہ کی خبر ہوئی اور وہ اس بار خلافت سے ناامید ہوئی تو انہوں نے صوفی عاسرے کے بعد شیر مسلمانان کو سبھا میں۔ کے خاتمہ روایہ یہ تمام واقعات مرقعہ میں ثبت آئے۔

خلیفہ ظافر کا قتل نصیر بن عباس جیسا کہ پہلے ذکر آئے ہیں۔ خلیفہ ظافر کا حکم تو اس اور شب و روز کا مصداق تھا اور

اگر کے لئے وہ جس میں نے منع کیا تھا۔ یہ کہ جس جہاں کہ چاہے اور زمین کے زمین مرقعہ

خلیفہ خاخر بھی اسے باہر کرنا تھا اور جب سے لوگوں کے خیالات اس کی طرف سے نہ بہہ رہے تھے جس کی وجہ سے آنا تھا کہنا تھا اس پر بھی سختی ہو کر رہی تھی۔ دوست اور فریاد تھا۔ ان افراد میں اور لوگوں کے خیالات سے صدمہ پہنچتا تھا۔ اس پر ایک دفعہ وہ جس سے نصیحت کی بات تو ان کے خیالات خاخر کر کے کہنے لگا۔ اگر تم خلیفہ خاخر کا خاخر کرو۔ تو اس تک ومار سے تمہیں عبادت ملے گی۔ تو یہ تو حق ہے کہ تمہیں یہ پر لازم رہے گا۔ عباس نے اپنے بیٹے نصیر کو اس کی بددعا کی اور مخالف وضع فطرت افعال کے اور طالب پر ابھرا کیا۔ لوگوں کے خیالات اور ان کی سرکھین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر تم خلیفہ خاخر تو ہی میرے قتل نرا اور تو نہ رہے۔ ان سے یہ امر اسے جانے کا اور دنیا سے تک وگ کیا کچھ نہیں گئے۔ وہی گفت و شنید سے نصیر کے دل میں بھی غیرت نے جوش مارا۔ دولت کے جانے سے خلیفہ خاخر کو اپنے مکان پر بلا بھیجا اور جب وہ صحرانوردی سے نصیر کے مکان میں آ گیا تو نصیر نے اسے مع ان لوگوں کے جو اس کے ساتھ تھے قتل کر کے اسی مکان میں دفن کر دیے۔ یہ واقعہ تاریخ ۱۹۵۹ء کا ہے۔

خلیفہ خاخر کے بھائیوں کا قتل خلیفہ خاخر کے قتل کے دوسرے دن میں قصر خلافت میں کیا۔ وہاں خلافت سے خلیفہ خاخر کو دریافت کیا۔ ان کو تو سنا ہے۔ میں ظاہر کیا۔ عباس نے کئی مرتبے خلافت سے جو اس نے سر جمع کی وہاں خلافت خلیفہ خاخر نے کہا میں جو کچھ اور جبریل کے پاس تھے اور خلیفہ خاخر کے سوار اور کھیر کے مکان پر جانے اور جبریل کے آنے کا حال بتایا۔ صوف اور تہ کیلے کہ اس واقعہ کو تم دیکھ چکے ہو۔ وہاں خلافت سے جان کر وہاں جبریل کے دوسرے روز وہی جبریل میرے مکان میں آیا۔ اس کو تو سنا ہے جان کیا کہ خلیفہ خاخر اور آپ کے بیٹے نصیر کے مکان پر تھے اور جبریل اس سے اور بھی نصیحت آئے جس کو اس خبر کے سننے سے سخت صدمہ پیدا ہو کر ضبط کر کے کہنے لگا۔ علوم ہو چکے ہیں کہ خلیفہ خاخر کے دونوں بھائی جوسف اور جبریل اس وقت قتل میں اور کئی میں۔ اڑش نئے ہوئے ہیں۔ یہ کہہ کر اپنے خادم کی طرف متوجہ ہوا اور اسی وقت ان دونوں بھائیوں کو قتل کرمانے کا حکم دیا۔ جو ایسا یہ دونوں اجل رسید و پہنچے ذوالحجہ ۱۹۵۹ء کے۔ ان کے ساتھ عباس کے چھ بیٹے تھے۔ ان کے دونوں بھائیوں کو قتل کر دیا۔

ابو القاسم یحییٰ القاتر بنصر اللہ ۱۹۵۹ء تا ۱۹۵۹ء ان لوگوں کے قتل سے فارغ ہو کر خلیفہ خاخر کے بیٹے ابو القاسم یحییٰ کو کئی مرتبے خلافت سے طلب کر کے کہنے لگے۔ میرے بھائی اور خلیفہ خلافت پر لا رہے ہو۔ اسی وقت اس کی عمر تقریباً پانچ سال و اس سے کچھ زیادہ تھی۔ سب سے پہلے عباس نے ابو القاسم کی امداد کی نصیحت کی۔ نہ رگزوان اور القاتر بنصر اللہ کا لقب دیا۔ عباس کو کھلیے کا سونچ کر دیا۔ جہاں مال و حساب و خبر تھی نصیر خلافت میں تھا۔ سب کا سب اپنے مکان پر رہتا تھا۔ جس وقت عباس خلیفہ خاخر کے دونوں بیٹوں کو قتل کر کے باہر لگا تو حضور کی اشیاء دیکھ کر اہل حق و متواضع اور پختہ انداز کا دھڑکنا شروع ہو کر رہا۔

عباس بن ابو القاتر کا خاخر خلیفہ خاخر اور اس کے دونوں بیٹوں کے قتل کے جانے کے بعد نصیر خلافت کی نیکیاں سے مطالبہ کرنے لگا۔ یہ واقعہ لکھ بیچے خلافت ان دونوں ائمہ میں اور نصیر کا وہاں تھا۔ اسی اثنا میں اسے چھ بیٹے لگی کر ان کی واقعات کی وجہ سے لوگوں میں عباس کی طرف سے عداوت اور بدولی پیدا ہوئی ہے۔ جس واقعہ سے تو میں مرعوب کر کے قاتل ہو



کئی دن کے لئے قہر یا کڑواہٹ۔ فیضانِ کرب کے ماحول میں۔ ذی شہادت کی جھوٹی تحریر کی چند نچوٹیں کاغذ سے شہر سے  
 میں ملے ہیں کچھ لکھنؤ کی۔ شہر کے جواب دہانگروں کی بھی سزا کا نام ہے۔ یہاں پر ان کے لئے تو قیام ہے چاہے وہ کون سا ظلم  
 کا شکار ہو کر کیا مبینی ہو یا اس کے اپنے سے جدا ہو گیا۔ ان کے مددگروں میں انھیں مدد ملے۔ مطلقاً خود مدد کرنے کا نام ہے  
 اس کی کوئی تمسک نہ ہو۔ کچھ دن کے قبل سے ۹۹ میں جو میں نکال رہا۔

خلیفہ قاضی کا انتقال : لاہور کے عظیم الشان خلیفہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے وفات پائی۔

[illegible][illegible]

زور یکہ میں صنایع کی وزارت نے جدید وزارت ماحولی کر کے غیلہ عاظمیٰ اہلالت سے اپنے باپ کے  
کا کواں ٹاٹھ خاندانی پھوچی امیرانہ تمام اللہ اور احلا خیرہ والی کوہراے سوت دلی اور حکومت و صنعت کا نظم دیکھ کر  
کہا ہے تجھے ہر شہر اور دلی مہدی کے معزولی پر کس کو۔ شاد نہایت چاندک اور۔ نہ ماکو کر کہا کرتا تھا کہ میں اسے  
مذہب کوست۔ نے راجست مچھتر اور میں سے معزولی بھی نہ کر سکا۔ سارٹانے الخیا باتوں نے نظر کو کے شاد سے جھیر جھانڈ  
کرنے کی زوریکہ کہدایت کی تھی۔ معزوریکہ نے مطلق نہیں نہ کیا۔ شادورنی معزولی کا حکم بھی دیہ اور اس کی جگہ امیرمن و اللہ  
میدہ کا نہ کہ معزور کیا۔ شاد کو اس سے سخت برا فرق نکلی۔ فی۔ تو میں اس جگہ کر کے کاہرہ کی طرف بڑھ۔

زوریک کا خاتمہ۔ زوریک، گولس کی غیر ملکی قومی اتحاد کی طاقت اپنے ممکنہ زور کو اپنے چند غلاموں کے ساتھ کسی قدر ہنسنا سہاب نے گمراہی میں لے کر اٹل بن کر۔ کوچ و تواریز سے ہوا عقیدہ پہچان اتفاق سے اسے نصیب کیا۔ اس نے زوریک کو گرفتار کر لیا اور پاپ زنجیر شاہ کی خدمت میں لے کر حاضر کر دیا۔ شاہ نے اسے نور دے کے بھائی کو کھلم کھرا کر دیا۔ چند روز بعد زوریک نے ٹیبل سے ٹکل چائے کا قصد کیا۔ زوریک کے بھائی نے شاہ تک یہ خبر پہنچی دی۔ شاہ نے زوریک، گولس کی وزارت کے ایب برگر جیسا کہ اس کے پاس کی وزارت کے نوچر مال قلم قرار دے۔

شہر اور کی وزارت۔ **حقوق و شہاد** مظہر و حضور قادیانہ میں داخل ہوا۔ حیدر علی کے مکان پر جا کر اتر اس کے ہمراہ اس کے بچے مل گئے اور اس کا دل مگن ہے۔ دارالوزارت پر شہاد کے قاضی جو بچے لے کر آئے وہیں حضور انور وزارت شہاد کے حوالہ کر دیا۔ انہیں انچوٹی کا خطاب دیا گیا۔ نئی نزدیکی سے ملنے واسباب اور حکومت پر قبضہ کر لینے کی اجازت دے دی۔ پتہ چھ شہاد کے نئی نزدیکی سے ملنے واسباب اور حکومت اور خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ جبکہ جانیانے قیوب و لکھتہ خزانہ دارانہ دست ملے کے وقت تک بڑھائے۔ اراکین وزارت کو ان وقت اور حصے دیئے۔

[illegible]

شاہ اور سلطان نور الدین زنگی شہزاد نے شام پہنچ کر انکے عادل سلطان نور الدین محمود زنگی کی شرف حضور میں پیش  
میں حاصل کی۔ اپنی سرفروست بیان کر کے راد کا خواہست کا رد اور شرذکوں کو کہ یہ خاں محمود وراثت پر ہرستور غلط ہے  
ہے گا تو اسراہٹ کی جاگیروں کے ساتھ ایک سحر کے تین چار حصے پر دولت خود کا بقیہ مسلم ہو جائے۔ شہزادہ سلطان نور  
الدین محمود کو فتح کا اصرار ملی تو اس واقعہ کو کہ شہزادہ سلطان نور الدین محمود کی خدمت میں تاج بہ سبیل ہم حسب موقع تحریر

**شاد و رکی بھائی:** سید الدین شیراز کو دروغی سے بھرا طعن تو عالم بن گوارا ہی خیال سے گوید: اس مردی عیسائی فریسی و ہندو عیسائی کو کہہ دے کہ میں نے تم کو نہیں دیکھا ہے۔ یہ تو ایک عیسائی کی حرکت ہے۔ اہل حق شیراز اور سارے اہل حق مصر پہنچ کر تمہیں مسیحا پاؤ گے۔ اس امر میں یہ مندر فرمالہ ہیں: اس امر پر کہ اہل حق تمام عیسوی فرج کے لئے شیراز کی طرف آئے ہیں۔ وہیں تکست و شش دہائی ہو فرنی ہو پال۔ اور اس امر پر کہ تو حق کرتا ہے: اجماع ہے کہ اس طرف جاتے۔ یہ اس امر پر ہے کہ عیسویوں کے خلاف ضرورت ہے۔ دروش بنی بھی۔ انکار اور انکار میں اس عام ہے۔ وہی ہائی کر کہہ کر لے سکے۔ شیراز کو فرج لان یہ ہیں اس کے ساتھ۔ منظر و قیام و عیسیٰ و اعلیٰ۔ اس طریقہ عام پر ان کو ان کی توجہ کر لی جائے گی۔ عیسویوں کے قریب ہوں۔ وہ وہاں سب آئیں گے۔ وہیں میں اس امر پر غور کیا کرتا ہوں کہ: اے شاد و رکی، میں جب دروغ دہائی تو فرج لایا۔ اجماع۔ دیکھ تو کیا پاس ہے۔ اس سید الدین شیراز کو حق و حقیقت شروع کر دو۔ شیراز چاہے جو بات کے باعث اس میں لڑنے لگے۔

شیر کو دور شاہد کی جنگ: شیر کو، سر سے شامہ اویں اُنرا ایک مدت تک دارالہدیٰ محمود کی خدمت میں حاضر رہا۔ ۱۹۲۱ء میں دارالہدیٰ محمود سے مصر پر کوئی شہر کی اجازت طلب کی۔ گو وہ اپنی حکومت سے اجازت دی پناہیہ شیر کو کو فوجیں رخصت کر دیا۔ تاہم سر سے شامہ نے فوج و قوت کو ترک کر دیا اور عیسائی کمانڈر، سر گورڈن (جی۔ بی۔ ہنری) کی قیادت میں گریا۔ دریا کے کنارے پہلی سال کے بعد سر کے شہر میں قیام کیا۔ یہاں پر سر سے شامہ مصر، کوخا گیا اور قیام کیا۔ سر سے شامہ نے یہاں سے دو سال تک رہا۔ اس کی قیام کو کبھی سر سے شامہ کو، ان کے ساتھ سر سے شامہ کے مقابلے پر لڑا۔ شامہ صید کی اور ان کی بیوی کی پرکھت ہوئی۔ پہلے شیر کو کو صید کیا اور عیسائیوں کی حکومت سے لڑا دیا۔ انہیں پھر اپنے دلی کو مضبوط کر کے قیام کیا۔ یہاں تک کہ سر سے شامہ کی بیوی کو، ان کے ساتھ شامہ اور شامہ کی بیوی کی بیوی۔ مصر کی اور عیسائی فوجوں کو شکست دے دی۔

شیر کو کاغذ مستند در پرہیز بقصر شیر کوہ سے اس کا مسوایی نہ بعد اسکند۔ یہی طرف قدرہ چاہو۔ اہل اسکندریہ نے ان کو مل کر کے شیر کوہ شیر کوہ سے نوالہ کر دیا۔ شیر کوہ نے اپنے بھائی خیم الدین سے یہ کہے کہ میں ملا علی ابن ابی کھلدیہ کا نام و مقرر کر کے عہدہ پر رکھا۔ کیا معمری اور ہرین کی اسیر یا کر ایچہ اپنی نو جوان و کام و دیر میچ اور آہستہ کر کے اس کا کہنی نسبت کوہ میں لے گئے کہ نے اسکندریہ کی جانب سے اور اسکندریہ پر چڑھنے کی صورت میں کھلدیہ کا کاغذ کر دیا۔ شیر کوہ اس کی نام بھی تو اس نے عہدہ اسکندریہ کی طرف اپنا تختہ ملا علی الدین کی حمایت کے لئے کھج دیا۔ ان واقعات کے آثار بھی تھے۔ کہ یہ قومیں میں داخل ترکمانوں نے وہ زمانہ جنگ سے بچے ہوئے ترکمانوں کو دیا۔ یہ شیر کوہ نے ولی قلعہ املاشیں کیا تھا کہ معمر بن ابی صیاحوں نے حمایت کا نام بھی۔ اس دیکھام نے بعد شیر کوہ نے اسکندریہ کو ان کے حوالہ کر دیا۔





کے تمام چلا گیا۔

میر تقی میر صلاح الدین میر میں خلیفہ خاندان کی وزارت کا کام بھی کر رہے تھے۔ اسے سلطان نور الدین محمود غزنوی کے دربار میں بھی تعلق تھا۔ اس کی طرف سے صلاح الدین میر میں ایک نائب کے بطور بٹا تھا۔ نور الدین اپنے امیر چہ سالار کے خطاب سے یاد کرتا تھا۔ دوسری کتاب میں اس کا نام لکھنے کا بجائے امیر چہ سالار و جمیع امراء غریبہ پنجاب و مصر کے تحریر کرنے پر اکتفا کرتا تھا۔ وزیر صلاح الدین تمام امیر و مصلحت کے ساتھ دینیہ کرنے کے اقتیادات اپنے بھتیجہ اور بیٹے کے گھر اور خلیفہ مند کے قوالے عکرائی تکرور و مشغول ہوتے تھے۔ مصر کے دارالجمہ زبور کو قوال مصر کے بٹے کا مکان اور وزیر قیاس قاضی کے امراء و بٹے کا گھر سر قیاس کر گیا۔ اسی طرح دارالعلوم کو بھی مصر کے امراء کے مالک کے گھر پر رہنا پڑا۔ عینی قیاس کو مصر کے گھر کے شاہی تعلیمات مقرر کیے اور اپنی طرف سے تمام کام مصر میں ایک ایک نائب مقرر کیا۔

جیسا سب کو لیا کا محاصرہ و مہیا: جس وقت اسلامہ بن شہر کوہ اسراؤں نے جو کے ساتھ مصر میں آ رہا اور عہدہ وزارت حاصل کر کے مصر کے ملک پر قابض و متصرف ہو گیا اور جیسا بنی سے ملک مصر خالی کر لیا۔ اس وقت جیسا بنی نے اپنی زیادتیوں پر اہمیت دینی۔ جو کچھ بطور خراج ان ملک مصر میں مناد تھا وہ بھی موقوف ہو گیا۔ طرہ یہ ہو کر ان کو بیت المقدس پر قبضہ کھینے میں بھی آئندہ خیرات کا خیال پیدا ہوا جیسا بنان سلطان اور انہوں کو یہ افہامات لکھ بھیجے اور ان سے امداد طلب کی۔ چنانچہ تھوڑے دن بعد جیسا بنی کا ایک عظیم تر وہ جیسا بنی شام کی ملک پر آ گیا۔ اس سے شام کے جیسا بنی کے خوشی ہو رہے تھے۔ سب کو لیا کا محاصرہ و مہیا کا آ کر محاصرہ کر لیا۔ و مہیا کی حکومت پر ان دنوں میں الخواص عکرائی ایک امیر باہر تھا۔ اس نے صلاح الدین کو اس سے مطلع کیا۔ صلاح الدین نے بہادری سے قراقرش کو ایک فوج کی اسفری کے ساتھ بھیجا۔ و مہیا گیا بد و نوران کیا خزانہ ملایا و اسباب اور بے شمار آلات حرب محنت کئے اس کے ساتھ ساتھ سلطان نور الدین محمود غزنوی سے بھی آئندہ ادب طلب کی جیسا بنی اور سوزن بنی کی جید سے مصر پر چھڑنے اور ان کو ہم پر نہ جانے کی سوزن بنی نے نور الدین محمود نے بھی دیکھ کر خود بخود فوج تھوڑی تھوڑی فوج میں مل و مہیا کی امداد اور روانہ کیس اور ان کی قوت تقسیم کرنے کے خیال سے خود بھی حائل شام سے حلا آمد ہوا اور اپنے نہ زور تلوں سے جیسا بنی کو شک کرنے لگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جیسا بنی کو دینے دینے گھبرا کر پچھلے ہی ہم کے بعد و مہیا سے محاصرہ اٹھایا۔ لوٹ کر ان شہر میں آئے قرائن و بران اور خراب پایا۔ خلیفہ مند نے اس کا مہیا بنی پر صلاح الدین کی بے حد مدد و خواہش کی۔ اس کے بعد صلاح الدین نے اپنے باپ نجم الدین اور اپنے تمام اصحاب و اصحاب کو شام سے مصر طلب کر لیا۔ خلیفہ خاندان کو لوگوں سے ہٹنے کے لئے یاد دہانی آؤ بھگت کی۔

صلاح الدین کے خلاف سازشیں: جس وقت صلاح الدین کا قدم استیصال کے ساتھ حکومت مصر پر جم گیا۔ جیسا بن میر اور بن کے تہ و انتہا بنی کے بے حد ناراضگی ہوئی۔ ان میں سے ایک کہ وہ جن میں میر شہر کا شہنشاہ القضاۃ بنی کا نائب امیر مصر و عبد السمیع کا نائب اور عمارہ بنی کی شاہی تھا صلاح الدین کے خلاف مشورہ کرنے کی غرض سے متفق ہوا۔ ان سب کا سر زور اور پیشوا ایک عمارہ بنی تھا۔ ان لوگوں نے بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے کیا کہ مصر کے ترکوں کو نکال دیا جائے۔ اس کے لئے جیسا بنی سے امداد لینا چاہئے اور اس صلہ میں مصر کے مال سے ان کا ایک حصہ مقرر کر دیا جائے۔ اس صلاح و مشورے میں سوزن بنی کا نام اور قهر خلافت کے خدام بھی شریک تھے۔ مومن الخوافی قهر خلافت کے خادموں کا سردار تھا۔

۱۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے مکان میں جہاں میرا ایک دوست  
عبداللہؓ کا مکان تھا وہاں کی ایک عورت نے میری بیوی سے کہا کہ میں نے اپنے مکان میں جہاں میرا ایک دوست

عبداللہؓ کا مکان تھا وہاں کی ایک عورت نے میری بیوی سے کہا کہ میں نے اپنے مکان میں جہاں میرا ایک دوست  
عبداللہؓ کا مکان تھا وہاں کی ایک عورت نے میری بیوی سے کہا کہ میں نے اپنے مکان میں جہاں میرا ایک دوست

عبداللہؓ کا مکان تھا وہاں کی ایک عورت نے میری بیوی سے کہا کہ میں نے اپنے مکان میں جہاں میرا ایک دوست  
عبداللہؓ کا مکان تھا وہاں کی ایک عورت نے میری بیوی سے کہا کہ میں نے اپنے مکان میں جہاں میرا ایک دوست

عبداللہؓ کا مکان تھا وہاں کی ایک عورت نے میری بیوی سے کہا کہ میں نے اپنے مکان میں جہاں میرا ایک دوست  
عبداللہؓ کا مکان تھا وہاں کی ایک عورت نے میری بیوی سے کہا کہ میں نے اپنے مکان میں جہاں میرا ایک دوست

عبداللہؓ کا مکان تھا وہاں کی ایک عورت نے میری بیوی سے کہا کہ میں نے اپنے مکان میں جہاں میرا ایک دوست  
عبداللہؓ کا مکان تھا وہاں کی ایک عورت نے میری بیوی سے کہا کہ میں نے اپنے مکان میں جہاں میرا ایک دوست

عبداللہؓ کا مکان تھا وہاں کی ایک عورت نے میری بیوی سے کہا کہ میں نے اپنے مکان میں جہاں میرا ایک دوست  
عبداللہؓ کا مکان تھا وہاں کی ایک عورت نے میری بیوی سے کہا کہ میں نے اپنے مکان میں جہاں میرا ایک دوست











تاریخ ہندوستان لکھنا۔

پشت پائی کو پہنچے۔ لیکن بے نیل مراد اہل ہوا جیہہ کہ آئندہ ہم تحریر کریں گے۔

جعفر بن علی کا قتل : اس واقعے کے بعد محمد بن یحییٰ مامری کی مدد میں جعفر سے ملک کو واپس لوٹا۔ جعفر نے وقت پر ملک اس حد تک بڑھا کہ محمد بن علی نے اسے لوگوں کو جعفر کے قتل پر مامور کر دیا جنہوں نے اس کے گھر میں گھس کر اسے قتل کر دیا۔

محمد بن علی : اس کے بعد محمد بن علی مصر چلا گیا۔ مزید باغیہ کے گل میں اترا۔ عزیر بادشاہ نے مال و املاک سے غنیمت پانچویں ایک مدت تک اس کی عزت و توقیر سے مصر میں قیام کیا۔ جس وقت لافول بن خزائن نے صدر حکومت حاکم اعراف میں طرابلس کو پہلے نے قبضہ سے نکال لیا۔ لہذا کوشش کی تو اس وقت ظیفہ حاکم نے فہمیں عرب راہ راستہ کرے طرابلس کی جانب روانہ ہوئی۔ اس کی سرداری کا کام محمد بن علی ہی کو سونپا گیا تھا۔ تمام ہندوستان پہنچ کر لایوں میں سے جو قرآن و احادیث کی خدمت میں کی جماعت متفرق و منتشر تھی، پھر واپس آ کر اس پر جمی غنیمتیں مل گئیں۔ ولفہ و اوت الاوص و من علیہا زکوٰۃ و الخیرات



میں ان نعروں کو پڑھے۔

الحمد لله بکلمته و تعالیٰ سمعہ المجد لا ینبہ ہا وسانہ طاع الاھنہ موافقہ لہاسی طہرنا  
لیعنہم عدد السیر و العصب و استہور و لا یامہ باطنہا اویاہی الذی عرفہ و عبادہ سبلی  
سفری ہدی الالباب و ہ الذی لا یسان عما عمل و اما الطیرہ الحکیمہ ! اما الذی ہدی عبادہ  
و استجب لخلق فی صر علی ہادی و محیی و احیی فی قصہ فی حقی و احمدہ فی حمض  
و عیر و ان علی صر علی و کعبہ و علی و صدہ ہما فی ہادی و احمدہ علی و الکعبہ علی  
انست و سبی فکانہی لا یحکو علی جہر الا و صدہ و لا عیر و الذی ابلیس علیہ اللہ لعنہ  
علی عمر و دام علی جہنہ و علی نہ سرج عبد عاکف و ہدی و سبی و الذی فہم الذی فہم

اس کے بعد کچھ کرتے۔ کچھ میں ادا کرتے۔ "مبھان رسی و رب العزہ تعالیٰ عہہ بصف الھالیموں"  
پڑھے پھر پڑھ کر کے میں "انہ علی" اور "ادراک ہذا" بندھ کر "کے سب میں" اور "زور و زور کے آئندہ میری جان کے  
دن" اور "سراور زور کے دن" جیڑ کا کافی آرام تھا۔ عرب طاق قی بنات کے لئے (یا پانی یا شل کی بجائے) کھڑکھڑائی  
کا کیا ہوا اور پچھلے دنوں کا حال تو یہ تھا کہ "انہ علی" کے سب میں "ادراک ہذا" کے سب میں "ادراک ہذا" کے سب میں  
جو شخص پر شک نہ آئے تھے۔ تو یہ کیا جائے اس کتاب میں انہی شخصوں کے مسائل اور کھڑکھڑائی کے لئے دوسرے کے  
حاضر میں تو یہ ہیں جس سے ان کا کذب کھنکھاتا اور زور و زور کی طرف ظاہر ہے۔

اس نعرہ کو کئی مرتبہ پڑھ کر اچھے خرافات اور بے ہودہ خیالات کا نام لے کر پھر کتاب و دیوبند کی مشہور روایات  
پڑھا۔ اور ہر دو مرتبہ پڑھ کر دیکھ کر حیرت میں آجوں کی پائی ہیں۔ جس کے لئے شروع سے سب میں "ادراک ہذا" کے سب میں  
ذہب عالمی میں تخلیق کیا ہے۔ قرآن و حدیث کی اور اس کی وجہ کی طرف توجہ کی ہے۔ اور اس کے لئے کہ جس نے یہ روایت کا دعویٰ  
کیا۔ وہی وہاں سے چھوٹے ساتھ اس لئے کیا اور وہ وہی کہنے لگے کہ وہ اپنے استغناء و کھنکھاتا میں توجہ نہ کر اور بعض نے  
میں تو یہ کیا کھنکھاتا کی طرف سے جھٹ پڑھ کر نہ کی ہے۔

یہی بن فرح کی روایت کی کہ کچھ بن فرح صاحب اس کے قتل کے بعد کفار بہادر اور ان مائل کرتے اس  
کے پاس گیا تھا۔ یہ ظاہر یا تھا کہ میرے چند میں اس وقت یہ کالہ کلمہ کیا ہے۔ "ادراک ہذا" کے سب میں کہ ہم اور قر  
آن کے ذہب کے پانچہ ہو جائیں آیت: "سب میں" کے سب میں وہ دیکھ کر کہہ لگے کہ "ادراک ہذا" کے سب میں کہ ہم اور قر  
(یہی بن فرح) کہتے کہ آپ یہ اپنے کو "کلمہ بن فرح" کے لقب سے خطاب کرتے تھے اور بعض کا خیال ہے کہ یہ از حد فرار و ج کا  
ذہب تھا۔ اور ظہر ذہب اس ذہب و شیخ اور اس کے بعض فی کلمہ سے کہ اس میں توجہ رکھانی والی کہنے اس کی  
اور توجہ بن فرح سے چھٹی بن فرح کی "ادراک ہذا" کے سب میں کہ ہم اور قرآن کے سب میں کہ ہم اور قرآن کے سب میں کہ ہم اور قرآن کے  
اور سب میں توجہ کی بہت کچھ ہے۔ اور اس کے سب میں کہ ہم اور قرآن کے سب میں کہ ہم اور قرآن کے سب میں کہ ہم اور قرآن کے  
اس ذہب کی طہر دینے لگا۔ کھنکھاتا نے اس کا کلمہ ذہب کو قبول نہ کیا۔ اور بہت سے ایک چھٹی میں لڑائی کا دل میں پھپھ



\_\_\_\_\_

[illegible]

ثانیہ: مسیحی اور متروک ممالک میں باطلان تک فریجنگی، طوفانی نے اپنے لیے لکھا۔ کہ اس کی سرکاری پر  
اس ہند میں ہزاروں فوج کے چاروں کو بے کام کر دیا چنانچہ شاہی فوج نے اس کی فوج پر قابض ہو گیا۔ یہ ان میں سے  
ایک ایک و غریب ایک کے بعد ایک شکست دی تھی۔ ان کے ایک ایک کو ہزاروں لڑائی و فوج کے ایک ایک کے  
بعد شکست دی۔ یہ فوج کی ایک ہزار ایک سو تالیس ہزار ایک سو تالیس ہزار ایک سو تالیس ہزار ایک سو تالیس  
میں سے ایک کو شکست دیا چنانچہ یہ فوج ممالک میں رہ کر رہا کرتی ہے۔

[illegible]

کلیں تین آدمی ایسے جس کی زبان پر نہ پڑے کوئی کلمہ کفار۔ جانے بھارت میں جن کی جانب سے یہ قتل واقعہ رونما ہوا ہے ان کی تعزیرات سے ان کی سزا سنائی جائے گی۔

(۳) ایک ہی پورے وقت کے لیے وہ ایسا فی سہ ماہی کی رقم کا قرضہ دے گا جس سے اس کے پاس اپنے تمام جائیداد پر ہونے والے اخراجات



مطلوٰں کا تاریخ خراسطہ کو ان کے علاقے میں پہنچا، ان کے لشکر کا ہلوٹ لیا، اس کے بعد قرامطہ چاہیں، کے قافلہ کو اپنے کو بڑھے۔ مطلوٰں کو بہت تاریخ کرتے ہوئے اقدرباؤ لڑھیر لیا۔ ابی احمد نے قہر چڑھ کر قرامطہ کے مضامات سے ہتسروں اور قہوڑوں کے پانی کو خراب کر دیا اور بارخلافت میں اس کی خبر پہنچی، تو علیہ ملکی نے ایک فوج محمد بن اسحاق بن سعد کی اطرف کی خراسطہ کی کوشاں کی، لے کر وہاں کی۔ لیکن قرامطہ سے ڈر بھڑانے کی قوت نہ تھی اور یہ فوج بے ٹیس و مرام واپس آئی، قرامطہ نے غاصبوں سے بھیر بھاڑ کی چاہیں، توجہ دیکھ لیکن ان کے۔ بے تاب ادا نہ تھے۔ لیکن قرامطہ کا مقابلہ کیا لیکن قرامطہ کی قوت کا مقابلہ نہ کر سکے۔ انہیں کے خواست کارہ نے قرامطہ نے انہیں مالک سے تران کا مالہ و اسباب لوٹ لیا۔ وہیں تک ان لوگوں کی قوت نے یارہ کی دی۔ چاہیں کو قہر چھ لیا۔ ان چاہیں کے مال و اسباب کے ساتھ سوار گروں و سوری ملوہن کے قہر چھ لیا اسباب تھے جنہیں بنی ملوہن نے مصر سے براہ راست مکہ بغداد اور وہ لکھا تھا۔ اس کے بعد قرامطہ نے بقیہ اسف جان کا حصہ میں خاصہ کیا۔ ہزار ہا بے گناہ جان مارے گئے مال اسباب لوٹ لیا گیا۔

ذکر وے کا قتل غلبہ ملکی نے ایک عظیم فوج و صیف بن سوار کھن کی فوج میں روانہ کی، فوج میں ہائی کمانی سپہ سالار بھیجے گئے تھے۔ ہر خانانہ فوج روانہ ہوئی۔ کوئی قیام کرتی ہوئی قرامطہ تک پہنچ گئی ایک دوسرے سے کھ سنے۔ اور دوزکی جنگ کے بعد خاص فوج نے خراسطہ کو شکست دی، ذکر وے سوار قرامطہ سے سر پر زخم کاؤٹا۔ جس کی وجہ سے بھاگ نہ سکا مگر قہر کو ہائی لشکر کا وہیں لایا گیا اس کے ساتھ نائب احمد بن کام اس کا بیٹا اس کی بیوی و دھن کا سیکڑوں بھی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ پانچ روز زندہ رہا مگر بھتی شبہ میں سر گیا۔ و صیف نے قہر کے بطارت اس کے ساتھ اس کی خمش دارا کھلافت ہذا بھیج دی۔ خلافت نائب کے حکم سے قرامطہ کو سلب پر پڑھا و باہر نکالت کر شہرستان میں ان چاہیں کے اعزہ و اقارب کے دیکھنے کے لئے روانہ کیا جنہیں اس نے قہر لایا اور لڑا تھا۔ اس وقت قرامطہ کی کھڑوبہ و صفی اسکی سے نیست و نابود ہو گیا۔ جو کچھ باقی رہ گئے تھے انہوں نے شام دارا لے لیا۔ لیکن بنی ہمدان و اس کی خبر مل گئی۔ اس نے بنی جان و خوں پر حملہ کیا۔ تمام ملک شام و عراق میں ان کے قتل و خونریزی کا بازو گرم ہو گیا۔ دشمن خراسطہ کے باوجود ان پر بھگ ہوئی۔ یہاں تک کہ سب کے سب پامال کر ڈالے گئے۔ یہ واقعہ ۳۷۱ھ میں ہوا۔

بنی ہمدانی (۳۷۱ھ) میں بنی ہمدانی ایک قہر ملکی نے قہر قہر کیا کہ جس کا نام زمانہ ہمدانی کا بنی ہمدانی کا ایک ملک۔ یہاں اکثر بے وقار و بے عقل بنی ہمدانی و ہمدانی نے قہر قہر خالی شہر تھا۔ حیوان قہر کا ایک جلد میں جمع کر کے ہمدانی کے اس خط کو چھڑا دیا جسے بھنی کے قہر کی تھا۔ قہر سے دے دیا یہ خبر قہر و خلافت پر بنی ہمدانی کی۔ سب نے کھائی خوں و اطاعت شہرستان سے ان خبر کو ہوا و ہمدانی ہمدانی کے ساتھ فروغ کو قہر ہو گئے۔ انہوں نے ہمدانی میں اس عید چھ لکھی قہر اس کا نام بنی ہمدانی قہر ان لوگوں میں میں سر براہ ہوا اور ہمدانی قہر۔

بنی اہر قہر قہر اس کے بعد بنی غاصب ہو گیا۔ ایک مدت کے بعد ایک دوسرا غاصب بنی کا بنے ہوئے قہر قہر میں



لوٹنے کے لئے نکلا اور بحالت غفلت اس پر حملہ آور ہوا شاہی سپہ سالاروں کو حیرت طے کے مراد تھی۔ قسمت بدی اظہار  
نے امیر غلام حنی سرور لنگر ایوان بھیجا، جن کو وہاں کو گرفتار کر لیا اور قویں اور چھوٹی کو قید کر لیا۔ دل و اسباب دین کر بقیہ جان کو اسی  
چیل میں ان میں جھڑپ کر جبری جانب مراہمت کی۔ جانچوں کا ایک کثیر گروہ شدہ تھی۔ اسی میدان میں مر گیا۔ ہائی فائدہ  
پہ ہزار خرابی اور وقت بسیار بھدا پیچھے۔

ابو طاہر کی عراق میں فرج گئی۔ ۱۲۱۱ھ میں ابو طاہر نے عربی کی طرف حملہ کیا سو بڑا ہوتا ہوا کوٹ میں داخل ہوا۔  
عمرت سے زیادہ اسے پامال اور مسمومت و مارج کیا۔ اسی سن میں قلعہ اسیہ ہلال۔ عربی کے درمیان غفلت ہو گئی۔ ابو طاہر  
نے بکر بھی سے اگل کر شہر اساتذہ کرام کو لایا اور اسے "موسوی" کے نام سے موسوم کیا عربی نام نہیں چلا سوائے اس کے اور کسی نے  
اس نام سے اسے یاد کیا۔ اس قوم میں اس نے اپنے لئے اور اپنے عراقیوں کے لئے اگل کر انیس ہزار فی تھیں۔ ۱۲۱۲ھ میں  
اس نے عمان پر قبضہ کر لیا۔ ہائی عمان راہ دریافت بجاگ کیا۔ ۱۲۱۳ھ میں مراہمت کی جانب اس نے پیش قدمی کی شریعت کی نذر  
اس کے شہر کو مسمومت کرنے کے لئے۔ فیلڈ قلعہ نے آؤر باغیان سے یوسف بن ابی المانی کو طلب فرما کر اس کی مدد کی۔ سلطان  
حکومت عطا کی اور ابو طاہر سے جنگ کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ کوٹ کے باہر ابو طاہر اور یوسف نے صف آرائی کی۔ کامیابی  
کا سہرا ابو طاہر کے سر رہا۔ یوسف کے روپ کی فرج میدان جنگ سے جاگ کھڑی ہوئی اور اٹا، جنگ میں یوسف کو مارا اور لیا  
گیا۔ اس سے دار الخلافہ میں اور زیادہ بے امنی پائی گئی۔

رجب اور بلا و جزیرہ کا تاریخ ابو طاہر اس واقعہ کے بعد کوٹ سے اپنی طرف روانہ ہوا۔ وہ بار خلافت سے اس کی  
روک تھام کے لئے فوجیں روانہ ہوئیں۔ مونس مظفر اور ہارون بن فریب اللہ اس یوم کے سردار تھے۔ ہر چند ان لوگوں نے  
ابو طاہر کی مدد نصرت کی کوشش کی۔ مونس کا سیب نہ اس نے مجبوراً مونس وغیرہ نے بھڑا کی جانب مراہمت کی اور ابو طاہر رجب  
طرف بلا و جزیرہ پہنچے، اس نے پامال کیا اور بلا و جزیرہ میں جزیرہ جزیرہ میں خوں مارنے سے دین ان اثرات کو ڈالا۔ اس کے  
بعد کوٹ ۱۲۱۴ھ میں بھڑا، اہل برقی نے شہر پناہ کے دروازے بند کر لئے اور قلعہ ٹھیکہ کر کے آؤر لڑتے رہے۔ جزیرہ کے  
باہرین نعمانیان عرب پر اسے فرائج کا نام دیا گیا۔ شک و شبہ نہ ہو کہ بھڑا بھاگنے سے تھے۔ فیلڈ قلعہ قرامہ کے نہ رہا بلکہ کڑواہی  
سلیم بن مسعود اور بنی عامر بن حصہ کا اہل ہو گیا۔ اس کے بعد ہارون بن فریب اللہ حال دار الخلافہ بغداد سے ایک عظیم  
فرج کے ساتھ ابو طاہر کو سر کرنے کی غرض سے نکلا۔ ابو طاہر نے یہ خبر پانچ سو اٹھارہ اور بھڑا کی کاروائی کیا۔ ہارون کی قریب  
سے ایک کڑواہ سے مدد بھیج دی تھی۔ جسے ہارون نے نہ پہنچ کر کے دار الخلافہ بغداد کی جانب مراہمت کی۔

ابو طاہر کی مدد پر فرج گئی۔ عربی میں ابو طاہر نے مکہ معظمہ پر فرج گئی۔ یہ بخارہ ان میں کوٹل کیا تمام اہل مکہ کے مگر  
بار اور ہائی اسباب کوٹ نہا۔ خانہ کعبہ سے نہ دھڑے اور میرا ب کوٹا تھا ڈالا۔ خلاف کتب کو اپنے ہمراہیوں میں تقسیم کر دیا  
اور جزیرہ اساتذہ کرام کوٹ نہا۔ روایتی کے وقت سلطان کرتا گیا کہ "مکہ و مدینہ میرے ہیں بڑا کرے گا۔"

حجر اسود کی واپسی اور مدینہ کی اطلاع عبداللہ اللہ کی کو پہنچی۔ تو اس نے قیراتین سے ذات کا ایک فیلڈ قلعہ  
کیا اور ہائی اسباب واپسی نہ کرنے اور جزیرہ اسود کوٹ نہا کی صورت میں جنگ نہ ہو سکی۔ ابو طاہر نے مدد نہ کی کہ مال و





عزیز بخشہ حکومت پر بطور آراہا۔ اس نے اپنی طرف سے جبر کو اس کم کے سر کرنے پر مقرر کیا۔ جو ہر نے دھن بھن کر  
کا سر ہ کر لیا۔ انھیں نے سن قریبی کو یہ حالت کہ جیسے اور اسے شام پر بقتہ کر لینے کی فرض سے نہ بھگا۔ اس بنا پر حسن نے  
دوسرے میں بعد وفات مقرر شہر کا قلعہ کیا۔ جیسے کہ آپ بھی جڑ جاتے ہیں۔

بنو ابو سعید چیلانی کی حلا وطنی اس جہم میں جس کی رکاب میں اٹھیں بھی تھیں۔ پہلے بن دونوں نے رملہ کا حاصر کیا اور  
اسے بار بار فتح جو ہر کے ہتھ سے نکال لیا۔ اس کے بعد مزاج نے خود ان کو گون پر چڑھائی کی اور اپنے پر زور حملوں سے انھیں  
پہا کر دیا۔ انکا اور ویر میں انگین کر قرار کر لیا گیا اور مصمم (حسن) نے بھاگ کر بطور سے اسناد چلا گیا۔ ان کے حاصر  
قرامطہ اس کا یہ نکل کر اس نے علم خلافت عباسی کی اطلاع قبول کر لی تھی۔ انکا ہر راسب نے قسطنطینہ کو عزیز حکومت بنوا  
سعید بنانی کے ہتھ آتے اور اسے نکال لی اور اپنے کر اور میں سے دو شخصوں جعفر اور اسحاق کو حکومت بنوا  
سعید بنانی کی اولاد چلائی جو ہر پر یہ اولاد پہنچی اور ان میں سے جابر فرمشی کی اولاد پہلے سے قائم تھی۔ ان کو گون کو اور (ابو  
منصور) بنو حسن اور بنو کی اولاد سے متاثرے اور کشیدگی پر پہلے ہی سے تھی۔ ان میں سے پانچ کے بنو خورشید بنو سے  
جو انھیں یہ میرہ اولی کیا۔ اسے ان کو گون نے ہلا تالہ بدو ال۔

جعفر قریطی اور اسحاق قریطی، انھیں جعفر اور اسحاق! انتشار کف قرامطہ پر خرابی کرنے لگے اور عثمان حکومت اپنے  
ہاتھ میں لیتے ہی علم خلافت طویہ کے مسلح ہو گئے اور جھگڑے۔ انہوں نے جعفر اور اسحاق کے نوذ پر بقتہ کر لیا۔ مصمام  
الدولہ بن جوہر نے ان کی سر نوئی کے لئے فوج بھیجی جسے جعفر اور اسحاق نے نب خرات پر شکست دے دی۔ اس فوج کا ایک  
بڑا حصہ کام آیا کا دیر تک جھگڑا اور شکست خوردوں کا قاتل کرنا چلا گیا۔ اس کے بعد جعفر اور اسحاق میں کالفت پیدا ہو گئی پر  
ایک۔ یا سب سے کھیت کا دھوڑ اور جو اس سے ان میں توفی کا مادہ پیدا ہو گیا۔ شہر جزہ حکومت منتشر ہو گیا۔ احمدانی صورت  
چانداری، حتی کہ مصر میں اور انھیں طویہ کا دور حکومت آ گیا اور اس نے اسناد کو ان کے ہتھ سے نکال کر ان کی دولت و حکومت  
کو کئی قسم ممکن کر دیا۔ اس وقت سے پھر اسناد بن ظیفہ مطیع تاج دار خلافت عباسیہ کے نام کا قلعہ پڑھا جانے لگا اور یہاں  
پر اس کی اور اس کی آئندہ انھوں کی حکومت قائم ہو گئی۔

## باب : ۱۶

### امارت بحرین

### عرب قبائل کے حکمران

بحرین کے عرب قبائل صحرا پر ہیں جو عرب کا ایک عظیم گنہگار تھا۔ جن سے قرآن مطہر کی قیادت ضرورت اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں اہم و مطلب کرتے تھے اور اکثر زراعتوں میں ان کی اعانت سے نامیانی حاصل کرتے تھے۔ کبھی قرآن مطہر سے لڑائی جات تھے اور ان کے رشتہ داروں کو قتل کر دیتے۔ عرب کے ہات قبائل جو اس وقت بحرین میں مقیم تھے۔ بنو ثعلب، بنو عتیل اور بنو سلیم تھے اور ان میں یہ خلافت کے اعز بنو ثعلب سب سے زیادہ تھے۔ بنو ثعلب بحرین میں قرآن مطہر کی حکومت کو زبردستی نہ اور بددی کی حکومت قائم ہونے کے بعد ان کے دورانی ہوئے کے اور ان کے اہل اہل نام ہوئی اور یہ بددست اور مخالف بنو ثعلب خلافت عباسی کی حکومت کی تحریک بحرین میں کی جو دینی تھی۔ یہ بددستی پڑی تھی اس وقت بعض قرآن مطہر اور ان کے اکثر دشمنوں نے اپنی حکومت و بددستی کو زوال پانے پر ایک کو علم خلافت عباسی کی طاقت قبول کر لی۔ بنی کریم کے اکثر زراعت نامیانی کو ان خیالات میں اپنے ہم خیال بنالیا۔ اسی زمانہ میں امیر بحرین پر قابض ہو گیا۔ چنانچہ اس کی آئندہ نسلوں نے بددستی و بددستی اس سوجی حکمران اور بنی کریم ملاں پر قابض ہو گئے۔

بنو سلیم اور بنی عتیل کا بحرین سے اخراج: اس کے بعد بنو ثعلب، بنو بنو سلیم، بنو بنو عتیل، بنو ثعلب نے بنی عتیل کی اعانت و امداد سے بنو سلیم کو بحرین سے نکال دیا بنو سلیم بحرین سے بددستی بنو ثعلب بنے۔ بنو ثعلب نے بنی عتیل کا راستہ لیا جیسا کہ امداد آپ چڑھا گئے۔ پھر ایک مدت کے بعد بنی ثعلب اور بنی عتیل میں مخالفت پیدا ہو گئی۔ بنی ثعلب نے بنی عتیل کو بحرین سے نکال دیا۔ وہ عراق چلے گئے۔ بنو ثعلب اور بنو عتیل کا ایک بن بنی عتیل۔ بحرین میں زمانہ دور ایک امیر کی حکومت کا تھا۔ چلارہا انہوں نے جو بددستی بنی عتیل کو کبھی اپنے دائرہ حکومت میں داخل کر لیا تھا۔ ۸۳۱ھ میں اس میں مخالفت جو بددستی بنی عتیل اور امیر سے پھر عتیل آرائی کوئی نصیر الدین ابن مرہون وائیا غار نقین۔ وہ دیکر امیر سے غلامیاں چرواہوں طرف کے مراد ملک کو بھیج دیا وہاں کوئی ہم کر کے امیر پر چڑھائی کر دی لیکن یہ ان امیر کے ہاتھوں ہوا۔ امیر نے نصیر الدین کو تیر تیار کر لیا۔ لیکن چند روز بعد آ کر دیکر دیا۔ آزادوں کے بعد اس کا انتظام بنی بحرین کی حکومت امیر کی آئندہ نسلوں کے قبضہ میں رہی حتیٰ کہ یہ مکرر چلے اور



عے ملک واریں اور تہذیب و ثقافت

نہ پر فریقوں کے ذریعے۔

— ୧୬୫ —

[illegible]

کرم متاثر کی تاب نہ لاتے۔ انتہائی بڑی کے ساتھ پچھوے۔ خوارج کو کامیابی ماضی ہوئی، عثمان جعفر ماضی کے  
بیکر کو بھیج کر بیچ کر۔ سٹائی کا نام دینا جن صفوں اختیار سے سٹ مہیا۔ اہل کے باشندے کا زینہ ہوا توں میں جا پے۔ ملک بالکل  
ظہور ہوئے۔ ہے۔ یہ کو عثمان کا ایک حصہ ہے۔ جو قسم لائی تھی دشمنیت اور کرناں پر آباد ہے اور یہاں پھر اور جوڑتے  
ہیں۔ اور اس کے شہس میں عر کر خستہ منزلوں کی مسافت ہے۔ عمان قدرتی طور سے کا ہے۔ پڑے پیمانوں کے تہہ و بھروسہ واقع  
ہے۔ اسی وجہ سے کہ شہر غاصبی ضرورت سے محسوس نہیں ہوتی اس پر غلہ ان شاہی سے ذکر کیا جائے عبداللہ ابوی نے یہ شہر  
جہنم کے تھا۔ خوارج زہنی شہر زراعت میں اپنے لوگوں کو مذہب تعلیم اچھے تھے اور یہ یہاں کرتے تھے کہ وہ لوگ جہنم کی اولاد  
تھے ہیں۔









کو اس کی مخالفت اور روک تھام کرتے رہے اور ان کی مخالفت قبول کرنا ہر اور ہر وقت سے انہیں بڑا مستطاب تھا جس سے ان کے خلیفہ نے اس کے جواز کا تقویٰ دیا۔ بعض نے تو تھن اختیار کیا۔ بحث و مناظرہ کے لئے علماء و فقہاء جمع ہوئے مگر کبھی جرح و ثانیہ کے نامی سربراہان و مدعو عالم تھے۔ اس گروہ کے بعض نے جو آپ کے کالی ہوئے اور صاف صاف نکل دیا کہ اس فرقہ کا محض اتوار باللسان اور کھٹا بالہ و سخن کالی نہ ہوگا جب تک وہ احکام شرع کی مخالفت سے باز آئیں۔ اس وجہ سے انھوں نے ان کی غور و جہ کی مراد ہے۔ بہت دیر تک مناظرہ کرنے کی غرض سے فرقہ باطنیہ کے علماء کو غلبہ کیا اور رسوا و مہمان کو اس جیلے میں باقاعدہ فرقہ باطنیہ نے جیل و حوال کر کے نال و یاد رہے نہادیت ناکام رہا نہیں ہوگا۔

احمد بن غلامانی کا احتجاج سلطان محمد چھرا کر کا سرہ میں شدت کرنے لگا۔ بالاخر فرقہ باطنیہ امان کا خواہیگر ہوا اور یہ درخواست کی کہ اس قلعہ کے کوئی شخص بھی قلعہ خارجاں مرحمت ہو جو اس قلعہ سے کسی کوں کے غاصب سے بھاڑا اس قلعہ سے نکل کر قلعہ خارجاں میں جاوے۔ اس لئے ایک مہینہ کی مصلحت دینی جائے۔ سلطان محمد نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔ فرقہ باطنیہ بالادہ اسباب فراہم کرنے میں مصروف ہوا۔ عزم و ہمت مقررہ تمام نہ ہوئی تھی تو فرقہ باطنیہ میں سے چند لوگوں نے سلطان محمد کے کالیہ امیر پر حملہ کر دیا۔ اتفاق یہ کہ یہ امیر ان سے بچ گیا۔ سلطان محمد کو اس کی خبر مل گئی تو اس نے پھر کا سرہ کر لیا فرقہ باطنیہ نے بریشتان ہو کر امان طلب کی اور قلعہ خارجاں میں چلے جانے کی اجازت چاہی۔ اس طرح سے کہ سلطان محمد اپنی فوج کے چند دستوں کو ہمارے ایک حصہ فوج و کھڑکھڑ میں پہنچانے پر مامور فرمائے اور باقی اندکان کو قلعہ کے ایک گوشہ میں قلعہ بند ہو کر رکھے۔ جب یہ حصہ قلعہ باہر میں پہنچ جائے تو دوسرے حصہ کو قلعہ میں رکھ دیا۔ حسن بن حبار کے پاس قلعہ موت میں بھیج دیا۔ سلطان محمد نے ان کی درخواست بھی منظور فرمائی۔ چنانچہ پہلا حصہ فرقہ باطنیہ کا سلطان فوج کے ہر او قلعہ باطنیہ و غرضی اور اندر ہوا۔ سلطان نے قلعہ کے دروازے پر جس کی قلعہ بندیت مستعدی سے شہر فوج کے کسے لگی۔ احمد بن قلعہ شہر کے پٹ پٹ ہونے لگا۔ چھپ رہا۔ پانیوں نے اس پر حملہ کیا اور بعض سپاہی و زک۔ سلطان نے پاس آئے اور اس مکان کو قلعہ کا بنال کہ احمد بن قلعہ شہر مدحاشی نہ کر گیا تھا۔ نہ بتایا سلطان نے اشارہ کر دیا۔ ایک امیر چند سپاہیوں کو لے کر اسی برقع پر چڑھ گیا۔ اور جس قدر فرقہ باطنیہ کے لوگ پاس آئے کئے۔ سب قتل کر ڈالا۔ ان قتلہوں کی تعداد اسی بیان کی جاتی ہے۔ احمد بن قلعہ شہر زندہ گرفتار کر لیا گیا۔ حال کھینچ کر جو سر بھرا گیا۔ اس کے ساتھ اس کا لڑکا بھی لایا گیا۔ دونوں کے سر اتار کر بھند اور پیچھے کئے۔ اس کی جی نے یہ عرض کیا کہ اپنے کو ایک جلد مقام سے بچے مگر ادا اور ہلاک ہو گئی۔

شام کے آٹھ بجے جس وقت نواہا امیر استرا بادی بغداد میں حسب خبر سلطان برکباروں کی قتل کر دیا گیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ امیر کاہر دار زادہ ہر امیر اور مخالفت بغداد سے شام کی طرف بھاگ گیا اور وہیں درپردہ اپنے مذہب کی تبلیغ و تظہیر کرنے لگا۔ نہ رنڈ رنڈ اہل شام کے ایک گروہ نے اسی مذہب کو قبول کر لیا۔ زیادہ تر تو ان لوگوں مذہب کی طرف سیاق اس دور سے ہوا کہ فرقہ باطنیہ یا علیحدہ طور پر یہ قتل کرنے میں خوب مشغول رہا تھا۔

بہرام کا قلعہ بانہا میں یہ قبضہ: ابو علاؤی بن ارقم وائی حسب اپنے دشمنوں کے حاکم میں کامیابی حاصل کرنے کی غرض سے ہندو کات فرقہ باطنیہ سے ہم آہم درکن تھا۔ اس نے علی بن سلیمان اتہیک وائی دشمن و کئی فرقہ سے مراد احمد و نہ



سازگار اندیشے نے کامیاب و نامیاب کیا۔

عراق کے اسماعیلی نامی علیہ کے قتلے جو عراق میں تھے جس زمانے میں احمد بن عیسیٰ نے "ان بن حبانہ" نے ان پر حکومت کی قید حاصل کیا تھا۔ ان زمانہ سے یہ گمراہیوں اور خباثتوں کے اے بے ہونے تھے جس میں صواع کے بہت سے متاثرہ تھے ہیں جو از سر تا پایا خیالات و افکار میں ڈوبے ہوئے تھے۔ حدیثوں سے بڑھے ہوئے اور کھربوں پہنچے ہوئے ہیں۔ روافض ان کو مخالفت جدید سے بہم کرتے ہیں اور ان روافض کے علاوہ جادو افسانے کی تہذیبوں اور تعصب میں ڈوبے ہوئے ہیں اور کوئی ان مخالفت کو اپنا مذہب و دین نہیں قرار دیتا۔ ان مخالفت کو شیعہستانی کے کتاب اسطیلا داخل میں ذکر کیا ہے۔ اگر آپ اس سے واقفیت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کا مطالعہ کریں۔

جمال الدین اور فرقہ باطنیہ : یہ فرقہ اس فرقہ کی صورت میں دنیا میں مشہور ہو گیا جس میں اس دور سے ملوک اطام چاروں طرف سے ان پر بیعت کیا اور فوج کشی کرنے لگے۔ اس زمانہ میں ملوک باطنیہ کے حکام حکومت میں نظر پیدا ہوئے اور اہل حق نے دے اور حیران ہو گیا۔ اس نے مسیحیوں میں فرقہ باطنیہ نے ان قتلوں کو جو توہین کے قریب وجود میں آئے تھے فوج کشی کی اور کہا ہے "مصدق اور ہوشیاری"۔ یہ خاصہ کہ ایک چاندیان میں سے پانچ قتلوں کو جو دروغی کر کے قتل و موت کا قصہ کیا۔ مگر حقیقت چند سو فوج ایسے ڈیڑا آئے کہ جن کی وجہ سے قصہ مذکور آپس کے قتلوں سے بچا ہوا۔ اس کے بعد جلال الدین ملوک کی فوج کو طاعون سے بھرا دیا۔ جس وقت یہ بھڑکنا سے اس کا آرام تھا اور آبادی کا نام باغیان اور دھیمہ پر قبضہ حاصل کیا تھا۔ فرقہ اسماعیلیہ کا طریقہ فوج کشی کی اور دیگر کہ اس فرقہ والوں نے اس راہ اس کو قتل کیا تھا۔ اسی طرح اس نے اس فرقہ کے سرداروں کو تہذیب اور ان کے آباؤ اجدادوں اور قتلوں کو کشت و کار کیا۔ تہذیب و موت کے قریب وجود اور وہ تمام قلعے جو فرامان میں تھے۔ جلال الدین کے قتلوں سے ایران و عراق ہو گئے اس فرقہ نے جس وقت سے تہذیبوں نے فروغ کیا تھا۔ جادو و سحر کے طرفہ بادلوں کے سامنے شروع کر دیے تھے۔ پردہ غیب سے ہلال الدین ان کی سرکوبی کے لئے اٹھ کھڑا اور اسمعیلیہ میں ان پر فوج کشی کی جیسا کہ آپ ابھی اپنے پڑھائے ہیں۔

فرقہ باطنیہ کا زوال : اس واقعہ فرقہ ہندو کی تباہی گشتالی ہوئی اور ان کی باری کا طاعون کر دیا۔ اس کے بعد جب تہذیبوں کے قبضہ اور جس میں حکومت آگئی تو ہلاک ہوئے۔ ان میں ہندو اسے ان کے قتلوں پر چڑھائی کی جس کے بعد خاندان نے ان قتلوں پر حملہ کیا جو تمام میں تھا۔ ان قتلوں کے قتلے کو قتل کر دیا۔ یہ قتلے بانی مذہب ان کے اطاعت کو ان کر کے قتل و موت وغیرہ حکومت کے ملحق ہو گئے اور ان کا زمانہ حکومت اس طرح ختم ہوئی کہ کو باطنیہ میں پر اس کا وہ بھی تھا۔ خال خال جو بانی رہ گئے ان کے ذریعہ سے ملوک باطنیہ اپنے دشمنوں کو جو کہ غریب و بے گھر کر کے لے گئے۔ یہ لوگ اپنے کو مذہب کے چپ سے ملتے کرتے تھے۔ اپنی اپنے قتلے و موت۔ جس میں نے نرا پناہ مقصد حاصل کرتے تھے۔ والہ و موت الارض و من صہا



نبی اکبر کا یہاں پر قتل سید جلیل برزین جہاز میں محدثین سال سے روزِ محبوب کو ہاتھ بوجھتے وقت اس نے کوئی اور اونچیں چوڑکی اس کی خبر اس کو پہنچی مگر تبھی متعلقین ہوا یہ اس سے پیش رہا تھا اس نے تمام کی طرف خط لکھا اور ہر شخص اس پر قابض ہو گیا۔ ظاہر کو بھی لے گیا۔ اس نے چار گڑے تھے محمد ابن ولیم عبداللہ اور یوسف محمد انھیں کی وفات کے بعد اس کو چیل بوجھتے سو مت کرنے کا وہ اپنے بیٹے اسماعیل کو حکومت و پادشاہت میں شریک کر لیا۔ پھر وہ یوسف مرگیا تو اسماعیل تباہ حکومت و نائب ہوا اس کے قتل حال اور تھے حسن نے اس کو اور محمد پھر ابن یوسف اس کے بعد اس کا بھائی حسن محمد اس کے بیٹے احمد ابن حسن کے بعد دیکھ کر اسے حکمران ہونے اس وقت سے برابر محمد کی حکومت انہیں کے خاندان میں رہی حتیٰ کہ ان پر قریباً غالب آئے اور ابن کی صلحت و صلحت نہ رہی۔ و ابنا، غنہ، جدو۔

فلسفہ منسوب بہ روحانیات کے شیرخانہ میں جہاں پر بحرِ حیل ہے، یہی ساحل کی خصوصیت تھی۔ مؤلف کتاب فرما دے کہ جہازِ بحر علی ساحل کا ذکر کر رہا ہے۔ مگر ہمیں ساحل کے نسب سے اسکی واقفیت نہیں جس پر ہمیں اعتماد ہو۔ بعض سوچوں نے نکال دیا کہ ساحل عبداللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ قطب بہاولپور کا بیٹا تھا۔ وہ بن کے زمانہ خلافت میں فرماں میں آیا۔ فرما دے کہ تھوڑا سا عرصہ خلافت کی حق تعالیٰ نے چھوڑ دیا۔ چنانچہ ساحل نے بعد ازاں کا بیٹا تھوڑا سا عرصہ خلافت بہاولپور میں اسی طرف چلی گئی اور شہر قندھار میں اچھا خصوصیت درپاست کی جا قائم کی۔ اس عرصہ میں ساحل کو اس کا نسب سے کوئی جان کے احاطہ میں نہ رہا۔ شاید یہ سب سچ ہوئے ہوتے۔ اسی کو سبب بن کر اچھے کی اصلاح میں ذکر کیا ہے۔

امارت ملکہ ویکٹوریہ

## بہی سلیمان کے حکمران

[illegible]

محمد بن سلیمان کا خروج دوسری صدی کے آخر میں اسی خاندان کا بزرگ اور قاضی محمد بن محمد بن سلیمان ہی ایک انصاف تھا۔ یہ سلیمان بن سلیمان بن ابی الدہب ہے جو کما کی کے بارے میں اپنی حرم کے لئے لکھا ہے کہ یہ بہت سادہ اور عیسائی نہ تھا۔



خاندان کعبہ کی بے حرمتی، ابو طاہر قریظی اس قتل و غارتگری کی عام سے عارض ہو کر غم و سوگوارا ہوا تھا کہ نے کہا۔ خاندان کعبہ کا روزگار بکھول کر پھینک دیا۔ ایک شخص جو اب کے اکھاڑنے کو ٹانگہ کب کی بہت پرچہ عارف اور اتنی دھت مریاں ایلو ہونے کہا، "بہ نے وہ ابھی بھلا ہوا ہے فاحشی کہ اس کا ٹانگہ یعنی مہر ہی آئے۔"

عبد اللہ المہر کی کا خطبہ حیدر آباد انبیدی کو من واقعات کی خبر لگی تو اس نے قید یہ نفاذ کیا جس کا ترجمہ ہے:

"مجھے میرے خطبے و خطبے سے خوب پتا ہوا کہ میر تقی میر کی شاعرانہ حرکات کا اکتساب کیا کیا ہوا۔ میں نے اپنے افعال میں اس کے کرنے پر بات ہوئی تو نے اس بات کی بہ ترغیب کی جہاں کے ذرا نہ جانتے ہیں غز پر ہی اور اس کے مثال کی مابین حرام و مباح بھی جانتی تھی۔ تو نے بہت سی زیادتیوں کو مجھ سے سوچا کہ وہ زیادتی براہ راست نہ کی کہیں بوجھا جاتا تھا اور جس سے نڈ کے ہند۔ مصافحہ کرتے تھے۔ جس کا خاکہ اور فصیح ترست پر یہ خیال پیدا ہوا کہ میں میر تقی میر کو ہر گز ہوں کہ۔ ان کی قلم پر اور میر تقی میر کی قلم پر غصہ اسلام میں پر جس کے قلم اور زبان سے مسلمان بھلا رہیں اور جس نے آج کے دن دو کام نہ کیں کہ صاحب گل اللہ تعالیٰ کو دے دے گا۔"

ابو طاہر کو ابولحسن یحییٰ کا مشہورہ اس خطبے کے پہلے سے قراءت میں عیب ہوں کی حکومت سے محفوظ ہو گئے۔ اس کے بعد ۱۰۳۵ھ میں قاضی شہزادہ حسن کی سازش سے قتل کیا گیا۔ اس کی جگہ اس کے بھائی تہر نے تختہ خلافت پر قدم رکھا اس سال یہ عظیم الشان سرحد کرنے کے لئے مکہ معظمہ پر سفر ہوا۔ لیکن اس سے پہلے ہی کہ مرزا نے پھر یہ اور شخص ہو گئی تھی کہ ابولحسن یحییٰ قاضی نے ۱۰۳۵ھ میں عراق سے ابو طاہر قریظی کو خبر دیا کہ وہ عاصیوں کو فتح و زیارت سے مانع نہ ہوں پادو۔ میر تقی میر ان لوگوں سے بہت ملوث تھے۔ لیا کرو۔ ابو طاہر چونکہ ابولحسن کی دیداروں کی وجہ سے زیادہ مڑھ کر تھا کہ وہ سے نہ غم و غصہ سے ہو رہا تھا۔ اس لئے قاضی نے اس کی اجازت دے دی کہ ایک ایسا دستہ مقرر کرے جس کی نگرانی اسلام میں وجود نہ نہ ملے۔

خطبہ خلافت عباسیہ: اس سال کہ مظہر میں ظیفہ رضی بن معتز کے نام کا خطبہ چھپا گیا۔ اس کے بعد ۱۰۳۵ھ میں اس نے یحییٰ بن یحییٰ کے نام خطبہ میں پڑھا گیا۔ ان سالوں میں عراق سے حاجیوں کا قافلہ نکلا۔ ۱۰۳۳ھ میں قزوین و مراہدہ اسراء کی مالمانہ تہذیب سے ملنے والی عراقیوں نے خلافت پر متکبر ہوا۔ اس سال اپنے انتہت حاجیوں کا قافلہ فتح کرنے کے لئے ابو طاہر کے ہمراہ مظہر میں آیا۔ ۱۰۳۴ھ میں جب کہ مظہر و دار الخلافہ بغداد پر قابض ہو گیا اور خطبہ مسکن کی آنکھیں کھول کر اس میں ڈال دیا۔ خطبہ مسکن بن معتز کے نام کا خطبہ کہ مظہر میں پڑھا گیا۔ اس خطبہ میں خطبہ مسکن نے نام کے ساتھ مظہر و دار الخلافہ میں داخل و شمالی قوافل کی قراوت اور قزوین سے حاجیوں کی آمد پھر نہ ہو گئی۔ ۱۰۳۹ھ میں قزوین سے تھوڑی دہائی، افریقہ کے حکم سے احمد بن ابی سعید مراد قوافل نے خبر اس کو کہ مظہر و دار الخلافہ میں آیا۔

ابن یونس کے نام کا خطبہ: ۱۰۳۵ھ سے پھر فتح کا سلسلہ شروع ہوا۔ پانچ عراقی دور سے اپنے اپنے امیروں کے ساتھ ہونے کو ایک جم غفیر فتح کرنے پر آمادہ ہوا۔ انھوں نے کہا میں شہر چلی گئی نہ لوں گی۔ یحییٰ کہ عراق کے خان اور اس کے

[illegible][illegible]







الپ اور ملتان کی طرف سے امیر محمد کے لئے کسی بڑا اور یا در ایک قیمتی طاقت بھی تھا اور انشا اللہ اور امیر محمد بن جعفر و ان کے موہم بیٹے میں ایک دوسرے اور حسبِ قرینہ و پار ملاقات امیر محمد نے غلبہ دیا:

الحمد لله الذي جعل منه ماله في العصب و هو في سنة بنسبة بالشهاب على لينة العصب و جعل في ماله الطفا و مناعة امام العصابة

خلیفہ مستنصر اور امیر محمد بن جعفر خلیفہ مستنصر یہ بڑا کر دواشم سے بچھڑ گیا اور ملتان میں اس کی جو نسب سائل ہو گیا میں امیر محمد بن جعفر کی وجہ سے خلافت کا یمن میں افسر اعلیٰ تھا کہ کبھی جاکر "سلطانوں کو جس طرح ہو چکر حکومت دی جائے اور اس کام کو انجام دینے کے لئے فوراً کدہ منظر روانہ ہو جاؤ۔" چنانچہ میں خود بھی تیار کر کے سلطانوں کو تکلیف دہانے کے لئے روانہ ہوا۔ سفر و قیام کرتا ہوا کیم پہنچا۔ سعید بن صباحی بحال ہوئی تھی سے کسی زمانے میں مظلوم ہو گیا تھا بعد سے واپس آ گیا تھا اور مصائب و آفات ہو کر لوٹ مار شروع کر دی تھی۔ میں نے یہ خبر پا کر حیرت و حیرت میں اس پر دھوا کیا اس وقت سعید کے بڑا بھائی جبرائیل سیاحی مجھ میں تھے۔ سعید نے اس سے مطالبہ کیا کہ مجھے پر حملہ کر دے اور مار ڈالے۔ اس واقعہ کے بعد امیر محمد بن جعفر نے ترکی تہذیب کو تو ہم کر کے یہ ضرور ہر حال کیا اور فی حسن کو دہاں سے نکال کر خود غافل ہو گیا۔ یہ ضرور پر غلبہ کر لینے سے امیر محمد بن جعفر نے شریعت کا وہی بنایا۔

شیعہ کی فساد: اسی اثنا میں خلیفہ قائم ہوئی کا انتقال ہو گیا اس کے مرنے سے جو کچھ وہ بار خلافت بعد اسے کہ منظر آتا تھا بند ہو گیا۔ امیر محمد بن جعفر نے خلافت عہد کا غلبہ پڑھنا بند کر دیا۔ اگلے سال یہ نظام ترک فرمایا کمرچ کرنے کے لئے آیا اور جس قدر مال و زرہ وہ بار خلافت کی جو نسب سے امیر محمد و دیا جاتا تھا کل کا کل دلا اور بے باقی کر دیا امیر محمد نے پھر عباسیہ کا غلبہ پڑھنا شروع کیا۔ اس کے بعد میں جعفر بن خلیفہ ہند نے ایک خبر پھر، چہ یہ کہ منظر روانہ کیا یہ خبر کوئی کا تھا کھلی نگاہ سونے کا بنا تھا اور سونے کی سی سے اس پر خلیفہ مقتدی کا نام لکھا ہوا تھا اس مرتبہ امیر کا قلعہ جاف خلیفہ ترک تہذیب پہلا شخص ہے جو ترکہ سے امیر بن ہو کر کہ منظر آتا تھا یہ کوئی کا دل تھا اس نے عرب کو بے حد متلا اور طرح طرح کے علم و ستم کے افغانی سے شیعہ اور اہل سنت و جماعت کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ خبر تو ذکر جہاد بات کیا تو کمرچ کے سارے کھارے کے لئے مجھے پھر ۳۲۰ میں شیعہ اور اہل سنت و جماعت کے درمیان آتش فتنہ و فساد و دم و دھن میں ہوئی خلیفہ مستنصر کے نام کا غلبہ پڑھا جانے لگا اس وقت سے جہان کی امارت پر ہر اور خلیفہ مامور ہوا۔ اس کے بعد خوارزمی مقرر کیا گیا یہاں تک کہ سلطان ملک شاد اور میں کے زیرِ نظام الملک نے وقت بانی ظفا، میر کا غلبہ کہ منظر سے منتقل ہو گیا چہ کدہ سلا حین جو تہذیب کی لڑائی میں معروف ہو گئے اور عربوں نے کدہ مار شروع کر دی تھی اس سب سے جہان کا قلعہ عراق سے آنا بند ہو گیا۔ اسے کسی خلیفہ مجیدی کا تاج دار عباسیہ نے بعد اس وقت پٹی اس کی تہذیب کا کینہ منظر تہذیب و تمدن پر تھکن ہوا خلیفہ مستنصر ملوی دہاں مصر کا بھی مصر میں پیام اہل و عیال دیا۔ اس کی جگہ اس کے بیٹے مستنصر کی خلافت کی جیت لی گئی۔ اپنی امارت سے۔ میں وہی شخص ہے جس نے کہ منظر میں خلافت عہد کی امارت کا غلبہ کیا تھا اور اس کا غلبہ پڑھا تھا اور اسی وجہ سے اس کی حکومت کی بنا پڑی تھی۔ لیکن گاہے خلافت عباسیہ کا غلبہ پڑھا منظر بھی کر دیتا تھا۔

ابو قلیبہ بن قاسم جس کے مرتے پر اس زمانہ میں ایک ایسی حالت تھی کہ جو ممکن تھا اس نے زمانہ حکومت پر اپنے قبضہ سے اس لیے اس کی حفاظت میں یہ کاسطیہ چھوڑنا شروع کر دیا اور اس کے کاسطیہ اور عدالت کی طرف نہ کرنے کا نظریہ بنادیا اور اس کی حفاظت کا طریقہ اس کے ساتھ ہی کر آیا۔ حکمت اہل اور دیر میں کہہ دے۔ بچے کے لئے ہر اہل دنیا کا طریقہ اس نے اپنی حکومت کے لئے سہل کر کے رکھ دیا۔ اس وقت تک اس کی حفاظت میں یہ کاسطیہ نہ تھا اور کاسطیہ کا طریقہ اس نے اپنے زمانہ حکومت پر لے کر کے رکھ دیا۔

والی ملکہ بنتی بنیۃ مصر کی بیوی کے بعد خلیفہ سنیحد کی خلافت کی بیعت لی تو اس کے نام کا بھی خلیفہ مگر خلیفہ میں پڑھایا جیسا کہ اس کے سپہ سالاروں کا خطبہ پڑھا جاتا تھا اور اس کا نام ابن ابی کعبہ بارہوا تھا۔ خلیفہ سنیحد نے عراق کے قائد کاجان کے ساتھ طاقتیں ترکی کو اور مصر کے کمرہ دار نکلا۔ اس اثنا میں حمید یوں کی دولت کا دور حکومت مصر سے متوجہ ہوا اس نے کمرہ دار سلطان صلاح الدین بن نجم الدین ابوبصر کی حکومت پر قابض ہو گیا۔ اس نے کمرہ دار کو بھی اپنے دائرہ حکومت میں داخل کر لیا۔ زمین میں طاقت عمار کا کچھ پڑھا جاتا تھا۔ کچھ کچھ میں خلیفہ سنیحد نے وفات پائی اس کا جنازہ حضرت خلافت پر متعلق ہوا اس کے نام کا بھی خطبہ چھ زمین میں پڑھا گیا۔ اس کی وفات ۵۵۵ھ میں ہو کر نے کوئی جب واپس ہو کر وہاں خلافت بعد از چچی تو خلیفہ نام کو وہ سب حالات قاتلے جو اس زمانہ میں پیش آئے نامہ دان تھے تھے معلوم ہے کہ تھے خلیفہ ۵۵۶ھ نے اس وزارت کو سے سزاواں کر کے اس کے بیوی بھائی کو قتل کر دیا اور اس وقت تک یہاں بھی اللہ تعالیٰ تعالیٰ اس نے ۵۵۹ھ میں وفات پائی جس میں کمرہ دار سلطان صلاح الدین کا انتقال ہوا تھا اس کے بعد سے ہوا شام کی حکومت میں ضعف پیدا ہو گیا اور مزین قادیان باپ کی جانب سے جو شام کے سنیحد قصب میں تھا باپ کی سلطنت سب مال کی جانب سے تھا۔ سنیحد نے بعد شکرانہ ملت ہوا۔ قصہ مختصر اس طرف پر ہوا شام کا دور حکومت ختم ہو گیا اور غرق و دگرانی کی زریب قتل کر دی حکومت پر متعلق ہو گئے۔ والہاء اللہ۔





حسن بن قنادہ اور مسعود بن کمال کی جنگ اس کے بعد ہوئی جو میں مسعود بن کمال بنی سے گئے تاج کیا بعد فرار ہوئے  
 حسن سے صفا کروہ کے بعد میں مکرہ راہی کی اس باغ میں حسن کو کشت ہوئی مسود نے مکہ پر قبضہ کر کے اپنی کامیابی کا جہنم  
 گزار دیا اور خلافت تک یہ فریبی تھی تو خلافت عاب نے مسود سے اس پر ان کی حرکات پر جو اس نے کہ منظر میں کہے تھے ناراضی  
 ظاہر کر لی اور بعد غلہ کیا مسود کے باپ نے بھی مسود کو جو راہی اور غریب کا تھا لکھ بچا جس کا مضمون یہ تھا  
 "میں تم سے بری نافرمانیوں سے سخت قہر کرنے کا غضب و عاصی مجھے خبر ہے کہ مجھے سرفراں کیا تو میں تیرا  
 سیدہ جہا بھی ٹائرس کا کرنے سے شک نہ ہوں اور زیادہوں کو بھی پشت ڈال دی۔ احوال و اتوا کا نا بعد اعلیٰ بعظم۔  
 مسود کی بری ذرا کہوئی تشریف رکھ کر غریب بیا۔ یہاں اور کہے۔ اس مکر میں اس کا ایک ہاتھ بیا رہ گیا تھا۔

حسن بن قنادہ کی بغاوت اور وہ بھی حسن بن قنادہ بغرضی اور خدائی بغداد کا طرفہ روانہ ہوا تین تینا شام جزیرہ اور عراق  
 کی خاک چھتا ہوا اور انکافیت بغداد میں داخل ہوا ترکوں نے آہ کی خبر پا کر بعض امیر و قیس اس کے قتل کی ٹکری تھیں اصل  
 قبضہ کرنے کی خبر کوئی فعل سے روک دیا تو کہ ۱۶۳ھ میں اس نے بغداد میں اس وقت پائی اور وہاں ہونے والے اس کے بعد  
 ۱۶۹ھ میں مسعود بن قنادہ نے منظر میں سرگیا اور حلی میں رہن کیا گیا اس کا سپہ سالار خضر الدین بن شیبہ منظر کا حکمران ہوا  
 اور یمن کی امارت: ہر الجی شہرین علی بن رستم کے قبضہ آفہ اوسین رہی۔

راج بن قنادہ ۱۶۹ھ میں راج بن قنادہ نے عربین علی بن رسول کہا تو میں نے کہ منظر کا قبضہ کیا چاہیہ ۱۶۳ھ میں  
 اس مقدس شہر کو خضر الدین بن شیبہ کے قبضہ نکال دیا خضر الدین نے مصر کا کریم کیا۔ اس کے بعد ۱۶۴ھ میں مصری فوجیں  
 بحر کوئی اسیر چلن: مکہ منظر کی طرف بائیں اور ۱۶۵ھ میں اس پر قبضہ کر لیا راج بن شیبہ کا حکم یہ رہا کہ علی بن شیبہ فوج  
 کے راج کے ہمارے اس کی ملک کے لئے آیا۔ مصری فوجیں مکہ منظر چلی کر کے ہجرت گئیں۔ راج نے مکہ منظر پر کامیابی کے  
 ساتھ قبضہ حاصل کر لیا اور غلبہ میں خلیفہ مستعصم عباسی کے بعد خضر الدین علی کا نام پر خاور جب آباد ہوئی۔ نے عراق کو ۱۶۳ھ میں  
 دہلیا ہوا ان لوگوں کی حکومت منظر ہوئی اور رزق رزق اور اہل تک بیچ گئے تو خلیفہ مستعصم نے غنا۔ سے استفادہ کر کے ہجرت جہاز راج  
 بند کر دیا۔ ۱۶۳ھ میں خلیفہ مستعصم نے حاجیوں کا قتل پائی مارا کے ساتھ راج کیا اور کوئی تک اس کی مشابہت کی۔ اس مرتبہ  
 پیدائش آج کی ایک ترکی نے شریف کو کورما۔ راج نے خلافت عاب کی خدمت میں اس کی شکایت کی اس کی جرم کی پاداش  
 شہرہ کی کے ہاتھ کاٹ ڈالے گئے۔ اس کے بعد پھر جاہلوں کو آ، بند ہو گئی اور ایک دہائی تک حج متوقف رہا۔

جہان بین حسین کی مکہ پر فوج کشی: پھر ہونے والا یہ ہے کہ حکومت کا سکھ میں چلنے لگے اس نے خلافت کیا یہ کہ غلبہ  
 متوقف کر دینے کا ارادہ کیا ہوا منظر میں عربین علی بن رسول کو: کو مرکز خلیفہ مستعصم کو اس سے مطالبہ کر کے حاجیوں کا قتل روانہ  
 کرنے کی ترغیب دی جن دنوں وہ براہ راست ہوئی اور سوسا نام زد یہ اپنے ارادے مکہ کا مقاب ہو گیا۔ ۱۶۵ھ میں جہان بین  
 حسین بن قنادہ دشمن میں ناصر بن عز بن ظاہر بن ایوب کی خدمت میں ابو سعید کے خلاف فوجی امداد حاصل کرنے کے لئے اس  
 سے درخواست کی کہ غلبہ مکہ منظر میں متوقف کر دیا جائے چنانچہ ناصر نے جہان کو فوجی امداد دی اور جہان مکہ پر چڑھا یا ابو سعید  
 کو ہم کو مار گیا ناصر ہی اس کے جہان نے ناصر کے ساتھ یہ عہد شکنی کی کہ کامیابی کے بعد وہ اپنی مکن ہی کے نام کا غلبہ پر حلا۔





اس کی تکلیف پر ایک فریضہ متعین کی اور دوسرے قافلہ حج حج کے ساتھ حالاتِ فعلی اور واقعاتِ متصل اور بافت کر۔ نہ کہ لئے روانہ کیا  
اعتنا سے فریقہ ذہنی کا ایک گروہ ان کے ساتھ ہوا لیا تھا جس وقت مکمل جسم و خلاق کہہ تھا کہ منظر کے قریب پہنچا۔ عمر اس  
کے لئے کے لئے تھکے منظر سے باہر آیا اور حسبِ عادت تہہ پر اس کا بھروسہ دیکھ کر بڑھا اٹھا جس نے وضع واد کر کر کا منظر ڈھکی ہو  
کر زمین پر آرا اور ملی مع قافلہ حج کے منظر میں داخل ہوا۔

عثمان بن مظافؓ اسیرجے نے عثمان بن مظافؓ کو امارت کے پروردگار کیا۔ کیش اور اسی کے ہوا خولہ عاف کرچہ چہ۔ جبہ مایہ جے کر تیا اور حافیل کا قارہاں ہکر چلا تو کیش نے لشکر آرامہ کر کے اپنے ہوازیوں کے ساتھ حافیل پر حملہ کر دیا اور اس پر حاصر کیا۔ اہل عثمان بن مظافؓ اور کیش میں متعدد وراثتیاں ہوئیں انھیں لڑائیوں میں سے کسی کوئی میں کوش مارا گیا۔ مٹی میں کھان اور اس کا بھائی حسن فرادی صورت ہائے ہونے الملک الظاہر والی صحر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ الملک نے اس خیال سے کہ مارہ نشہ و فساد اس وقت تک منتظر نہ ہوگا جب تک انھیں اپنی حکومت میں مصروف دہا جانے کا۔ وہ عافیل میں انھیں بھی منہ حکومت عاف کی اور عثمان حکمت عاف کی بیوی عثمان بن مظافؓ کے ساتھ وزارت شریک بننے کا عہد کیا۔

**علی بن محمد علی** : چچا علی بن حسن امیر تاجکوں کے ساتھ کہ مصلحہ وہ ہے جس وقت کہ مصلحہ کے قریب جاننا ہو چچا نہیں سب دستور امیر حج کے استقبال کے لئے لیکن یہ خبر پا کر ہی قافلہ میں سے علی وحسن بھی ہیں انھارادو سے بھاگ گیا علی نے کہہ میں داخل ہو کر عمان حکومت تک اپنے قبضہ میں لے لی اور استقلال و اتحاد کے ساتھ حکومت کرنے لگا جب ایسا صرح غم ہو گئے اور جاہلوں کا قافلہ لوٹ نکلا تو عثمان اپنے دو گھر مبارک اور شرفاء عرب کے ایک گروہ کے ساتھ مکہ پر حملہ آور ہوا پہنچتے ہی علی کا کہ منصف میں خاصہ کرلی۔ اذات و ریاست کی بابت گفتگو نہ ہونے لگے۔ بلکہ خود بخود یہ جھگڑے عوقوف ہو گئے کچھ روز بعد عراقی نیل دنیار آگئے اور ایرانی کی بھیجیں بھلا خردیا کر دی۔ اسکا حالت سے اس وقت تک کہ پہلے جاری ہے۔ امریکہ میں ان دنوں کا ایک وفد (ڈپٹی مشین) سلطان کی خدمت میں مصر پہنچا۔ سلطان نے علی کو سنو حکومت عطا کی طلعت اور جائزہ سوئے فوجیں اور خرم ملکیت فرمائے۔

عثمان بن عفاس کی گرفتاری: عمان بن عفاس کو اپنے دربار میں رکھ لیا۔ حسب وجہ اس کی عزا و مقرر کی اور اپنے راہین دولت میں شامل کر لیا اس کے بعد چند دن بعد سلطان تک پہنچ گیا کہ عمان بن عفاس کے دربار میں بھر کی کی امارت کی ہوا سالی ہے اور امیر خلی بن عثمان سے دوبارہ امارت پر لانے کی غرض سے قحاز کی طرف چسپ کر جانے کا ارادہ رخصت ہے۔ سلطان نے گرفتار کر کے قتل میں ڈال دیا۔ علی بن عثمان کو اس واقعہ کی خبر کی تو اس نے بھی ان شرکار کو جو عمان کے خواہ اور بہرہ و تحفہ گرفتار کر لیا پھر انہیں براہ احسان دم کر دیا۔ ابن عباس اور امویوں اور حسن مثنوی نے امارت کی بابت پھر متکبر و شریک اور علی بن عثمان کے ساتھ اس وقت تک نہ بھڑکے تھے۔







خانہ خانوں میں سے کسی ممبر کو منتخب کیا کرتے تھے۔ دو خانہ خانوں کے علاوہ دینے منورہ کی زہارت کے لئے کسی دوسرے خانہ خانے سے کسی کو منتخب نہیں کرتے تھے۔ ان دنوں دینے منورہ کی زمام سوسٹ مجاز بن ابو الفذ بن جہاز کے ہاتھ میں تھی اور اس کا امین علم ابن حمید المدنی کی ہدایت پر جھڑپا تھا کیونکہ ان دنوں میں ایک مدت دماز سے جھڑپا چلا آ رہا تھا یہ سب سبب انامیر رکھتے تھے جو رافضیوں کی ایک شاخ ہے یہ لوگ انرا ثواب عمر کے کامل تھے اور ان تمام اوصاف کے مستند تھے جو رافضیوں کے ہیں۔ واللہ بعلق ما یشاء و ینتار

اسراء دینے کے آخری حالات ہیں اس سے زیادہ مجھے واقعیت کا موقع نہیں۔ اللہ واللہ الصندور لجميع الامور  
بسم اللہ لا الہ الا هو۔





















[illegible][illegible]

! عذرا، یہ تو میری فکر کی بات ہے۔ مجھے ملین سے کیا امید ہے؟ کیا یہ مجھے روٹی دے گا؟ ملین نے غصے سے کہا۔ وہ سمجھوتہ کر رہا تھا۔





## باب: ۴۳

### امیران اندلس

قدیم اندلس اور گاتھ : اندلسی بحیرہ روم کے شمالی کنارہ پر مغرب کی جانب واقع ہے۔ بحرہ۔ اندلسی بحر کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہاں پر فرانسیسی کا ایک گروہ رہتا تھا اس میں سے زیادہ تر سخت اور کثیر التسلح و جلال تھے۔ تین قوم (گاتھ) نے اندلس سے اس میں پہلے لاطینیوں سے متعدد لڑائیاں لڑ کر اس خطہ پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ انہیں لڑائیوں میں قوت (گاتھ) نے روم پر محاصرہ کیا تھا۔ مغللوں نے اسے فتح کر لیا اور آخر کار اس امر پر مصالحت ہو گئی کہ گاتھ اندلس کو دو حصوں میں بانٹ لیں چنانچہ ان لوگوں نے اس ملک کی طرف رخ کیا اور قاتل ہو گئے پھر جب رومیوں نے لاطینیوں سے لڑنے شروع کیے تو دوسری طرف سے مغرب میں فرانسیسی بہادر بھی گھس پڑے۔ اس وقت گاتھ کے قبضہ قدارتیں یہاں کی زمام حکومت تھیں۔ گاتھ نے ان سختی سے یہودی مذہب اختیار کر لیا۔

لڑائی (راڈرک) : شاہان گاتھ کا دارالسلطنت طلیط (ٹولیدو) میں تھا اور اکثر "ہو قرطبہ" اور "ہو اور اشبیلیہ" کے درمیان تھے۔ اسی حالت سے گاتھ نے تقریباً پانچ سو برس عکرائی کی حتیٰ کہ آئوب اصنام کی راشدی نے تمام عالم سنو رومین اور اس کی فتح۔ بد فوجیں مکرملات اور سواصل افریقہ پر لڑائی نظر آئے تھیں۔ اس وقت یہاں کا بادشاہ لڑوین (راڈرک) تھا۔ یہ لقب یہاں کے بادشاہوں کا تھا جیسا کہ ہرچر ملوک مقلد کا خطاب تھا۔ گاتھ کا لقب اور ان کی حکومت کے واقعات ہم اوپر بیان کرتے ہیں بحیرہ روم کے جنوبی ساحل کے اس پار بھی گاتھ ہی کا قبضہ تھا۔ جس کے بعد رومر طلیط اور ہراڈرک سے ملے ہوئے تھے۔ ہرچر ملوک کا بادشاہ جوان صوبہ پر ان دنوں عکرائی کر رہا تھا جسے عرب جہاں قورہ نے تعمیر کرنا تھا۔ بلایان نامی ایک شخص تھا جسے مغللوں نے مذہب کا بدھ اور ان کا تہمت تھا۔ سونی بن نصیر سردار عرب خلیفہ دمید بن عبد الملک اسونی بن جالب سے افریقہ کی گوبڑی پر تھا۔ اس کا دارالحکومت قیروان تھا۔ عسار اسلام نے اس کا مسور گورنری۔ حتیٰ میں المغرب ایک شخص کے اکثر خبروں کو فتح کر لیا ان کی فتوحات کا سبب بڑھتے جہاں ملجہ سے گزروں بحیرہ ذائق تک پہنچ گیا تھا۔ عرب ایک قلعہ جہاں غورہ چارمن پر بلایان عکرائی کر رہا تھا۔ مسلمانوں سے مقابلہ پراڈرک ہوا اور لڑا تھا۔

راڈرک اور فلورنڈ : اگر زرا فریقہ دینی بن نصیر بلایان سے علم حکومت اسلامی کی اطاعت قبول کر لینے کا ارادہ کر لیا تھا

۱۔ اس کتاب میں چند غلطی ہے۔ مگر حرج۔

۲۔ بلایان کا نام بلوین تھا۔ صوبہ کا (ایڈم) کا (گورنر) تھا۔



جس نے اپنے بعد میں ہر صبح نماز پڑھ کر اور اللہ کے روبرو جان میں جس قدر تمجیدیں اور نعمتیں اللہ کے شاک سے تھیں۔ ان کو کائنات و تاریخ اور  
 خلق کے درمیان خلافت میں حاضر کر کے رکھ دیا تھا۔

موسیٰ بن نصیر کی واپسی روز بروز اور خلافت تک یہ خبر پہنچی۔ غلیظہ ولید کو مسلمانوں کا دور سلام سے اس قدر دور و دور  
 نکل جانا اور دارا کفر میں یہ کہ اس قدر متبعک ہونا شاق گزرا موسیٰ بن نصیر کو قہر آلودہ قرار دیا اور کہا کہ اس کی سخت  
 ناکامی اور اس سے موسیٰ بن نصیر نے ارادہ کچھ کر دیا اور تک ہمسایہ کا نظروں میں دوسرے کی مقامات کی حفاظت پر غصہ ماحول  
 کر کے کھڑے کھڑا ہو۔

عبدالغفور بن موسیٰ: روانگی کے وقت اپنے بیٹے عبدالحزب کو بلا کر چاہیہ شہرستان اسلام پر جہاز کرنے کی ہدایت کی  
 حاکم حکومت وادع بھی اسی کے سپرد کیا اور طریقہ میں قیام کرنے کا حکم دیا۔ عبدالحزب نے قریب کو اپنا دارالامارت قرار دیا  
 ۹۶ھ میں موسیٰ بن نصیر قمران میں داخل ہوا اس کے بعد ۹۶ھ میں مال نصیرت اور خزائن وغیرہ کے ساتھ دارالخلافت دمشق  
 کی جانب روانہ ہوا۔ جانتا کیا جاتا ہے کہ اس کے علاوہ جو ملک تہا اس سے ہاتھ نہ لایا تھا۔ تیس ہزار سواروں کی بے شکست فوج  
 افریقہ میں تھی۔ نے اپنی جگہ اپنے بیٹے عبدالحزب کو تعین کیا تھا۔ جس وقت موسیٰ بن نصیر دربار خلافت میں حاضر ہوا۔ غلیظہ سلیمان  
 نے اس کی بیعت کی۔ اور مسلمانوں کو نظر دیکھ کر اٹھنے پر ڈانٹ آہٹ کی اور اس کی آواز نہ دینی کا دور دربار اہمیت کیا۔

عبدالغفور کا قتل: اس واقعہ کے دو برس بعد مساکر اسامیہ اندلس نے سلیمان کی پشت پناہی سے عبدالحزب بن موسیٰ بن  
 نصیر کو قتل کر دیا اور اب بن حبیب کی ہمشیرہ اور موسیٰ بن نصیر کی حکومت اندلس پر، سو کر گیا۔ عبدالحزب نے ایک حوالہ فاضل اور  
 ان میں سرفراہ اس کے زمانہ حکمت میں بہت سے شہر فتح کر کے اس کے حوالہ حکومت کی اس سے بخاک و زوال عرب اندلس  
 میں غمرانی کرنے کو آئے رہے۔ گاہے بار خلافت کی جانب سے اور گاہے گورنر قمران کی جانب سے۔

کاتھ قوم اور قبیلہ جلا بقیہ کی امارت کا خاتمہ ان اسلامی گورنرانے اوقات مختلف میں ملک اندلس کو اس سرے  
 سے اس سرے تک فتح کر لیا اور تمام جزیرہ اندلس کو چھوڑنے والا مشرق میں برشلونہ اور جھانہ کے قلعوں پر بھی کھینچا بیٹھ  
 تھے۔ درحالیہ سباط کوہ کی فتح۔ غرض روز بروز قوم کا تھ اور جلا بقیہ کا گروہ و مہدم جو تھانہ اندلس کی حکومت سے منقطع ہوا۔  
 کہ لوگ بر اسلامی ولاؤں کی تلواروں سے کٹ گئے تھے۔ وہ جہاں قتال اور زیورے اور سرحد قریب زور کے دہوں میں جا  
 کے ہٹا کر گئے ہو گئے تھے اور اس طرح انھیں ہر سامہ غلوں کی پرلی جانب بھی جزیرہ اندلس کی سرحد سے نکل کر فرانس کے  
 مشہدات میں داخل ہو چکا تھا۔ اپنی فتح کی ملی کی وجوں سے کنار کی دہوں کو ہانے و لالہ۔ ان واقعات کے آثار میں  
 بھی کئی عربی سپاہیہ اندلس میں اختلاف و جھگڑا بھی پیدا ہوا تھا تھا۔ ان شہرستان اسلام کو منقطع ہونے کا تھا۔ غرض فرانس  
 ان تمام سرحدوں کے بعد بے نیال لیتے تھے جس میں حکمرانوں نے بے زور فتحوں سے جین لیا تھا۔

حکم بن مالک خولانی: سلیمان بن عبدالملک کے گورنر افریقہ محمد بن یزید کو جب عبدالحزب بن موسیٰ بن نصیر کے مارے جانے کی خبر  
 دی تو اس نے عرب بن مہاجر بن حسان وند حکومت اندلس سے خلافت ترک کر دیا۔ چنانچہ جب اندلس میں پہنچ کر ابوبکر بن  
 حبیب کو حکومت سے معزولی کرنے خود سنبھالنے کرنے لگا۔ دو برس بعد ہوا اس نے غمرانی کی اس کے بعد غلیظہ عربی عبدالحزب



[illegible][illegible]

عقلمند بن مسلمانہ جی۔ جب اس کی جگہ قلبیہ میں سامراجی افواج ان کے سر پر نہ کر دیا۔ اس سے زمانہ حکمرانی میں مشہور چرخہ  
نہیں کھینچ سکتے۔ وہی اہل اندلس نے اس معاہدہ میں عہد شکنی کی اور یہاں سے عہدِ قیامت کی عہد شکنی کے آخری  
جب وہ جس عقلمند کو حکومت فاکس کر دیا۔ یہاں شہید نے اہل کس شہر کی بنیادیں بنائیں۔ اپنے انجیل کے لیے اور



جوں کی ان کو کس شہادت اور جس پسند آئی۔ ہمدردی نے رخصتی ملام ایام و عام شہرہ کی ان کی تھی مہم جو یہ جب  
نئے اعلیٰ اسم میر محمد سادی لکھائی ہو کر گئے تھے غرور اور شہرہ کیوں کے سو اور کی چیزوں سے نہیں سمجھتے تھے۔ اس وقت  
نیک ان میں نہ تھی جو کس بھی نہ۔ یہ ہمدردی تھی جب سے طوم و شہرہ کی کو شہرہ ہوئی۔ اور اس وقت پسند تھی۔ انوں  
ہوئے۔ انی بھی کے ساتھ میرزا و شہرہ میں معروف ہوئے اور زمانہ کی حالت سے غلط ہوئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کیا  
وہ اس کی تھی جو کس کا نام نہ ہو۔ صرف لکھی تھی لکھی ہوئی۔ جس زمانہ میں اندلس نے اسلامی شہرہ کے بعد حاصل کر لیا۔  
انہوں نے انہیں میں از اس (نورانی) کی کہانی یہ کہ وہ شہرہ لکھی اور ہمدردی۔ اس نے شہرہ اور ان کو کھینچ نکالتا ہے اس کے بعد وہ  
پر حکومت حاصل کی تھی وہی کا وہ سلطنت لکھی (نورانی) تھا۔ اسلامی قواعد کی وجہ سے انہوں نے شہرہ کی ترقی میں نہایت  
پر کی دی۔ انوں سے کہہ کر انہیں سمجھا ہوا اس نے قریب قریب اس کے تمام شہرہ کی ترقی کر دی۔ صرف ایک ملک پہلے انہوں  
سے ان کے مقابلہ پر اور ہمدردی رہا تھا۔ یہ کہ وہ انہیں شہرہ کی ترقی کر دی۔ ان کے مقابلہ پر وہی تھی۔ اور انہوں نے شہرہ  
نورانی ہمدردی کے خلاف سے اس کی مخالفت اور وہ ہمدردی و انہوں نے شہرہ کے جان کا اس کے خلاف سے اس کی مخالفت  
موروثہ جان کے نام سے مہم کر رہے ہیں۔ اس سے اور نہ وہ انہیں نہ لکھتے تھے۔ انہوں نے ان کی مخالفت سے اس کی مخالفت  
کہ میں نے کورہ پہلے نے جب دستور ملک اختیار کیا تھی انہوں نے انہوں کو انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
شہرہ کی ترقی کے برابر میں بھی دیا تھا۔ شہرہ کی ترقی (نورانی) نے اس کی پہلے کہ وہ لکھی تھی انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
دستور کی ترقی پاکہ اس کی ترقی ہوئی۔ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
اس خبر کے سننے سے یہ کہ وہ انہیں سمجھا ہوا اس نے قریب قریب اس کے تمام شہرہ کی ترقی کر دی۔ صرف ایک ملک پہلے انہوں  
موروثہ جان کے نام سے مہم کر رہے ہیں۔ اس سے اور نہ وہ انہیں نہ لکھتے تھے۔ انہوں نے ان کی مخالفت سے اس کی مخالفت  
کہ میں نے کورہ پہلے نے جب دستور ملک اختیار کیا تھی انہوں نے انہوں کو انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
شہرہ کی ترقی کے برابر میں بھی دیا تھا۔ شہرہ کی ترقی (نورانی) نے اس کی پہلے کہ وہ لکھی تھی انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
دستور کی ترقی پاکہ اس کی ترقی ہوئی۔ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

انہوں نے انہیں سمجھا ہوا اس نے قریب قریب اس کے تمام شہرہ کی ترقی کر دی۔ صرف ایک ملک پہلے انہوں  
موروثہ جان کے نام سے مہم کر رہے ہیں۔ اس سے اور نہ وہ انہیں نہ لکھتے تھے۔ انہوں نے ان کی مخالفت سے اس کی مخالفت  
کہ میں نے کورہ پہلے نے جب دستور ملک اختیار کیا تھی انہوں نے انہوں کو انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
شہرہ کی ترقی کے برابر میں بھی دیا تھا۔ شہرہ کی ترقی (نورانی) نے اس کی پہلے کہ وہ لکھی تھی انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
دستور کی ترقی پاکہ اس کی ترقی ہوئی۔ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
اس خبر کے سننے سے یہ کہ وہ انہیں سمجھا ہوا اس نے قریب قریب اس کے تمام شہرہ کی ترقی کر دی۔ صرف ایک ملک پہلے انہوں  
موروثہ جان کے نام سے مہم کر رہے ہیں۔ اس سے اور نہ وہ انہیں نہ لکھتے تھے۔ انہوں نے ان کی مخالفت سے اس کی مخالفت  
کہ میں نے کورہ پہلے نے جب دستور ملک اختیار کیا تھی انہوں نے انہوں کو انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
شہرہ کی ترقی کے برابر میں بھی دیا تھا۔ شہرہ کی ترقی (نورانی) نے اس کی پہلے کہ وہ لکھی تھی انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
دستور کی ترقی پاکہ اس کی ترقی ہوئی۔ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے



نظر آفاق۔ اس میں ایک جہاز، داخل نظر آیا جو سر پہ ترقی شایع رکھے ہوئے مسافر تھے۔ یہ سوار تھا۔ یہیں جنگ کے وقت پہ  
 شخص گھڑ۔ اسے بچے کر اور بزرگ کچھ اس کا پتہ نہ چلا۔ یہ بھی اس طرح اور لباس سے جو بہرہ ور ان کے مضمون تھا۔ ان کے اور  
 اس کے ہر اعلیٰ اس حیرت انگیز سینہ کو جو کھنکھاتا رہا۔ اس بات سے اسے یہ بات تو نہ تصور تھی کہ اس  
 کے محافظ زندہ تھے۔ علاوہ اس کے اور بہت سے بے شمار عجائبات نظر آئے۔ جس سے سلطنت انجمن کی تباہی کی خبر تھی۔  
 بعض عربی موزیجین نے بھی عجیب و غریب کچھ کوہ کر کیا ہے۔ انجمن کے ممبرانہ کے موزیجی کی تعیناتات میں اس قسم کے  
 عجیب و غریب حالات نہایت حریفی سے قلمبند کئے گئے ہیں۔

فریقین ہونے کی بنا پر ایک دوسرے کے ساتھ بے ادبیاں پہل رہے تھے۔ نہایت مرافقی سے یہاں بھی آئے اور  
 اپنے حریف۔ منافق سے جنگ آزمایا ہے۔ نہ تو ان کے لیے رکاب میں تھی نہ کوئی حق۔ جن کے مقابلہ میں اسلامی مساکر  
 کو وہی قسمت تھی جو ایک آدمی سے ہوتی ہے۔ امام اسلامی جنگ آزمادوں نے آنسو و مسلسل لڑائی لڑ کر اپنے جوش و ولہ اور  
 جان بازیوں کو ثابت کر دیا اور ظاہر انارک کی حق کو کشتوں پر پائی پھیر دیا۔

اس بات کی یاد دہانی کہ انجمن کا صیانی سے طاعتی کے واسطے یہ تھے۔ نہایت اہل عزتی اور بیت لندی سے قریب ملک انجمن  
 کے سر کرنے کے لئے مسعود ہو گیا اور ضرورت کے مطابق سلاطین جنگ آزمایا کرتے تھے۔ یہ حال وہی نہیں تھیں کہ کوئی وقت کو  
 جس کا طریق۔ تحت قیاد۔ اس پر متوجہ کامیابی پر ملک یہ وہاں اساطیر فرما کر جنگ کر رہا تھا۔ جو کہ جتنی کماحقہ کی کھر  
 ہل ہوسلہ ورنہ کوئی کی ذرا اچھا ہوا نہ ہو۔ اپنے رکاب کی فوق و تین مصلوں پر تھیم کر کے تمام جہاز و غار انجمن کو جس  
 سر۔ جو اس مرتبہ تک چھوٹ کر اور کے بعد و غیر تمام موبایاں اور قلعہ ہاتھ آج کر لیا۔ قریب کا کھڑا اور شا  
 کر نے مے لئے منفیت (مذوق کا سیکڑی) سات سو آدمی کی بیعت سے گیا جو اتحاد قریب قریب جنگ کر رہا تھا۔ اور  
 بھر پوری چھوٹی سی فوج کے ہوئے چھپا۔ یہاں ہی رات ہوئی شہر کی طرف بڑھا۔ اتفاقاً وقت سے اس وقت بارش اور  
 دلوں کا کھان ٹر۔ یہ ہو گیا۔ اس نے اسامی دلاہوں کے عمودوں نے تھوڑی آواز تک نہ پہنچے تھی۔ جس سے اعلیٰ قریب و  
 ان کی آواز اسلام نہ ہوئی۔ شہر ہار کے قریب پہنچ کر دھار کرنے کا سوسہ آتش کرنے لگے۔ لعل سے وہ انجمن کا ہر طبقہ  
 تھا ایک مسلمان پانی دوز کر چڑھ گیا اس پر بے اچھی۔ انجمن کی پکڑ لیا۔ جسے ہٹا دیا۔ اور تیرے چچے لگا دیے۔ انکی مسلمان  
 ساری اس ایک دوسرے کھنکھاتے۔ پھر سے اپ بڑھ گئے۔ اس کے بعد ان لوگوں نے جبریت ہو پا کر اس سے دور و قریب  
 تھیں۔ نہ وہ بھی اور شہر ہار کو دوازہ تھیں دیا۔ قریب قریب قریب۔ شہر میں گھس چڑھو۔ بیت نہایت تھیں شہر کو فتح کر لیا۔  
 فوج اور تمام باغی خانہ شہر نے ایک ٹرہ میں جا کر پناہ لی۔ تین دن تک سواران اسلام ان کا کھڑا کئے ہوئے ٹرے وہ  
 بلا غرض محمود بن اسمعیل نے بھی ہر یکا کئے۔ فتح قریب نے جہانوں کی کھڑا کئے اور قریب کی۔ حادثی فتح مندی کا کھڑا کئے۔  
 ہونے کی طرف لوٹ کر آگیا کامیابی اور نصرت اور کر رکاب پر چڑھ گئے۔ آدنی دوز جا بدو یہود تھیں ہوئے۔ تمام ہندو  
 جو تک پہنچا اس میں چھپے۔ بلا گا اور اور انکو ہر کے جہانوں سے چھین دیے۔ اب صرف سریشا کے پہاڑی اور بانی رو  
 کے تھے۔ جو تھیں کی حالت کاری تھیں۔ تھیں وہاں کی جہ سے حملہ آور کے ہاتھوں سے محفوظ تھے۔ آخر کار مسلمان اسلام اور  
 تھیں کے کھلے جہان میں نہ رہا۔ زامو نے کی توبہ آئی۔ میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ تھیں پہنچے ایک اور محمود کے ساتھ

بھاگ کر شہر اور کی چوڑی میں جا کر پناہ گزریں ہو اسلای شہر بھی تعاقب کرتا ہوا اس شہر تک پہنچ گیا۔ اس وقت مرثیاء میں عورتوں اور بچوں میں بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا تھا۔ تدبیر کو اس موقع پر غصہ کی وجہ سے اس نے تمام عورتوں کو مردانہ لباس پہنایا۔ سر پر خود رکھا نیزہ کے بجائے ڈنڈوں اور دیگر ضروری نمائش اسلحہ جنگ سے آراستہ کیا۔ سر کے بالوں کو بچھو دے کر زخموں کے پچھے اس طرح لٹکایا کہ دور سے دیکھنے والوں کو واضح معلوم ہوتی تھی۔ اس معنوی فوج کو تدبیر نے فیصل شہر کی حفاظت پر مامور کیا۔ اسلای لشکر کو اس کا شعور نہ ہوا کہ یہ کس قسم کی فوج ہے۔ حملہ کی تدبیریں سوچنے لگا۔ تدبیر نے یہ احساس کر کے کہ میری تدبیر کارگر ہو گئی فوراً اپنے نو عمر قائم کو اٹیٹھوں کا لباس پہنایا اور خود مسلح کا جھنڈا لے کر وہیں صاف کر کے لے شہر سے باہر آیا۔ رفتہ رفتہ لشکر اسلام تک پہنچا۔ مرنے پر پیہ ساہا، نے اسے اپنی بیوہ کو کہا تھا تپاک اور احترام سے استقبال کیا۔ طاقت اور نرمی سے باہم گفتگو ہونے لگی۔ تدبیر بولا، "میں، بچے شکران کی طرف سے آپ سے شرائط صلح طے کرنے کو آیا ہوں جن کا قبول و منظور کرنا تو آپ کی حالی و مسئلگی اور مردانگی سے عہد نہیں ہے۔ ہمارے حرم و دل میں ہر حاکم کو خود بازی منظور نہیں ہے۔ اگر آپ وعدہ فرمائیں کہ اہل شہر کو امن کے الہ اسباب کے ساتھ لٹکی جائے دیں تو اس صلح میں آپ کے حوائج کرے، اپنا جائے۔ ورنہ فیصل شہر کی حفاظت اور ناکہ بند یوں کو آپ خود ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اس شہر پر آپ کا اس وقت تک قبضہ نہ ہوگا۔ جب تک ہمیں ایک فرد بھی زندہ رہے گا۔" منیٹ کو یہ شرط پسند آئی مگر پر ماضی ہو گیا۔ عہد نامہ لکھے جانے کے بعد پہلے منیٹ نے دستخط کئے۔ اس کے بعد تدبیر نے عہد نامہ پر دستخط کر کے منیٹ کے حوالہ کر کے کہا "لیجئے یہ وہ" عہد نامہ "میں ہی اس شہر کا حاکم ہوں"۔ اس کے بعد تدبیر اپنے تمام کے ساتھ شہر واپس گیا۔ اگلے دن صبح ہونے ہی شہر چاد کا دروازہ کھلا۔ سب سے پہلے تدبیر اپنے چند غلاموں کے ساتھ نکلا۔ ان کے پیچھے ہزاروں عورتوں اور بچوں کا جھنڈا ہوا۔ وہ منیٹ کو بے حد تعجب ہوا حیر ہو کر تدبیر سے دریافت کیا "آپ کے وہ چاہی کہاں ہیں جو فیصل کی حفاظت پر تھے"۔ تدبیر نے جواب دیا "میرے پاس سپاہی کہاں باقی رہ گئے تھے جن کے ذریعہ سے میں نے شہر کی حفاظت کی تھی وہ سب ہی غور خیز اور جڑ سے مرد ہیں"۔ منیٹ کو تدبیر کی اس ہتھیاری اور دلیرانہ کارروائی سے بے حد تعجب ہوا اور اس وجہ سے سرت ہوئی کس اس نے اپنے مظلوم انجمن کو مرثیاء کا گورنر مقرر کر دیا۔ چنانچہ آج تک صوبہ اسی کے نام کی صوبہ سے "نہرو بھیر لینڈ" کہا جاتا ہے۔

اس وقت طاقتور مرز بین انڈس کو کامیاب کرتا ہوا سردار ان کا ٹھکانہ تعاقب و جستجو میں غور و ملاحظہ (تکلیف) تک پہنچ گیا تھا۔ مگر نو نید میں صرف وہی جنگ باقی رہ گئے تھے۔ جنہیں مسلمانوں سے تعلق و دراصل پیدا ہو گیا تھا۔ مثلاً کوٹ برہنہ (بالیاں) گورنر سلہ اور "شاہ ذرا" سابق حکمران سپاہ کا رشتہ دار طاقتور نے ان لوگوں کو عہد نامے طیلے حمایت کے سردار اپنا کاتھ جن کی جستجو میں طاقتور ناک چھان رہا تھا وہ لوگ آخر تیار کے پھانڈوں میں جا کر پناہ گزریں ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے ہاتھ بڑھا گئے۔

طاقتور نے نہایت سپاہی کے تقریباً تمام شہر وں کو سر کر لیا تھا اور ہر دور و دروہ چار صوبے باقی رہ گئے تھے۔ وہ بھی راجہ نے کے قریب تھے کہ اس اثنا میں موہی بھی نصیر گورنر انریٹ نے جسے طاقتور کی یہ غیر متوقع کامیابی پسند نہ آئی تھی۔ اس مامور کی اور فوج و پولی میں حصہ لینے کی غرض سے اٹھا۔ وہ بڑا مرنے سپاہی کی بیعت سے انگریز کو لایو کے موسم گرما میں

میرزا حسن علی صاحب دہلوی کے حوالہ سے یہ کہنا چاہیے کہ اس کا سارا ایک ہی سر ہے اس کے سر پر ایک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا اور اس خلیفہ اسلام کی بیعت اور بیعت ملت کا یہ ایک سوچا ہوا تھا جس کا سر حکومت و ملکہ میں تھا۔

میرزا حسن علی صاحب دہلوی کے حوالہ سے یہ کہنا چاہیے کہ اس کا سارا ایک ہی سر ہے اس کے سر پر ایک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا اور اس خلیفہ اسلام کی بیعت اور بیعت ملت کا یہ ایک سوچا ہوا تھا جس کا سر حکومت و ملکہ میں تھا۔

میرزا حسن علی صاحب دہلوی کے حوالہ سے یہ کہنا چاہیے کہ اس کا سارا ایک ہی سر ہے اس کے سر پر ایک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا اور اس خلیفہ اسلام کی بیعت اور بیعت ملت کا یہ ایک سوچا ہوا تھا جس کا سر حکومت و ملکہ میں تھا۔

میرزا حسن علی صاحب دہلوی کے حوالہ سے یہ کہنا چاہیے کہ اس کا سارا ایک ہی سر ہے اس کے سر پر ایک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا اور اس خلیفہ اسلام کی بیعت اور بیعت ملت کا یہ ایک سوچا ہوا تھا جس کا سر حکومت و ملکہ میں تھا۔









سادے لئے۔ خدا بھی وہی حاکم میں کام لے گیا، یہ عبد الرحمن نے سنیوں کو ان کے سروں کو تنگ کر کے رکھا، ان کے سروں کے ساتھ۔ یاد پر ہم بھی سمجھے۔ زور و غلطی کے مسئلہ کو سمجھ، اپنے بوجھ پر۔ ہے ان کے زواروں میں چھیننے دینے کے۔ ان سروں کے ساتھ۔ یاد پر ہم بھی سمجھے۔ زور و غلطی بھی ہے جو غلطی منور سے ملے۔ کے پاس اثر و جھک میں بھیجے۔

**ملایطہ کی فتح** : ہمارے بہادر فوجی علیحدہ میں ایک بہادر فوج تھا۔ ان واقعات سے فوجی ہی اس نے دل میں عبد الرحمن کی  
 عداوت اور مخالفت پیدا کر لی تھی اور وہ اس عداوت سے بے وقوفی اپنی تھی کہ وہ بھی اس میں امیر عبد الرحمن نے اپنے تمام  
 بدادہ، جرمین فوج کو علیحدہ کر کے نہ ملے روانہ کیا۔ ان بدادوں نے یہ طرہ پر پہنچ کر حاضر ہو کر اور اپنا خود مزاج جنگ کے  
 بعد اسے فتح نہ کر کے ختم کو نہ دیا کہ اللہ بھیجے اور عمان بن سزور بن عبد اللہ بن خطاب نے ساتھ کر لیا۔ دونوں چاہ  
 زنجیر کو لائے تھے۔ امیر عبد الرحمن نے انہیں سلب کر دی۔

[illegible]

عقاب اور عبد اللہ قریشی کی سرکوبی: اور ہم سے فارغ ہو کر عقاب بن مروان کو روانہ ہوا۔ اشد و جنتی کو رخصت کر لیا۔ اہل مدینہ نے مجبوراً کہا کہ امانی اور خورسٹ جیت لیا۔ عہدِ عمر بن ابی اسد بن ابی اور عامر بنی کے ساتھ قرطبہ و اہل آباء و بھائی کے بھوپہ، اہل قریش، اہل سہیل میں طم غنم کا ایک ٹیٹر جماعت تھے۔ عمر سے قرطبہ پر حملہ کرنے کی تیاری کی عبد الرحمن نے ایک فوج کو اس جماعت کے متشکرانے کے لئے روانہ کیا۔ وہ اس سال کے یغیہ پاکر کربلا و اہل بنی کا انکرا دیا۔ یہ یغیہ کا۔ فتح بہروز۔ وہیمیت متشکر ہو گئی۔ عبد اللہ نے عطا تھیر کر لیا اور بنی طلب کی چٹا چٹا عہدِ عمر بنی کے اہل بنی۔

[illegible]





**انہیوں کی سرکوبی** اسی دن میں وہ یہاں سے ایک قلعہ میں پناہ لیں ہو کر بھارت کی عہد الرحمن نے شہید کیے۔ انہی کو اس کی سرکوبی پر مامور کیا۔ شہید نے کہا ہے کہ باگ سے لڑ کر وہی حکومت دی اور دارالاملاہ اس کے بعد برہمنوں نے مہاراجا ابراہیم کی بجائے اس کا سردار کیا۔ عہد الرحمن نے بدزبانوں کی جگہ کے فرد کو لے کر لایا۔ کیا۔ بدزبانوں نے یہی یہی کے سردار ابراہیم کو قتل کر ڈالا اور ان کی جماعت کو تتر بتر کر دیا۔ انہی دونوں سبکی لڑی ایک چار سالہ بچہ تھا جو کہ قریب سے ملاحظہ کر گیا اور مخالفت شروع کر دی۔ عہد الرحمن نے جیسا کہ میں نے انک کا سبکی کے تتر بتر کرنے پر حصہ کیا۔ ایک دن تک جیسا کہ اس کا مہمور تھا۔ حتیٰ کہ زمانہ کا مہمور بھی سبکی کا انتقال ہو گیا۔ انہیوں کی جماعت منتشر ہو گئی۔

**سیدنا بنی یثرب کی بقاوت** ۱۳ھ میں عہد الرحمن کو برسط کی بھارت فرد کو لے کر شہرہ و پٹی آفرین اور برسط میں سلیمان بن دھن اور مسکن بن ماسی تھرائی کر رہے تھے ان کا قبیلہ اندیشا نے علی بن ابی طالبؓ کے خلاف علم بھارت سے کیا عہد الرحمن نے پہلے اپنے چار سالہ اور اس میں سے شہید بن عہد کو اس پر چڑھایا۔ شہید نے چھپنے کی اور ان کا سر قلعہ میں ماسور کر لیا۔ ایک دن تک سلسلہ جنگ اور محاصرہ جاری رہا۔ انہی کو تو فیصلہ تھا کہ ہر دن ہوا تھا کہ ایک روز سلیمان نے دھوکہ دے کر شہید کو گرفتار کر لیا اور شہر فرانس کا بلا لیا۔ جس وقت شاہ فرانس برسط آیا اس وقت شاہی لشکر نے شہید کی گرفتاری کی وجہ سے محاصرہ اٹھایا تھا۔ سلیمان نے شہید کو شہر فرانس کے کوئلہ پر چڑھایا۔ اس ایسے میں کہ میں عہد الرحمن کو لے کر اس سے اس کا بیڑہ ماسور کر لوں گا وہاں تک کہ اس کے بعد میں نے سلیمان کو قتل کر کے قتل کیا۔ عہد الرحمن نے ان واقعات سے مطلع ہو کر فوجیں جمع نہیں کیں۔ بدلاؤ میں نے جنگ کرنے کو برسط پر پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ حتیٰ کہ حسین نے طولی محاصرہ سے بچ کر مہاراجت کر لیا۔

**حسین بن علیؓ کا قتل** اسی دن سے ذریعہ ہوا کہ امیر عہد الرحمن جلا فرانس اٹھائیں پر چلا۔ کہنے میں مصروف ہوا اس نے بادشاہ اور لوگوں پر بھی جو اس کے قریب و دور میں تھے خط لکھے کہ اپنے وطن قریب میں واپس آیا۔ پھر ۶۵ھ میں مسلمان نے تمام برسط میں علم بھارت لایا۔ عہد الرحمن کا ایک گورنر نائب کی شہرہ و پٹی میں ایک جگہ کے افراد کے لئے روانہ ہوا۔ متعدد چھوٹی چھوٹی لڑائیاں کے بعد مسکن کے ہمراہیوں میں سے ایک گروہ کو گرفتار کر لیا اور سر رکھے ہوئے لڑکا۔ حتیٰ کہ ۶۶ھ میں عہد الرحمن پر بھی نہیں فوجیں آ رہی تھیں کہ اسے سر کرنے کے لئے روانہ ہوا اور بدزبانوں کے قتل کر کے

اس سبکی کی بھارت کو بدزبانوں نے لے لی۔ سبکی نے قلعہ رازشہ کے تختہ ثواب پر حاضر ہو کر تیرہ برس اور نو چھ برس کی طرف لایا اور سبکی نے عہد الرحمن کی گرامہ شہرہ و پٹی کے قتل کیا۔ سبکی کو سبب تھا کہ انہی کو قتل کر کے عہد الرحمن کی جماعت کو تتر بتر کر دیا۔ عہد الرحمن نے شہید کو شہر فرانس کے کوئلہ پر چڑھایا۔ اس ایسے میں کہ میں عہد الرحمن کو لے کر اس سے اس کا بیڑہ ماسور کر لوں گا وہاں تک کہ اس کے بعد میں نے سلیمان کو قتل کر کے قتل کیا۔ عہد الرحمن نے ان واقعات سے مطلع ہو کر فوجیں جمع نہیں کیں۔ بدلاؤ میں نے جنگ کرنے کو برسط پر پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ حتیٰ کہ حسین نے طولی محاصرہ سے بچ کر مہاراجت کر لیا۔

۱۳ھ میں عہد الرحمن کو برسط کی بھارت فرد کو لے کر شہرہ و پٹی آفرین اور برسط میں سلیمان بن دھن اور مسکن بن ماسی تھرائی کر رہے تھے ان کا قبیلہ اندیشا نے علی بن ابی طالبؓ کے خلاف علم بھارت سے کیا عہد الرحمن نے پہلے اپنے چار سالہ اور اس میں سے شہید بن عہد کو اس پر چڑھایا۔ شہید نے چھپنے کی اور ان کا سر قلعہ میں ماسور کر لیا۔ ایک دن تک سلسلہ جنگ اور محاصرہ جاری رہا۔ انہی کو تو فیصلہ تھا کہ ہر دن ہوا تھا کہ ایک روز سلیمان نے دھوکہ دے کر شہید کو گرفتار کر لیا اور شہر فرانس کا بلا لیا۔ جس وقت شاہ فرانس برسط آیا اس وقت شاہی لشکر نے شہید کی گرفتاری کی وجہ سے محاصرہ اٹھایا تھا۔ سلیمان نے شہید کو شہر فرانس کے کوئلہ پر چڑھایا۔ اس ایسے میں کہ میں عہد الرحمن کو لے کر اس سے اس کا بیڑہ ماسور کر لوں گا وہاں تک کہ اس کے بعد میں نے سلیمان کو قتل کر کے قتل کیا۔ عہد الرحمن نے ان واقعات سے مطلع ہو کر فوجیں جمع نہیں کیں۔ بدلاؤ میں نے جنگ کرنے کو برسط پر پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ حتیٰ کہ حسین نے طولی محاصرہ سے بچ کر مہاراجت کر لیا۔

۱۳ھ میں عہد الرحمن کو برسط کی بھارت فرد کو لے کر شہرہ و پٹی آفرین اور برسط میں سلیمان بن دھن اور مسکن بن ماسی تھرائی کر رہے تھے ان کا قبیلہ اندیشا نے علی بن ابی طالبؓ کے خلاف علم بھارت سے کیا عہد الرحمن نے پہلے اپنے چار سالہ اور اس میں سے شہید بن عہد کو اس پر چڑھایا۔ شہید نے چھپنے کی اور ان کا سر قلعہ میں ماسور کر لیا۔ ایک دن تک سلسلہ جنگ اور محاصرہ جاری رہا۔ انہی کو تو فیصلہ تھا کہ ہر دن ہوا تھا کہ ایک روز سلیمان نے دھوکہ دے کر شہید کو گرفتار کر لیا اور شہر فرانس کا بلا لیا۔ جس وقت شاہ فرانس برسط آیا اس وقت شاہی لشکر نے شہید کی گرفتاری کی وجہ سے محاصرہ اٹھایا تھا۔ سلیمان نے شہید کو شہر فرانس کے کوئلہ پر چڑھایا۔ اس ایسے میں کہ میں عہد الرحمن کو لے کر اس سے اس کا بیڑہ ماسور کر لوں گا وہاں تک کہ اس کے بعد میں نے سلیمان کو قتل کر کے قتل کیا۔ عہد الرحمن نے ان واقعات سے مطلع ہو کر فوجیں جمع نہیں کیں۔ بدلاؤ میں نے جنگ کرنے کو برسط پر پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ حتیٰ کہ حسین نے طولی محاصرہ سے بچ کر مہاراجت کر لیا۔





## باب: ۲۵

### امیر ہشام الرضی بن عبدالرحمن ۱۷۱ھ تا ۱۸۰ھ

تخت نشینی جس وقت عبدالرحمن نے سترجائے عزت اعلیٰ دیکھا اس وقت اس کا بڑا چچا سلیمان طلبہ میں شہرہ آفاق تھا اور اس کا دور پچھلے ہشام بادشاہ کی کرسی حکومت پر تھا۔ عبدالرحمن نے اسی کو اپنا بھائی چچا دیکھا تھا۔ چچا اپنا مہذبہ الفہم سکھانے کے وقت ترکہ میں موجود تھا اپنے نامور بہن۔ کہ مر نے اپنے چچا کی ہشام کی حکومت کی بیعت لی اور اس حادثہ جاں کاو کی فتح پیمانی۔ چنانچہ ہشام بادشاہ سے قربت پایا اور حکمرانی کی مہمیں کر کر کے حکومت پر بیٹھ کر حکمرانی کرنے لگا۔

سلیمان بن امیر عبدالرحمن کی بغاوت: چونکہ سلیمان اس سے عمر میں بڑا تھا اس لیے وہ اسے اپنے کھد کی پید ہوئی۔ وقت روز اس کی پید کی نے مخالفت کی صورت اختیار کر لی۔ طلبہ میں علم خلافت بلند کیا۔ اس کا بھائی عبدالرحمن بھی اس سے آگاہ ہوا۔ ہشام نے اس کے وائیں لانے کی غرض سے چند لوگوں کو روانہ کیا مگر یہ اسے نہ پا سکے اس کے بعد ہشام نے فوجیں آراستہ کر کے طلبہ کی جانب کوچ کیا۔ پہنچے ہی ان دونوں کا طلبہ میں ہی صرہ کر لیا۔ سلیمان نے اپنے بھائی عبدالرحمن اور اپنے چچا کو شہر کی حفاظت پر چھوڑ کر قلعہ کا راستہ لیا مگر یہ حاصل نہ ہوا۔ ہشام نے اس کے خائب میں اپنے بیٹے عبدالملک کو تعین کیا اور طلبہ کا محاصرہ کئے رہا۔ سلیمان نے یہ خبر پا کر مارہ کاروں کی روانہ کرنے کا حکم دیا۔ وہ نے قلعہ چڑھ لیا۔ وہوں حریف ملی تو زکرا رہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے سلیمان کو شکست دی۔ ہشام اس وقت طلبہ کی محاصرہ پر اڑا ہوا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر دھڑک کر پکے تھے کہ ایک روز اس کا بھائی عبدالرحمن اسے حاصل کئے بغیر ہشام کی خدمت میں آکر حاضر ہو گئے اور سرطاعت بھکا دی۔ ہشام نے اس کی کھیم معاف کر دی اور عزت افزائی سے صلے حاجت کئے۔

سلیمان بن امیر عبدالرحمن کی برہمگور واپسی: پھر بھی اس نے ہشام نے اپنے بیٹے عبدالرحمن کو شہر سے چھک کرنے کے لئے تہمید روانہ کیا۔ چنانچہ ہشام نے اپنے بھائی کو خود حملوں سے اطراف تھمیر کر ویران اور چال کر دیا۔ سلیمان روزانہ جنگ سے تھکے آکر یہاں جسے کی طرف بھاگ گیا اور وہیں جا کر پناہ دینے لگا اور حواریا اپنے باپ کے پاس قریب وہیں آئے۔ اس کے بعد سلیمان نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ بلادائے کس جہر زکرا کر برہمگور چلے جانے کی درخواست کی ہشام نے منظور کر لیا اور اپنے باپ کے حوالہ سے اسے تہمید روانہ ہوئے۔ اسے ساتھ تہمید روانہ کر دیا۔ سلیمان کے ساتھ اس کا بھائی عبدالرحمن بھی آئے۔ ہشام سرزمین اعلیٰ میں چھوڑا اور شہر کی گرجا دیا۔





باب: ۶۶

امیرالحکم اول بن ہشام ۸۰ھ تا ۲۰۳ھ

اس نے انتقال پر اس کا بیٹا محمد شہزاد بن جواد اس کے بعد حکومت میں آیا وہ اس کی کثرتِ کالی - بہت سے مجوزے  
تسلیم کی شایع ہوئے۔ اسی کے اور اس کی نسبت کہ مکتوبہ مور سے اقتضا مراد استقامتِ عالمیہ ہو، یہ نہ ہے یہ صرف ایک فنی کرم  
اور نہ انجیل ہے۔ آمین

سید اللہ ہشتی کا خروجِ غم۔ کہ اہل زندگیت سے عیاد اللہ ہشتی ابن عبد الرحمن، اہل نے مغربی ولس کی مراد سے دیانت کر کے جلیہ پر ہندہ حاسن کیا، اسے بعد تلخ سے اس کے بھائی مسلمان نے مٹی مراد کیا۔ جسم ایک مراد کیا۔ ان راتوں کی لڑائی میں مصروف، باقر اور عمر کو فتح نصیب ہوئی اور کچھ عیسائی مسلمان مارے گئے۔ باقی رہا عید اللہ، وہ جلیہ میں متحیر رہا کہ چھ مسجد خوف جان کسی قسم کی شہر کی اور نماز کا باعث نہیں بنا۔ لیکن غم نے جلیہ کی بجائے کوہِ سلسلے کوہ کی آواز میں روک دیا۔ چنانچہ جلیہ سے باہر چلا گیا اور وہاں باہم سعادت ہو گئی۔

فرانسس جونز کا برٹش نو پر قبضہ و پسپائی: اپنی خانہ بدوشی کے نو میں جس نے موقع مناسب تھا وہ کہے تو ہیں  
فرانسس جونز اور عظیم اور اپنے بچوں کے ساتھ صوفیہ کے بل و قال دیکھ کر ٹھونک کا قصد کیا۔ انسانی تو ہیں، برٹش تو ہیں  
تو ہیں۔ فرانسس نے یہ تک، دو برٹشوں پر قبضہ کر لیا۔ قلم نے اپنے چاکس اور عظیم کے قیامت حاصل کر کے فرانسس کو بل  
کی جانب توجہ دی۔ اپنے صاحب عید انگریزوں کو اور اسے نیا ٹیٹ، امیر انگریزوں کو کہے تو ہیں اور اسے انگریزوں کی جانب توجہ  
دیا۔ امیر انگریزوں نے فرانسس کے ساتھ اپنی بھینروں کے طرف سے ایک کتاب، دو شے، ساتھیوں کی طرف سے ایک کتاب  
نے اسے اپنی طرف سے مراجعت کر کے، اس کے دوسرے سرے کی ایک ہندی لکھی اور اس کے پہلے پہلوں کے چند ہندیوں کو  
دوسرے کہے۔ انھیں اس وقت نہ پائے تو انھیں نہ جانے کا انداز میں کہہ کر دیا، دوسرے کے ساتھ کام آئے ایک بچی جانے نہ ہو  
سہا امیر انگریزوں نے فرانسس کے ساتھ خاصا، اس کی طرف سے مراجعت کی۔

[illegible]





**پیام الخندق** ایک روزِ رحمت کے بہانے عمر بن الخطابؓ نے تمام سردارانِ باغیان کو قہرِ فدا سے پرہیز کیا اور عمرؓ کے بیچ راہِ دوہم کی کثرتِ خیال سے اس پر یہ انتظام فرمایا کہ کتابِ ایک دروازے سے دیکھان میں داخل ہوں اور جانے وقتے اس پر دروازے سے جائیں۔ اہلِ شیعہ نہیں رہے وہ انتظام کے مطابق کردار کے گردِ قہرِ فدا سے ہی داخل ہوئے۔ مگر چونکہ یہ قہر میں داخل ہوتے سردارانِ لشکر ان کو کھٹکھٹاں کھٹاں کر رہے جاتے جو پہلے سے ان کو کوس کوس تھے۔ اچھے کدواں میٹھا اور سب کی گروہیں رہا رہتے۔ روزِ رات کسی تدبیر کو حکمتِ علیؓ سے تمام سرخوش کو قتل کر دیا گیا۔ باقی ماندہ کچھ معمولی بیعت والے اس سرکوتاڑ گئے اور جان کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس خوفناک اور کھونٹ خاں صحتِ خیرِ امت نے تمام اہلِ غایبہ کے مزاجِ خندنے کر دیے۔ سمعہ و طعنے، طعنے و طعنے، طعنے تک طعنے رہے جیسا کہ ہم آئندہ تحریر کریں گے۔

**اصل قرطیب کی جہالت:** بحمد اللہ میرا شیخ بن عبد اللہ نے مادرہ میں علم حاصل کیا۔ علم کے گورنر کو مادرہ ترغیبات دیا تاہم کو اس نے اطلاع ہوئی اس نے فوراً مجلس حربہ ترک کر کے مادرہ کو جا کر ٹھہر لیا۔ انکار کا مصرہ دینی ہے خبر گیری کا دینی قرطیب نے جہالت سے جہالت نفی ہے صحیحہ، فقہ قرطیب کی جانب لوٹ آ جاؤ نہایت تیزی سے آتش نہ دفر ہو کر تھیں مصلح دین اور سرخوشی کو مایہ الا اس کے بعد اصیغ نے بھی علم حاصل کر کے الہ امت قبول کر دیا۔ علم نے اس قرطیب میں جہالت ختم کر دیا۔

طر سوسہ کا حاصرہ ان آئے دن کی خانہ جنگیوں اور اندرونی بغاوتوں کا دھاس کر کے فوجیں فروزہم کیں۔ سامان جنگ وحصار میں سر کے طروسہ کے حاصرہ کی غرض سے کوئٹہ کر دیا۔ حکم نامہ کی اطلاع ہوئی اس نے اپنے بیٹے عبدالرشید کو جب بڑی فوج کے ساتھ شاہ فرخسی کی سرکوبی پر مامور کیا۔ بھیجی سر فرخسی اچھا مدد و انگشت سے آگے نہ بڑھ کر عبدالرشید نے حکم نامہ کو اپنے پرانے اور کچی طبیعت سے نہ سمجھ کر بانی ہونے سے حکم نامہ کی سرکوبی کے لئے یہی نظر نہیں جانتا کہ کون کون سی بات اسے ہوئی۔ ان پر سر فرخسی نے مدد کے سبب ان کو ایسا سب سے فوجیوں کو قتل کر دیا۔ اس کی اطلاع ہوئی ان کی فوج میں چلا آ گیا اور وہ جی نے ان کی طبیعت اور مدد کی۔ ان کی فوجیں اسے مدد پر مامور کر دیں۔

؟ یہ تو اچھا ہے! اب یہ دیکھو کہ ہم نے اس مسئلے کو کتنا جلد حل کر دیا ہے۔ اس کی قیمتیں بھی جتنی کم ہیں، وہاں لوگوں کے غمناکوں کو اس کا فائدہ پہنچا رہا ہے۔

پہلی بار دکن سرحد میں کسی چپ الیہ روئے گزشتہ تھی، مخوف خانی کو جلا، یا تو بھائی ہو گئے۔ نظم ۱۱ کی سرحد پر  
 آتش و تار مار ہو کر بارہ گینا تھیں حال انہی کی لڑائیوں میں مصروف رہا۔ قرائچہ کا جیسا نام۔ کوہستان کا ایہ۔ سرحد کی زبان  
 لوٹ مار شروع ہوئی، حکمران نے ۱۹۹۷ء میں انہیں ہوش میں لانے کی غرض سے مملکت قرائچی کی جو بے حق کیا۔ شہد و حکمران  
 تھے۔ اکثر شہر میں لوہریں درخواب ہو گئیں، مخوف خانی اور قیدیوں کی کوئی گنجائش تھی۔ قرائچی کا تالہ سے قریب جانے لے  
 اس وقت حکمران لہجہ کی عرب، انہی ہو

[illegible]

امیر حکیم کی وفات و گوردار : فروری ۱۹۱۷ء میں امیر احمد علی شاہ نے اپنی مصروفیت کے ساتھ نہیں سنا چاہا کہ کون سے وفد سے جانی۔ یہ پیدائش ہے جس نے اعلیٰ میں فوجی حکم قائم کیا۔ عاقلوں کی محو فہمیں مترب کیا۔ طریقہ شریعت کے احکامات۔ ترب کاف

[illegible]

وہی انھوں نے کہ: ہاں، میں نے اسے دیکھا تھا۔ مگر میں نے اسے نہیں دیکھا تھا۔



## باب: ۷۷

### امیر عبد الرحمن الاوسط بن الحکم اول ۲۰۶ھ تا ۲۲۶ھ

عبد اللہ بن المنصور کی بیعت و وفات کے بعد اہل بیت کے خاندان کی حکومت میں عبد اللہ بن المنصور (نعم النبی) چاہے غی ہو کیا غی میں آکر تشریف لے گئے تھے۔ یہ وہی ہے جو اب وہاں ہے۔ عبد اللہ بن المنصور نے اہل بیت کے خاندان کو اپنے غی میں لے کر اپنے گھر میں لے گیا۔ عبد اللہ بن المنصور نے اپنے گھر میں اپنے خاندان کو اپنے غی میں لے کر اپنے گھر میں لے گیا۔ عبد اللہ بن المنصور نے اپنے گھر میں اپنے خاندان کو اپنے غی میں لے کر اپنے گھر میں لے گیا۔

اس کے بعد عبد الرحمن بن الاوسط بن الحکم اول ۲۰۶ھ تا ۲۲۶ھ کا زمانہ تھا۔ عبد الرحمن بن الاوسط بن الحکم اول ۲۰۶ھ تا ۲۲۶ھ کا زمانہ تھا۔ عبد الرحمن بن الاوسط بن الحکم اول ۲۰۶ھ تا ۲۲۶ھ کا زمانہ تھا۔

**زبانی** عبد الرحمن بن الاوسط بن الحکم اول ۲۰۶ھ تا ۲۲۶ھ کا زمانہ تھا۔ عبد الرحمن بن الاوسط بن الحکم اول ۲۰۶ھ تا ۲۲۶ھ کا زمانہ تھا۔ عبد الرحمن بن الاوسط بن الحکم اول ۲۰۶ھ تا ۲۲۶ھ کا زمانہ تھا۔

**انگریزی** عبد الرحمن بن الاوسط بن الحکم اول ۲۰۶ھ تا ۲۲۶ھ کا زمانہ تھا۔ عبد الرحمن بن الاوسط بن الحکم اول ۲۰۶ھ تا ۲۲۶ھ کا زمانہ تھا۔ عبد الرحمن بن الاوسط بن الحکم اول ۲۰۶ھ تا ۲۲۶ھ کا زمانہ تھا۔



























ایشیلیہ نے فوجی امداد طلب کی اور انیم شینس پر کر کے طرابلس ہندوستان کی ملک پر کوشیا و زبر اسدلت سے اور ان دونوں  
پاشوں سے نہ بچنے ہوئی۔ یہاں سلطنت نے ان دونوں سرکشوں کو شکست فاش دی اور کچھ عرصہ تک ان کے خلاف کے بعد سر  
انجامت کر کے یاغیہ عبداللہ نے اسے ایشیلیہ کی سند حکومت مرحمت فرمائی۔

ابن ہندوستان کا انتقال باقی رہا میں سن ۱۰۵۱ھ میں اس نے اپنے زعامت کی فوجی سے دولت شید سے کچھ ادا کیا شروع ہوا  
کی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ عین اہل شید نے قیروان و اگالہ کے قبضہ سے نکال دیا تھا۔ عربان ہندوستان نے اندلس میں عبید اللہ  
شہید کی رحلت کا حال روایان کیا عربیہ جو بعد جب کہ نہ مل گئے تھے نے عبید اللہ عبدالرحمن اندلسی کی حکومت، مملکت  
کو اچھا سوا سچا مل مایہ فرمایا اور باغیوں کا ناظر خواہستہاں ہو گیا۔ اس وقت عربیہ ہندوستان میں علم حکومت کا ہر طریقہ و  
معارف پر کیا تھی مگر اس حالت پر ۱۰۵۲ھ میں ملک براءت اور کئی کے حکموں میں اس کو مایہ۔

سلیمان ابن عمر بن ہندوستان کی سرکشی دیکھ کر کے بیاضہ اس کا پڑا بھتیجہ بنو اہلند ناصر نے اس پر فتنے کو  
نہی و قتل کر دیا۔ مگر وہ یہ تھا کہ اس حکومت کرنے پر نہ تو اس کے بھائی علی بن عین اور قیاس بن عین سے خود اس کے ایک چچا  
نے اسے مار ڈالا۔ یہاں اس وقت ناصر کی خدمت میں خلیفہ شریک طرف کیا اور اسے بھیجی گئی تھی کہ اسے بھتیجہ اس بھتیجہ پر  
حکومت کرنے لگے۔ یہ واقعہ ۱۰۵۳ھ کا ہے۔ سلیمان نے خلیفہ سے شکایت کی کہ اس نے مجھے خلیفہ ناصر بنو اہلند سے ملنے کے لیے  
ناصر نے اسے بھی بھتیجہ سند حکومت عطا کی مگر اس کے برائی ہضم کو مرمت فرمائی تھی۔ چند روز بعد سلیمان نے غارتگری و  
بخلت کا اظہار کیا۔ ناصر نے فوجی کی فوجی سے جو فوجیں بھیجیں جس کی وجہ سے یہ سطح ہو گیا لیکن یہ عہد کی کیا اور وہ بھی  
میں ہر طرف ظہیر کے اسے سطح ہو کر۔ مگر ناصر کو اس اظہار سے غصہ ہو گیا کہ اس نے اس کے وزیر سلطنت عہد ظہیر میں سبیل  
و افواج کی کامیابی کا اظہار کیا مگر اس نے اس کے وزیر سلطنت نے سلیمان کو شکست دے کر اس کو قتل کر دیا اور اسے قتل کر دیا۔

ابن ہندوستان کا زوال سلیمان بن اور ہندوستان نے خیر بنی محمد بن کے دوسرے بھائی حنیس بن عمر کو اپنا امیر بنایا اس  
نے بھی بغاوت کی اور اپنی بڑھائی اور فتنے پر از رہا۔ ناصر نے اس کی مراد کی کہ اسے قتل کر دیا اور اسے قتل کر دیا۔ اور  
بیک کا سلسلہ جاری رہا۔ حتیٰ کہ حنیس نے امان کی درخواست کی۔ یہ صبر نے اسے امان دیا۔ چنانچہ حنیس نے اپنی حکومت کے  
ایک ماہ بعد قریب عمر کو قیام کرنا اور ہر گھمبہاؤں کے ساتھ بھتیجہ ہلاک کیا۔ سرحد میں بھتیجہ کو ایک طرف رہے۔ چھ دن  
۱۰۵۴ھ میں حنیس نے اس کے بیٹے حنیس و حنیس کی فوجوں کو لگا کر قریب میں اسے حلیہ پہنایا۔ ۱۰۵۵ھ میں قریب کرنا اور  
ظہیر کو جو طرف رہے۔ یہ میں تھے مگر ہر صبا کر اپنا صوبہ ہلاک میں میں نے بھتیجہ اور قریب سے سب بھی زمین کے بے ہر کر  
ہے گئے۔ اس واقعہ سے بڑھ کر حنیس کی حکومت ختم ہوئی اور اس کے بھتیجہ نے اس کی بھتیجہ کا نام و فتنہ سے یہ واقعہ  
۱۰۵۶ھ کا ہے و الباقی اندر۔

یاغیہ ایشیلیہ صوبہ ایشیلیہ کے باغیوں کا سربراہ تھا جو ابھی ظہیر بن ابی حنیس کے دور میں تھے۔ وہ سب سے پہلے  
ایشیہ میں سے بڑا اور فوجی کی سپرد سے علم بغاوت پانچواں تھا۔ یہ واقعہ ۱۰۵۷ھ میں ہوا۔ بھتیجہ نے اس کی طرف سے ایشیہ











[illegible]

کہ نسی بن محمد اور محمد بن عبد الجبار کا قتل محمد بن عبد الجبار بن ایرج محمد و عبد الجبار نے جو کہ خلیفہ ناصر سے باپ چاہا تھا۔ وہ روز خلافت میں اپنے بھائی کا خون بن کر پی ڈھارت کی کہ قہر مٹی بنی محمد خلافت میں آپ کی مخالفت پر کمر بستہ آگیا۔ وہ اپنے خریفہ والد کی نصیحت لینے کا اور دو رنگا بن کا مٹی سے بھی بنی محمد عبد الجبار کی اسی قسم کی مخالفت میں آپ کی مخالفت میں جو کہی خلیفہ ناصر نے انہوں کی مخالفت کو خفیہ طور پر تشکیق شروع کی اس میں والد کا بچہ جیسا کہ اس کے نزدیک وہ ان کی مخالفت و رد و انتہا کی کھلی کھی اس نے ان دنوں کو دیکھ کر مسرت فرما لیا۔

[illegible][illegible]

የጥገና ማድረግ ይቻላል፡፡

بڑے نمایاں کام کئے، ضروری اور مقیم باشندوں کو انعام دیا۔ فتوحات کے دائرہ کو وسیع کیا۔ جس سے یہ لوگ محنت و سلطنت کے نایاب بازو بنائے جانے لگے۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کا باب اسحاق راہی تک عزم ہو گیا۔

بنی اسحاق کی جلا وطنی چنانچہ یہ لوگ اس کی جگہ اسی درجہ و منزلت پر حاکم ہوئے۔ چہ وہ اس خاندان کے بڑے اور بزرگ خاص محمد اللہ کا انتقال ہوا۔ خلیفہ مامری کی خدمت میں یہی اپنے خاندان میں پیش پیش تھا۔ خلیفہ نے اس کے پس، نہ گلی خانہ اور گورنہ و ازہرے سے ستار کیا چند دن بعد مصر نے بغاوت کا اثر اس پرانے گورنہ کو لایا، بن آئی، چلی اور دکھائی کرنے لگے اس سے ناصر کے دل میں بھی جبارہ گیا۔ ان لوگوں کو نہ مصر نے قریب سے نکال کر دوسرے جلا وطن کر دیا۔ چنانچہ ان میں سے امیر نے مصر میں جا کر قیام کیا اور ۳۵۵ھ میں خلیفہ مامری کی وفات سے خوف ہو کر باقی رہ گیا۔ خلیفہ مامری کی خبر گیری تو اس نے فہمیں آراستہ کر کے اُسے پر چڑھائی کر دی، اُسے اس کی آمد سے مطلع ہو کر، اور الحرب میں چڑھ گیا اور دوسرے بادشاہ غلام کے پاس جا کر پناہ گزی ہو گیا۔ قصور۔ دن بعد مصر نے اس سے گج ادا کی شروع کی اسے یہ امر اگوار گز رہا، کسی محد و بیگانہ کے خلیفہ مامری کے پاس چلا آیا۔ خلیفہ ناصر نے اس کی نصیحت حاکم کر لی اور خدمت میں نہ لے گیا۔ یہاں تک کہ اس نے وفات پائی۔

احمد بن اسحاق کا قتل احمد پر یہ مجبوری کہ جس زمانہ میں اس کے خاندان پر وہ آیا وہی زمانہ میں خلیفہ ناصر نے اسے سر قلم کی حکومت سے معزول کر دیا۔ نہ وقت، حال وہ نے کوئی آئی روز بروز شہر کی قرب اس پر بڑھتا گیا لگائے بجائے والے لگائے بھجائے رہنے لگا، خوشی غم سے مارا دیا گیا باقی۔ احمد یہ خلیفہ مامری کی خدمت میں رہا یہاں تک کہ سب خلیفہ ناصر کے سرب باجوں نے سر قلم کی جانب کوچ کیا۔ لوگوں نے اس کی بھی شکایت کردی، دوسرے خوف جان بھاگ گزرا۔ اسی زمانہ فراری میں ان سر قلم کے چند لوگوں سے ملاقات ہو گئی ان لوگوں نے اسے مار ڈالا۔

خلیفہ ناصر اور ابن ہشون خلیفہ ناصر کے بعد خلافت میں سب سے پہلے جو حکمران ہوا وہ ابن ہشون تھا اس کے سر کرنے پر بد (خلیفہ ناصر کا خاتمہ) اور خلیفہ مامری کا عجب مامور کیا تھا ان دونوں نے جتن پر کھیل کر اس حکمران کو ابن ہشون کے قبضہ سے ۳۵۰ھ میں الٹا لیا اس کے بعد خلیفہ ناصر نے جس شخص جہاد کی فرض سے کوٹا کیا۔ ابن ہشون کے تین نکلوں سے زیادہ بزرگ تر بن گئے۔ انہی میں قلعہ حیرہ بھی تھا۔ ابن ہشون کے جہاد خلیفہ ناصر کے سرب باجوں کے جولا لگا دینے ہوئے تھے آئے دن کی خزانہ اور دوسرے ابن ہشون کا ہاک میں دم آ گیا تھا۔ حتیٰ کہ عیدین میلے نے اسے قلعہ مستحون و قلعہ مسمان سے بھی بھجا بھجا کر دیا۔ ۳۵۳ھ میں ناصر نے ایشیلہ کو احمد بن ہشون کے قبضہ سے نکال لیا۔ جیسا کہ ہم اوپر تحریر کرتے ہیں۔ مگر عورت جس فوج میں آ رہا ہے کہ ابن ہشون کے قلعوں کی طرف بڑھ کر ناہرہ و مزینہ لغزا، ایک پہنچا۔ ساحل مقامات پر قبضہ کر لیا۔ انھی مشنریوں کے بیڑوں پر غاصب ہو گیا اور ان میں جس چیز کی کمی تھی اسے پورا کیا۔ ابن ہشون نے برائے نام عزت کی۔ ناصر نے ذات بتائی۔ ابن ہشون نے بھی بن اسحاق مروانی کی نوابی مصالحت کا پیام دیا ناصر نے شکوہ کرتے ہوئے اس پر دھمکا کر دیا۔

پھر کی فتوحات ابن و اشحات کے بعد اسحاق بن قرشی نے باغیانہ سر میں اور بلندیہ پر فوج کشی کی۔ نہایت فوج سے ابن

طائفہ کے ایک کچھ راہنہ لے کر وہاں پہنچ کر اسی زمانہ میں جہانگیر کے آداب کا مطالعہ کیا۔ شہر میں پہنچنے والی کی مہمان  
نہیں تھے، وہ لوگ قلعہ کے قریب ہی طرف پہنچے، اور اس کے بعد قلعہ میں اسلامی شہر قریب سے پہنچ گئے۔ ان کے پہنچنے کے بعد  
مہمیب بن سارہ کے قلعہ سے نکلی۔ یہ مہمیب بن سارہ نے بھی بغاوت کی تھی اور اس شہر کو اپنا قلعہ بنا رکھا تھا۔ اس نے بعد  
قلمبہ کے کو اس میں سے اور قلعہ میں قلعہ کے سر کو لیا، اسی زمانہ میں احمد بن محمد بن علی نے بھی قلعہ کا دار سے مہمیب کو  
طاقت قبول کرنی ہوئی کہ وہ طاقت کی علامت اور طاقت کی علامت سے بڑے بڑے کو بھی مار کے مار دیا۔

ابن مقفع کی سرکشی و اطاعت۔ اس سچو میں ابن مقفع نے پھر بغاوت بلند کیا، جس کی افواہی مقیم کرنے کے  
کی سر کو لیا، مگر یہ بھی قیادت مستعدی سے اس کا کام نہ لیا، ابن مقفع نے اپنے لئے ہر چاہا، ابن مقفع کو ابن مقفع  
کرنے کی قرضت سے دھمکے اور باد میں بچھا دیا۔ دھمکے سے اس نے اپنی قرضتوں کو دھمکے سے قریب چلا دیا اور اس  
نے پھر یہ قلعہ حاصل کیا، مگر یہاں پہنچنے کے بعد۔

مطرف بن منذر کی بغاوت۔ اس واقعے کے بعد قلعہ میں سب کا راجہ نے شہر میں بغاوت کی اس کی  
بغاوت کی قیادت اپنے ہاتھ میں لے لی، مگر یہ بھی قیادت نے طرف سے نہ لیا، سب سے پہلے قلعہ میں پہنچنے والی  
اور پہلے ہی قلعہ میں پہنچنے والی قیادت نے سب کو دھمکا دیا، اس کے ساتھ ہی اس نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت  
ایک قلعہ میں یا قلعہ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت  
ہو گیا، اس نے اس کی قیادت کو دھمکا دیا، اور قلعہ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت  
کے ہاتھ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت

مکہ شمس کی بدعہدی۔ اس واقعے میں طوفان (طوفان) شمس کی بدعہدی کی خبر لگی، خلیفہ نے اس کے ہاتھ  
کے ہاتھ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت

محمد بن باقر کی گرفتاری۔ اس کے بعد قلعہ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت  
ہو گیا، اس کے ہاتھ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت  
نے اس کی رہائی میں ہائی جہد کی اور اس نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت  
جاتا، جہاد میں شمس کے ہاتھ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت

بافیا میں مارے گئے انبیاء۔ اس واقعے میں طوفان (طوفان) شمس کی بدعہدی کی خبر لگی، خلیفہ نے اس کے ہاتھ  
کے ہاتھ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت نے قلعہ میں پہنچنے والی قیادت

اور اس واقعے میں طوفان (طوفان) شمس کی بدعہدی کی خبر لگی، خلیفہ نے اس کے ہاتھ







طرف قدم نہ چلایا۔ چنانچہ اس سرزمین کو بھی خاطر خواہ پامال کیا۔ چند دھکوں کو مسافر اور حدم کردیا بعد میں غلطی نے پھر پیش قدمی شروع کی۔ اس وقت مدیجہ اور دونوں میں بکھر رہی کہ ہاتھ نہ دیر نہ کسی پیش قدمی میں اپنے ساتھ دشمنی و شریک کر لیا تھا۔ غلطی مصر کو اس کی خبر ہو گئی۔ بکھرے وقت پر پہنچ کر ان دونوں کا محاصرہ کر لیا۔ آخر کار مدیجہ کو شکست ہوئی اور ہزار ہزار خرابی ابی جان پہنچا کہ بھاگا۔ غلطی ناصر نے اس فکر کو اور اس کے علاوہ اور بہت سے غلوں کو دیر ان اور خراب کر ڈالا۔ مدیجہ اور غلطی مصر سے متحد ہو گئے۔ ان کو انیسویں میں ممالی کا سمہ غلطی ناصر نے کے سر ہانچیم کامیوں کے بعد غلطی ناصر یہ نسب جنگ شدتی میں شریک ہوا اور اس لڑائی کے بعد پھر اور کسی جنگ پر ہاتھ نہیں مچا۔ لشکر ہمیشہ بھجتا تھا۔ اس کے رعب و داب کا سمہ یہاں کا ناؤ شاہوں کے غلوں پر چھٹا ہوا تھا۔

قسط طین بن الیون کی سفارت ۶۸۳ھ میں قسطنطین بن الیون بن شہل یارشاہ قسطنطین نے انکھارعت و نیاز مند کی کی غرض سے سفیر بھیجا اور ان کی مسرت نہ دینے اور تحائف روانہ کئے۔ غلطی ناصر نے دو مقام میں اس سفارت کے پیش کیے جانے سے ناگوار کیا۔ تمام و فرانس فریج و برٹانی کے تمام فرامین جاری کر دیئے کہ وہ باغیام میں سب ساز و سامان اور آلات حرب سے مسلح ہو کر انیس قسطنطین شاہانہ شان و شکرت سے آراستہ کیا گیا۔ دو ہزار فوج اور دھراؤں پر حملہ و حملہ پر دے لگانے لگے۔ وسط میں سخت مخالفت بھجوا گیا جس پر بہت سے آپ وادہ تھے اور ہجرت تھے۔ آخر میں سخت شامی کے اور گروہ تھے۔ مخالفت آپ کے بھائی انعام (بھائی کرشن واد و وادہ) اور خدام اعلیٰ قدر و مراتب و درجہ تھے۔ مخالفت ہوئے ہوا شاہ قسطنطین کے سفیر وادہ میں داخل ہوئے تو وہ بادشاہ کی مخالفت آپ کی جہد و سطوت سے حیرت زدہ ہوا۔ کچھ کر پھر ذرا سنبھلے اور شامی تخت کے قریب جا کر اپنے ہوا شاہ قسطنطین کا پیام پہنچایا۔ غلطی یہاں غلطی ناصر نے حاضرین جلسہ کو اشارہ کیا کہ ان جلسہ میں حسب موقع و مناسبہ خطبہ (تسخیر) دیا جائے جس میں اسلام و مخالفت اسلام کی حقیت بیان کی جائے اور ملت اسلام کے اعزاز و دشمنان اسلام کی ذلت و خواری پر اشارہ کیا جائے۔

منصور بن سعید اوطی چنانچہ حاضرین ہجرت میں سے بڑے بڑے نامی غلطی (امیر) حاضر تھے۔ قبل حکم پر تیار ہوئے لیکن جلسہ کے بعد (یا سلطان کی سطوت) سے اپنے پرے مائی العسیر کو اڑات کر گئے۔ دو جاہ قطر سے اپنے کلمے لے کر اپنے گھر کے زبان شاکت اور پاؤں میں نفوس پیدا ہو گئی۔ ٹوکڑا کر زمین پر گر پڑے۔ انہی لوگوں میں ابو بکر افغانی وافر عراقی تھا۔ جو کہ حکم و علی محمد کے شاہی فہم و اور معتمد میں سے تھا۔ اسی خدمت کے انجام دہے کو فخر یہ کھڑا ہوا۔ یہ تمام غلطیوں کو بڑا شہرہ انگیز اور پہلے سے اس خدمت کے انجام دہے کو تارہ ہورہے تھے۔ اسی غلطی قبل میں ناکامی ہوئی تو منصور بن سعید بولنے لگی ایک غلطی سے اس خدمت کے لئے تیار تھی۔ یہاں قاتل اور دہا کے آئے سے پہلے اسکی قاتل و شکرت کی محفل دیکھی تھی۔ غلام و غلامات حیات و بچہ دگی سے حسب حال و موقع تقریر کی اور اسی خدمت کو بڑے طور سے انجام دیا۔ فتح غریبہ پر فی البدیہہ پھر اخبار بھی پڑے جس سے ماضی جلسہ اس کی ظاہری حالت سے بے حد عجیب ہوئے اور اسے اس خدمت کی بجا آوری کا فخر و مہم بات حاصل ہوا۔ غلطی ناصر نے اس کی ہر جہت تقریر اور افادات دیا۔ اخت پر فخر اور خوش ہو کر انہی افادات کا مسزہ عمدہ پیش کیا۔ اس واقعہ سے منظر عزت اور سر بڑا ہو گئی جس میں مشہور ہوا۔ اس کے حالات منظرہ جیسا دور ان کا قلبہ بھی جیسا اس جہ میں اس نے دیا تھا ان جان کی تصانیف میں نہ کر رہے۔

خلیفہ ناصر کی جوانی سفارت ان سفیران کی واپسی پر طیف ناصر نے بھی شام بن عیوب ہاتھی کو براہ راست اٹھا دیا اور اس کے ساتھ اپنے سفیر بھیجے۔ اس کے بعد دو بادشاہ مقابلہ کیا اور بادشاہ فرانس جو کہ سہرت کے اس طرف تھا اور کلاہ و پاؤں و فرانس اٹھ کر مشرقی کے اٹلی کے طیف ناصر نے ان لوگوں سے ملاقات کی اور بادشاہ مقابلہ کے ساتھ رفق اسقف کو روانہ کیا اور برکن بعد وہ انیس آیا۔

خلیفہ ناصر کی اردووں سے مصالحت ۳۳۳ھ میں اردوؤں میں وزیر کا سفیر آیا۔ یہ وزیر علی ہے جس نے اپنے بھائی اور کسی کی آنکھوں میں نشی کی ملائیں کچھ اور اسے بھیج دیا کہ وہ یہاں یا گیا اور دونوں کا سفیر مصالحت اور مراسم اتحاد قائم کرنے کا یہاں آیا۔ طیف ناصر نے مصالحت کر لی اور دوستانہ مراسم قائم کر کے کا عہد نامہ لکھ دیا۔ پھر ۳۳۵ھ میں اردوؤں نے اس صلح کا یہ من فرہنگ میں حسب سردار قسطنطین کو دیکھ کر اس نے گواہی دے دی کہ طیف ناصر نے اس اور دوست کو قیمت کا وہ رقم فرا کر فرزند کو بھی عہد نامہ میں شامل کرنے کی اردوؤں کو اجازت دے دی کہ فریب کو شادی سے باہر شادی میں فروغ کے بعد جلیقہ پر بعد میں مل کر یہ عہد نامہ لکھ دیا اور اسے باقی اور صرف ہو گئے۔

خلیفہ ناصر اور فرزند فرزند یہ دو قسطنطین کے دور کو موقع مل گیا اس نے ہدیہ کی طمان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اور اردوؤں نے وزیر کی جانب مائل ہو گیا۔ فریب میں شادی کے لکھ لکھ دیا۔ انھیں کا یہ تھا۔ اسے اپنے چاہے۔ فریب کی چاہی ویربادی سے روٹی اٹھائی کہ سامان مفرد دست کر کے دے دے۔ پھر ۳۳۷ھ میں طیف ناصر کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہیں اور اپنے چاہے شادی میں وزیر کی مصالحت اور اپنے چاہے فریب کی امانت کو در خواست فریب کی۔ لکھ لکھ کے ساتھ شادی اور فریب میں آئے ہوئے تھے۔ طیف ناصر نے ان لوگوں سے عزت و احترام سے پیش آیا اس کی درخواست کے مطابق ملک فریب اور شادی کے ساتھ مصالحت کر لی صلح ہوئی کچھ کر دی فریب بادشاہ جیہ کے ساتھ فریب میں روانہ گئے۔ عہد نامہ اسامیہ نے فریب کو جلیقہ کا وہ بادشاہ کیا۔ پھر پھر جلیقہ نے اردوؤں کی اطاعت سے منحرف ہو جانے کا اعلان کر دیا۔ فریب نے طیف ناصر کی خدمت میں شکریہ کا خط روانہ کیا اور نیز قریب دہزار کے لوگوں کو طیف ناصر کی امداد و اعانت اور فرزند سردار قسطنطین کی بھائی اور بیوی سے مطہر کیا اسات لوگوں کو فریب کی طرف سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اس زمانہ سے طیف ناصر کے ہم نگر فریب کی امداد و اعانت میں مصروف ہوئے۔

حکومت پر شعلوں و طوفانوں کی مصالحت ۳۳۸ھ میں اردوؤں کا بادشاہ فرانس مشرقی کا سفیر آیا تھا اس نے زمانہ میں بادشاہ پر شعلوں اور طوفانوں کے سفیر بھی مصالحت و اتحاد قائم کرنے کی فریب سے آئے ہوئے تھے طیف ناصر نے ان کی درخواست کے مطابق ان لوگوں سے بھی مصالحت کر لی اس کے بعد وہ مدینہ منورہ رحمت اور حمہ و حتی و دنی دیکھنے کے لیے حجاز پر طیف ناصر نے اس سے بھی مراسم اتحاد کر کے دیکھ کر گیا۔

عبداللہ بن تھیف ناصر کی سازش و قتل: طیف ناصر نے اپنے بیٹے کو باپاؤں عہد بخایہ تھا اور اپنے تمام لوگوں پر اسے تسلط دے رہی تھی۔ کاروبار سلطنت میں بھی اسے تسلط کر لیا تھا۔ اکثر امور سلطنت کا انتظام اس کے سپرد تھا اور چھٹا







## باب : ۳۹

### الحکم (عائنی) المستنصر باللہ ۳۵۰ تا ۳۶۲ھ

تخت نشینی : خلیفہ ناصر کی وفات پر عجم مقلب : المستنصر باللہ تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ مجدد حمایت (لارڈ جمیئر لین) حضرت مسیحی کو مرحمت فرمایا : اس نے مستنصر کو جس دن اس نے تخت حکومت پر قدم رکھا تھا ایک تختہ پیش کیا جس میں طرح طرح کی خیمیں تھیں : ہاں یہاں رہاں رہاں۔ یہ تختہ پیش کیا گیا۔ وہ بڑا ہوا۔

ایک سو فرانسسی خاصہ حملہ آوروں کے گھوڑوں پر سوار ہو کر ان کے زور و زحانوں ہندی خودی سے آمادہ ہوئے۔ تین سو بیس مقلب القسام کی زبردستی سوار ہو کر ایک سو بیس ہندی (مکڑی والے) پگڑی خراس کی شیخو اور اعلیٰ اور کی ط شامیہ سے ہمکنار تھے اور خیمیں تھیں۔ عجم سرفراہیں حر بہ ایک سو سلاطانی و حاکمیں دس چوبیس خلائی، کچھیں خلائی عجمین جو ہمیشہ کی سبک کی بنائی گئی تھیں۔

اہل جلاقتہ کی سرکشی : خلیفہ ناصر کی وفات کے بعد جلاقتہ کو شک کی گئی کہ خراس حاکم گیارہویں نو مصل آراء کے سرحد پر اپنے خلیفہ عجم نے اس سے صلح ہو کر بڑا دیا اس ہم کے سر کرنے کے لئے کوچ کیا اور اس شدت سے جلاقتہ پر حملہ کیا کہ اس کے دانت کھلے ہو گئے اور باہر سنبھال کر سرحد جلاز اسامیہ سے کوچ کر گئے مصالحت کا بیار و بار اپنے اس خیال خاص سے باز آئے جسے انہوں نے خلیفہ ناصر کی وفات کر جانے سے اپنے رانگوں میں پکا شروع کیا تھا۔

جلاز جلیقہ پر فوج کشی : اس کے بعد اس کا آزاد عام نہ لب تہ و جلیقہ پر جہا کے لئے کمر بستہ ہو کر کلا فوجیں آراء کر کے دارالحرب میں داخل ہوئے کی فوج سے شہر عالم کی طرف روانہ ہوا جلیقہ نے بھی اس خبر سے مطلع ہو کر فوجیں فراہم کیں۔ دونوں فوجوں کا ایک وادی میں مقابلہ ہوا۔ سخت اور خون ریز جنگ کے بعد مصالحت اسلامیت نے جہانوں کو شکست دی اور ان کے لشکر کا کوہستہ کو فروختہ قوس کے شہر پر چڑھ گئے اسے بھی سخت و جارح کر کے مغلوبہ منصور مال غنیمت لئے ہوئے واپس ہوئے۔

شاخہ بن رن میر کی عہد شکنی : اسی زمانہ میں شاخہ بن رن میر بادشاہ بھٹکس کو بمبئی کا خیال پیدا ہوا اور مظاہر مجددہ و ممالک اسلامیہ کی جانب توجہ دی شروع کی خلیفہ عجم نے عائنی بھی رانی سر قسط کو افواج اسامیہ کا اصرار کیا کہ اس ہم کے سر

کرنے کے لئے وہ اندر کی بادشاہی شہنشاہ کی کمک پر آیا مگھسان کی لڑائی ہوئی میدان جنگی کے ہاتھ وہ باجسایتوں کو بہت بری طرح شکست ہوئی بھاگ کر فروری میں اپنی جان بچائی، عسا کر مصر میں بے جی کھول کر شاہجہ کے مقبوضات کو ناخت و تار داغ کیا اور بہت سامانی تہمت لے کر واپس ہوئے۔

عالم اور رشتہ کی فتوحات - انہی دنوں بذیل بن باشر اور غالب (مولائے غم) نے بہ اجازت ظلیعہ غم سرحدی یسائی مقبوضات پر جہاد کے لئے کھڑے اور کامیابی کے ساتھ واپس آئے، غم کی فتوحات کی لامرحدی کھول میں دھوم مچ گئی۔ سرحدی اسلامی سپہ سالاروں کے حوصلے جھک گئے۔ ہر طرف سے فتح پائی اور کامیابی کی بشارتیں آنے لگیں۔ ان فتوحات میں سب سے بڑی اور نمایاں فتح قہرہ، مقبوضات افسانہ کی فتح تھی۔ جو غالب کے ہاتھ پر ہوئی۔ ظلیعہ غم نے قہرہ کو از سر نو غیر کر دیا اور اپنی خالص توجہ اس کی جانب صرف کی۔ اس کے بعد قلیوبہ کی فتح ہوئی۔ قلیوبہ کے سر کرنے کا سہرا بہ سالار رشتہ کے سر پر باندھا گیا۔ اس کے فتح ہونے سے بہت سامانی اسباب آفات حربہ دھما اور غلام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آگیا۔ اس کے مقبوضات سے بڑے بکریاں گھوڑے کھانے پینے کی چیزیں اور قیدی جو تعداد شمار سے باہر تھے عسا کر اسلام کے ہاتھ آئے۔ پھر مصر میں غالب سپہ سالار افواج اسلامی نے بلاد مصر پر چڑھائی کی اس میں بھی سب سے بڑی فتح تھی اور مقام میں طرف بنو ذی النون، غیرہ تباہی و تاراج اور ماہر سپہ سالار بھی شریک تھے عسا کر اسلام نے پہلے کھڑکیاں پر قبضہ حاصل کیا۔ اس کے بعد دشمن کے قہر میں ناکست و تاراج کرتے ہوئے غم نے اپنے اور کامیابی کے ساتھ واپس آئے۔

گوجیوں کا بحری حملہ و پسپائی - اسی زمانہ میں گوجیوں کی کشتیوں کا جہاز بحر کے ساحل سے آکا اور ان لوگوں نے بخشی بہتر کر اشیائوں کے مقبوضات میں غارتگری اور لوٹ مار شروع کر دی۔ اہل اشدناہ مسلح ہو کر تہہ پہ آئے اور گوجیوں سے لڑنے لگے گوجی گھبرا کر اپنی کشتیوں کی جانب واپس ہوئے۔ ظلیعہ غم کو اس کی خبر ملی تو اس پر از سر نو روانہ ہوا، اس نے سپہ سالاروں کو سواحل کی حفاظت کی ہدایت کرنا کہی اور عبدالرحمن بن داس، امیر البحر کو حکم دیا کہ جس قدر دھن جو جنگی کشتیوں کا ایک جہاز گوجیوں سے جنگ کرنے کو بھیج دیا اس حکم کے سارے پہلے ہی یہ اطلاع پہنچی کہ ساحل کے ہر طرف سے عسا کر اسلام نے تھوکرے گوجیوں کو ان کی پیش قدمی کا حذر چھٹا کر اور ذلیل و خوار کر کے واپس کر دیا۔

ظلیعہ غم اور اروا بن اوفیٰ فوش - ان واقعات کے بعد اردون بن اوفیٰ فوش مغزول شہزادہ جلا تھہرہ بار غم میں حاضر ہوا اور بہ کمال فخر و الجاح یہ درخواست کی کہ مجھے تخت حکومت پر بحال و قائم ہونے میں مدد دیجئے۔ اردون کا چچا از بھائی شاہجہ بن رومیرہ رعایت ظلیعہ ناصر تخت حکومت پر متمکن ہو گیا تھا اور یسائین نے اس کی اطاعت قبول کر لی تھی اس وقت اردون اپنے داماد و والد عمران فوشیہ کے پاس چلا گیا تھا۔ ظلیعہ ناصر کی وفات کے بعد اردون کو یہ خیال پیدا ہوا کہ نہا، ظلیعہ غم بھی شاہجہ فاشانہ نہ ہو جائے یہاں کہ اس کا باپ ظلیعہ مصر اس کا متمکن ہوا تھا۔ اس خیال کا پھیرا ہوا تھا کہ شاہجہ فاشانہ سرور مست کر کے بطور والد ظلیعہ غم کی خدمت میں حاضر ہو کر پناہ فرمائی ہوگی۔ ظلیعہ غم نے اس سے لڑتے کرنے کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا اور عسا کر اس سے پہلے سترہ سلاہین کے آئے پردہ بار سکایا گیا تھا اور دونوں کے درمیان بھی ایمان خلفت آراستہ کیا گیا۔ ابن حبال نے اسے آراستی و اہتمام کو اس طرح بیان کیا ہے جس طرح کہ پہلے دربار کا حال تحریر کیا ہے

مہاجرین، عیسائیوں، مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان ہوا۔

خلیفہ قلم اور اروان کے مابین معاہدہ: الغرض خلیفہ قلم کی خدمت میں اردوین، زیاب ہوا خلیفہ قلم نے بیٹھنے کی اجازت دی اس کے چمن کے مقابلہ میں ادا کا وہر دیا اور چونکہ اردوین خود ہار شاہی میں حاضر ہوا تھا اس وجہ سے خلعت میں بت کیا عہدہ اسلام کی روئی اور اندو کو مس سے غصہ و غضب کو لینے کی شہزادہ پر عہدہ نامہ لکھا گیا۔ خلیفہ قلم نے تو شیخ عہدہ قرادی کی غرض سے اردوین کے ہاتھ پر اہتمام اور اردوین نے اپنے بیٹے غریبہ کو خدیوہ زمین کے لئے دو ہار عاقبت میں اہتمام حضرت کے پیش خدمت رہے لا وہر دیا چنانچہ شہل عہدہ نامہ کے بعد ملے اور ہاتھ سے اردوین کو اور اس کے ہر انیسوں کو مرحمت ہوئے انہیں کے اقتدار کو لوگوں کے ہر اور عہدہ کے چندویں سبکی امر اور امید میں غنیمت قاضی اسٹیج میں عہدہ اندر بن جائیج اور عہدہ نامہ میں قاسم طران وغیرہ بھیجے گئے کہ اردوین کے ملک میں پہنچ کر اس کی خدمت نشینی کی رسم میں شریک ہوں اور اس کے عین کو قرطب لے آئیں یہ اہتمام بھیجے گا ہے۔

خلیفہ قلم اور شاہی کے مابین معاہدہ: کئی تہجد یہ انیسوں اردوین کے لیکن ہر شاہی میں راجہ سے لے اہل جلیقہ و سمور کے سر دار اور اس کی طاقت کو بطور غور و درہار شاہی میں اہتمام راجہ اور شاہی پانچاقت اور شاہی کے لئے کئی غرض سے روانہ کیا اور یہ اہتمام بھیجے گئے کہ اس طرح وہ اپنے اپنے ملک میں خلیفہ قلم سے ملے۔ چنانچہ قلم نے حکومت پر ہاتھ پائی طرح آپ بھی اچھے عہدہ قائم رکھے۔ خلیفہ قلم نے ان لوگوں کے عہدہ وافر کو چہند شراکت قبول منظور فرمایا۔ ان شرطوں میں سے ان گھوٹوں زور ورجوں کا مہم کرنا حق جو مالک بسطہ مال سرحد پر رکھائے گئے تھے۔

فرانسیسی اور بلوک برشلونہ و طرکونہ کی سفارتیں: اس سے بعد پریذیڈنٹ فرانس کی طرف سے مرادم اتحاد قائم رکھنے کی سفارت آن لائی اقامت حاکم بدلتونہ اور طرکونہ نے بھی۔ فارسی اہتمام و خدمت کی غرض سے بھیجیں اور یہ درخواست کی کہ دونوں مملکتوں میں جیسا کہ اس سے پیشتر رسم اتحاد تھی وہی قائم و بحالی رہی جائے۔ سفارت کے ساتھ ان دونوں بادشاہوں نے ایک تہجد بھی بھیجا تھا وہی ذرا امت لینے کے خواہہ سراؤں کے لئے کہ میں خرمین غنیمت اور سمور کا ان پارٹی تھا۔ قصور و اس مملکت میں اور دوسرے فرانس کی سفارتیں خلیفہ قلم نے ان لوگوں کے ساتھ ساتھ کو قبول فرمایا اور ان شرائط سے مصالحت کرنی کہ یہ ان میں ان گھوٹوں کو عہدہ و رسم وافر میں جرحہ و دوسرے ملک اسلامیہ کے قریب واقع ہیں اور یہ دونوں اکٹھے اپنے ملک میں مذہب کا اور اخلاق کا ہے۔ کے خلاف نہ کریں اور یہ سائنس کو مسلک و تہذیب کی عزت اور انڈیا سامانی سے روک دیں۔

غریبہ یمن شہزادہ سے تہجد یہ معاہدہ: اس سے بعد غریبہ یمن شہزادہ بادشاہ و مملکت کے سرور و سوار اور اہتمام کے نائب کردہ کے ساتھ ہار قلم میں ہر ضرورتیں معاہدہ کیا درخواست بھیجی کہ اگرچہ اس نے سفارت بھیجے اور مصالحت کی درخواست کرنے میں توقف کیا تھا مگر خلیفہ قلم نے اپنی فیاضی اور عہدہ اخلاق سے اسے محروم نہ کیا اس کی بھی درخواست منظور فرمائی۔ چنانچہ سرور بادشاہ و مملکت نے کامیابی کے ساتھ مہم بھیجی۔

فرانسیسی یمن ہلالش کی سفارت: اس میں ہر لڑائی میں بالکل (سرور) اسٹریج جلیقہ جو سب میں سرور اور دور دورہ و مہم

۱۔ ایک غلطی اور اس کا ذکر کیا گیا ہے کہ یہ امر صحیح ہے۔ ۲۔ یہ امر صحیح ہے۔ ۳۔ یہ امر صحیح ہے۔

۴۔ یہ امر صحیح ہے۔ ۵۔ یہ امر صحیح ہے۔ ۶۔ یہ امر صحیح ہے۔











————— ۲۴۳ —————

شہر بن نہ مہر کی حکمت محمدیؐ طاقت محمدت انھوں نے یہاں پر خلیفہ بنام نے محمد بن ابی بکر کو بے حد عہد و حمایت کیا۔ شہر کے پتہ پر ان کا پاس اور کھیت میں سے خلیفہ کو سونواں حصہ دیا گیا کہ وہ ان کو جو بھی چاہے پرتا دے اور جو بے وقت سے ایسے لوگوں کو دیا کہ انھیں بے وقت ہوا کا کہیں بھی یہ کوٹ نہ دے۔ ہر شہر میں بھی یہ کوٹ کو تمام کر کے بچے اسے پاکر دینا آئے تھے شاہ فرخیز کی فتوہوں میں منقول اضافہ یہ ہے کہ اسے اس کے اہل علم کی قدر فرمائی تھی۔ وہاں بدعت کا قلعہ بن گیا۔ نہایت دانشمند اور پیرائے شجاع انسان جس سے اس وقت کے پیرائے بدعتیہ اور کچھ بدعت اور نوہا سلطنت میں سے ان لوگوں نے اس کی مخالفت اور اس سے ہمہ میں بھی حرج نہ کیا۔ ان لوگوں میں سے کسی کو انھیں بھی معزول کیا گیا کسی کا رد قیود بھی ہو گئی تو کسی زور سے قتل کر دیا۔ یہ تمام امور بنوین بنام نے محمد کو دشنام دینا کے ذریعہ سے مروجہ کر دئے۔ محمد بن ابی بکر نے اپنے تمام مخالفین کا رد کر دیا۔ وہ ان کی حمایت کو منقطع کر دیا۔ یہ سب سچے سچے مخالفت کے خلاف اقدام اور وہ بھی براہ راست کیونکہ ان کی کھڑکی پہنچنے پر جب تک ان کے پاس نہ ہو تو مخالفت سے باز رہنے پر مجبور کر دیا۔ حاجب محمدی نے ان کو کوئی اور فعل اختیار وقت سے انکار دیا۔ یہ وہی عمل تھا جو

[illegible][illegible]

محمد بن ابی عامر نے اس پر استغاثہ کیا تھا بلکہ یہ حکم بھی سارے ہوا تھا کہ بادشاہوں کی طرح میری تشکیل و تعمیر کی جائے اور ان کی طرح مجھے آداب و انکسار ملے جائیگا۔ میں ہر اناجیب، بصورت کے قلب سے اپنے کو مقرب کرتا تھا۔ غصہ و فحش اور شے ای کے نام سے چوٹی کے جاتے تھے میری زبان پر اس کے ساتھ کہ قلب پر چاہتا تھا۔ سہ بھی اسی کے نام کا منکوحہ کر لیا کہ ہمیشہ میں پر بھی اس کا نام نکھوایا کیا۔ اس کا خاص اثر طبع و تھا۔ اس کی فوج پر بریں اور ذوق و اندازوں سے مرعوب تھی۔ نو مسلموں اور غلاموں کو بڑے بڑے عمدے دیئے جاتے تھے۔ ان پر اس اور عفت ملیں سے شے چاہتا تھا۔ وہاں جو اس مردہ، لبر خاں، بیادار جنگ گذار پر اکثر زیادہ جاتے تھا۔ اپنے زمانہ حکومت میں اس نے ایک جہاد میں بھی اس کا جھنڈا امر کوئی کتب ہوا کہ اس کی فوج بدو شیعہ خاں اور ہاں کی فوج کو اس کی فوج کو کوئی صدر پہنچا اور اس نے بھی میری کتا بہ کت کا سر مبارک اس کی فوج مظہر سے سرحدی بارو سے تیار کر کے سواصل پر رکھ کر بھیج دی تھی۔ وہ اند چالوں سے ملک پر کو بہرہ کراں اس کی قوت کو کھانڈ کر دیتا تھا۔ لیکن اسباب تھے جن سے اس کی صورت کا متہ تمام ملک مغرب میں دھیمی پڑنے لگا۔

**فاس پر فوج کشی:** مغرب و انداز نے اپنا بدترین کاربند کر کے اس کی امانت قبول کر لی تھی اس سے ملتان، انداز اور کوٹلی خاطر تسلیم قبول کر لیا تھی اس کا چنا ہوا ملک طوطا، انداز، فاس پر فوج کشی کا سبب یہ ہوا کہ میری بی بی علیہ بادشاہ مظہر کو اپنے عزیز شہزادہ کو فوج پر چاہا اور عکس اس تصور کر کے علیہ بادشاہ کے ساتھ کراہی ہو۔ عفت میں طوطا تھا۔ عبدالملک نے اس سے بھی زبردستی پر فوج کشی کی اور پہنچنے کی فاس پر کامیابی کے ساتھ تھک کر لیا۔ کامیابی کے بعد باقی صرف سے ملک زمانہ کو صفت مغرب اور اس کے صوبہات علیحدہ و غیرہ پر مامور کیا جسے کہ تم، انداز، فوج پر رکھ گئے۔ میری بی بی علیہ نے ہجرت میں جا کر پناہ لی۔ چنانچہ اس زمانہ فوجی میں کرنا۔ اس کے بعد عبدالملک و انداز کو ملک مغرب کی حکومت پر مامور کر کے قریب ہی جا رہا تھا۔

**محمد بن ابی عامر کی وفات:** محمد بن ابی عامر عقبہ پر منصور و عظم بود و حقیقتہ امر اس کی تھا جسے عقبہ اور عقبہ ابی

۱۔ چنانچہ اس نے کوٹلی میں مقیم رہا۔ اس نے فاس و فوج کے سبب میں مراد واتی ہے۔

۲۔ مغرب و انداز نے عقبہ پر فوج کشی کر کے منصور و عظم سے ملے۔ اس کے بعد اس نے کوٹلی میں مقیم رہا۔ عقبہ پر منصور و عظم فوج کشی کر کے۔ چنانچہ

۳۔ ملتان کو اس نے میرا ملک و اس کا فاس و انداز نے ملتان کو ملے۔

۴۔ اس میں نے اپنے کوٹلی میں مقیم رہا۔ اس نے فاس و فوج کے سبب میں مراد واتی ہے۔

۵۔ عکس پر فوج کشی کا سبب یہ ہوا کہ میری بی بی علیہ بادشاہ مظہر کو اپنے عزیز شہزادہ کو فوج پر چاہا اور عکس اس تصور کر کے علیہ بادشاہ کے ساتھ کراہی ہو۔

۶۔ عفت میں طوطا تھا۔ عبدالملک نے اس سے بھی زبردستی پر فوج کشی کی اور پہنچنے کی فاس پر کامیابی کے ساتھ تھک کر لیا۔

۷۔ کامیابی کے بعد باقی صرف سے ملک زمانہ کو صفت مغرب اور اس کے صوبہات علیحدہ و غیرہ پر مامور کیا جسے کہ تم، انداز، فوج پر رکھ گئے۔

۸۔ میری بی بی علیہ نے ہجرت میں جا کر پناہ لی۔ چنانچہ اس زمانہ فوجی میں کرنا۔ اس کے بعد عبدالملک و انداز کو ملک مغرب کی حکومت پر مامور کر کے قریب ہی جا رہا تھا۔

۹۔ اس کے بعد اس نے کوٹلی میں مقیم رہا۔ اس نے فاس و فوج کے سبب میں مراد واتی ہے۔

۱۰۔ مغرب و انداز نے عقبہ پر فوج کشی کر کے منصور و عظم سے ملے۔ اس کے بعد اس نے کوٹلی میں مقیم رہا۔ عقبہ پر منصور و عظم فوج کشی کر کے۔

۱۱۔ ملتان کو اس نے میرا ملک و اس کا فاس و انداز نے ملتان کو ملے۔

۱۲۔ اس میں نے اپنے کوٹلی میں مقیم رہا۔ اس نے فاس و فوج کے سبب میں مراد واتی ہے۔



عبدالرحمن بن منصور کی ولی عہدی کے نظریے کے تحت

عبدالرحمن بن منصور کی ولی عہدی کے نظریے کے تحت

عبدالرحمن بن منصور کی ولی عہدی کے نظریے کے تحت

عبدالرحمن بن منصور کی ولی عہدی کے نظریے کے تحت























**قاسم مامون کی اسیری:** اس واقعہ کے بعد مامون سریش کی طرف چلا گیا، یہی فوجیں اس کی عسارت سے متحد ہو کر نئی جنگیں لڑیں (مامون کے نتیجے) نے پس پائی اس میں اور علاقوں میں اس کی امداد و ریاست کی اس کے ہاتھ پر جیت کر ان کی سرکشی نے انہیں جنگ و دست کر کے اپنے نچے کاظم عقب یہ مامون پر سرکشی میں چھائی کر دی، اور نکال کر دھکی سے سرکشی پر قبضہ کر کے مامون کو گرفتار کر لیا، سر زبانی سے مامون اس کے پاس اور اس کے بعد ان کے بھائی اور بھائی کے پاس واقعہ میں وارد ہوئے، یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ عرصہ میں قید و محبوسیت میں گذر گیا، اس کے لئے سیکرٹری میں حاصل کر لی اور کئی مصلحتیں استعمال و استعمال کے لئے یہ عرصہ طویل کر لیا، انھوں نے اس عرصہ میں قاسم عقب یہ مامون نے اپنے گھروں اور بھائیوں کو لکھ کر بتانے کے لئے درود و اندکروں اور مقامات میں سے براہمنی کو ان کی گرفتاری کا خبر دیا ایک مدت میں یہ دونوں ہی حاضرت میں رہے۔

مفتی کی مہم۔ اس نے ہدایہ الیہ نے مفتی کو یہ خلافت ہے ایک دائرہ کہ جسے مفتی کی حکمت کے آگے سر  
اجاعت چمکا دیا۔ مفتی نے اپنی طرف سے نئی لوگوں پر دوران برہم سے شہر اور جنہا میں حد لے کر لی کو تھیں کیا۔ غریب  
مفتی یہاں پر شان سرحدی صبر و ہمتی طرف ہو کر نظر آیا۔ چنانچہ اسی حالت فری میں خاصہ ہندو مسلم (سیف نامی) کی  
کچھ زوجہ تھیں ہوئے۔

فوج محمد بن جمہور کا امارت قبر نصیر پر قبضہ: اعجاز علی قرمبے مصلحت کی خدمت کو اپنے کہنے سے انکار پیدا  
 اس کے گورنر عبدالرشید بن عطف کو شیرے نکال دیا۔ مستعد ہوا اور مصلحت کی امانت خلافت کی رعیت کرنا اور کچھ دن بعد  
 اعجاز علی بھی کر لیا۔ جب کہ ہم اس کے حالات کے ضمن میں بیان کرتے ہیں، اس طوائف و مصلحت اور آئے دن کی تہدلی  
 حکومت سے وزیر مصلحت و لاخبر جمہور بن محمد بن نصیر کی جاتی قبر نصیر کی ملکوت و مصلحت پر غارت و قبضہ کر لیا۔ جیسا کہ  
 و غیر اسے ملک الطوائف میں بیان کرتے ہیں۔













مہاراجا، دینے اور خمس پر قبضہ کر دینا اور ختمیوں پر عبدالحزیز کی مگر قادیان سے تھا۔ اس میں نے تو جس کے پاس  
موجود رہے جو نے جس اور یہ سلطنت اس کے لئے عبدالحزیز کی مگر قادیان سے تھا۔ اس میں نے تو جس کے پاس  
موجود رہے جو نے جس اور یہ سلطنت اس کے لئے عبدالحزیز کی مگر قادیان سے تھا۔ اس میں نے تو جس کے پاس

عبد اور مرید پر قبضہ کیا۔ اس میں حاجی الہ بن ابوالحسن احمد بن محمد شمس الدین نے شہادت کا درجہ دیا تھا۔ ۳۳۱ھ میں دہلی میں اس نے جو شہر اپنے حکومت کا دار الحکومت بنایا تھا۔ وہ دہلی و خطہ میں اس کے نام کا شہر بنایا گیا تھا۔ ۳۳۲ھ میں اس نے دہلی و علاقہ کو فتح کیا۔ اس کے وقت اپنے بھائی محمد کو حکومت دہلی سے انصاف کر لیا تھا۔ معتقد نے اہل تشیع کو اس کا عناصر بنایا اور دہلی کے قتل کے وقت اس کے گھر میں آکر جو گناہ فریب پر اس کے بھائی عقیق میں لکھے گئے ان کا بیان کیا ہے۔ معتقد نے اسے بھی قتل کر لیا۔ قریش ان سب شہروں پر دستہ رفتہ رفتہ فتح کر کے دہلی کے دار الحکومت میں داخل ہوئے۔ معتقد نے مرید کو بھی اپنے علم حکومت کے شوق لیا تھا۔ اس صوبہ پر ابن رشید نے فتنے کئے اور میں قبضہ کر لیا تھا اور "مناہت" اور "دین" کے نام سے صوبہ قائم کیا تھا۔ آٹھ سال حکومت کی اس کے بعد معتقد نے ۳۵۵ھ میں دہلی میں رشیدیت کو پھیلایا۔

[illegible]



[illegible]

ابو محمد بن جوہر بن محمد بن جوہر، جنوں قریب میں تھی، اس کی قوم بازو کی تھی اس وقت... ان کے دو بیٹے اور... مرزا...  
... بن جوہر اور ابو الخرم جوہر بن محمد بن جوہر... میں پیدا ہوئے، یہ محمد بن جوہر بن ابی الخرم بن ابی عبد اللہ بن جوہر...  
... نے اس کا لقب ہی طبرستان قرار دیا ہے۔ اس کے دو بڑے بیٹے تھے، ابو جعفر بن طبرستان اور ابو الخرم بن طبرستان...  
... عامیہ کے نام سے مشہور تھے، ابو الخرم بن طبرستان نے حیدر آباد قریب خلیفہ احمدی کو مدعو کیا جس میں مسزوں کی شرکت تھی...  
... نے قلیبہ پر قبضہ کر لیا، اس کے بعد ابو الخرم بن طبرستان نے قلیبہ کی حکومت سنبھالی اور اس کے بعد ابو الخرم بن طبرستان...  
... کے تھیں غلات جس سے آیا۔ اس کے بعد ابو الخرم بن طبرستان نے قلیبہ کی حکومت سنبھالی اور اس کے بعد ابو الخرم بن طبرستان...  
... جوہر بن طبرستان شریک تھا، اس کے بعد ابو الخرم بن طبرستان نے قلیبہ کی حکومت سنبھالی اور اس کے بعد ابو الخرم بن طبرستان...  
... بن طبرستان اور اس کے بعد ابو الخرم بن طبرستان نے قلیبہ کی حکومت سنبھالی اور اس کے بعد ابو الخرم بن طبرستان...  
... نے قلیبہ کی حکومت سنبھالی اور اس کے بعد ابو الخرم بن طبرستان نے قلیبہ کی حکومت سنبھالی اور اس کے بعد ابو الخرم بن طبرستان...  
... اس کے قریب میں بنشام دیکھا کہ قلیبہ پر حملہ کیا۔

امارت قرضہ پر اپنی جہو کا قبضہ: اسی قسم کے چاندن اسماعیل پشہ کوئے کے زیرِ عہدہ یا فرائضی قرضہ نے نہ معلوم کیوں اسے قرضہ ہی قرار دینے سے روک دیا۔ وہ قسط جیسے ان کے قرضہ اور فرائضی قرضہ ہی ہوتے ہیں۔ ان قرضہ پر خراجہ و اجرت غیرے تکسٹ کرنے کا۔ بعد ازاں ۵۵ برس بعد تکسٹ سے یکدم ڈھل جائے۔ لیکن جس حالتوں میں اس کی بجائے اس کا بیلا ادا ہو جائے۔ جس جہو کا باقی رہا اور کوئی قرضہ طلبہ نہ کی کہیں پر بیٹھا اس کے اپنے باپ کی روٹی اختیار کی ہے۔ اسی علم و فضل کا قدر دان تھا کہ کئی بنی ابی طالب کی وغیرہ اعلیٰ علمی خدمت سے جس شخص کی تفریح تھی۔ اس نے اپنا تمام اوقار و اعتبار انہی پر کئی نے سرفرا کیا تھا۔ اس نے نہایت خوشی سے اس خدمت کو انجام دیا۔

عبد الملک بن ابی الحزم جو مور: فرضی امیر المومنین محمد کا زمانہ حکومت طوائف الملوکی کے بہترین زمانہ سے تھا۔ اہل قرطبہ راضی اور خوش تھے کسی کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملا کہ یہ بھی راجا کو ملکہ آفرخت ہو گیا اور حق حکومت اس کے بیٹے عبد الملک کے حوالہ کی گئی اس نے کج ادالی اور بد اطواری شروع کر دی لوگوں کو اس سے نفرت ہو گئی یہی پیدا ہوئی۔ امیر الملوکی انہوں نے اس کا قرطبہ میں ہی صبر کر لیا۔ اس نے محمد بن حماد سے ذی ثلثوں کے محاصرہ کی شکایت کی اور راجا کو آفرختا ہوا۔

عبد الملک کی معزولی اور اس کی محمد بن حماد نے اپنی فوجیں اس کی ملک پر بھیجیں مگر وہ خود یہ بدامیت کر دی کہ قرطبہ میں داخل ہو کر اسے معزول کر دیا چنانچہ امیر الملوکی ہوا کہ امیر ذی ثلثوں کے محاصرہ کو محمد بن حماد سے فخر نے اٹھایا اور جب یہ قرطبہ میں داخل ہو گیا تو اہل قرطبہ سے سازش کر کے اسے محمد الملک کو معزول کر دیا اور قرطبہ سے جلا وطن کر کے غلبہ میں لے جا کر قید کر دیا اور حالت قید میں ہی اسے مر گیا۔

محمد ابن حماد کی قرطبہ پر فوج کشی محمد ابن حماد نے عبد الملک کی رفاقتی کے بعد اپنے بیٹے سراج اللہ کو کہ سبیلہ سے طلب کر کے قرطبہ کی حکومت پر مامور کیا۔ سراج اللہ کو قرطبہ جانے کے بعد کسی نے نہ جہر دے دیا جس سے سراج اللہ کی سوت تلخ میں آئی تو شریف افغانہ کرا لائی اور وہیں وقت کی گئی۔ سراج اللہ کے مرنے کے بعد محمد بن حماد نے قرطبہ پر فوج کشی کی پتا چلا کہ اسے قرطبہ پر قابض ہو گیا اور امین عکاشہ کو قتل کر کے اپنے بیٹے محمد بن حماد کے قریب قرطبہ کی حکومت دی۔ اس نے روز بروز فوجی اہل اس کے صحابہات پر بھی قبضہ حاصل کر لیا۔ اسی ہنگامہ میں محمد بن حماد اس کا باپ محمد بن حماد القاسم کی طرف جلا وطن کر کے بھیج دیا گیا کیونکہ ہم اوپر تحریر کرتے ہیں اور آئندہ بھی لکھنے والے ہیں۔ واللہ واثق الاثر ومن علیہما وھو عبد بن محمد

## امارت غریبی اندلس

ابو محمد عبد اللہ کا صوبہ طلیسوس پر قبضہ محمد بن حماد طوائف الملوکی کے زمانہ میں ابو محمد عبد اللہ بن مسلمہ بھی معروف بن امین اہلس نے غریبی اندلس صوبہ طلیسوس پر قبضہ کر لیا تھا اور اپنی خود سری اور حکومت کا اعلان کر دیا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا مظفر ابو بکر اس کی جگہ حکم بردار بن گیا حکومت نہایت استقلال اور استحکام کے ساتھ چل رہی تھی تاکہ یہ لوگ اندلس میں ان کا شہر تھے۔ مظفر سے اور امین ذی ثلثوں سے شہر ملا گیا ہوئی تھی۔ امین حماد سے لے کر مصر کو راجا کی توجہ آئی تھی۔ اختلاف کا سبب یہ ہوا تھا کہ امین حماد نے اپنے بیٹے والی علیہ کی مظفر کے مقابلے میں اعانت کی تھی اس سے مظفر کو اشتعال پیدا ہوا۔ والی علیہ کے شہر بھول اور شہروں پر قبضہ کر لیا آخر کار مظفر کا تار و دو گھٹس اٹھا کر طلیسوس میں لکھ بند ہو گیا۔ ان دو بھلی لڑائیوں میں ایک بڑی جناحیت کام آئی یہ واقعہ سن ۳۵۰ھ کا ہے اس کے بعد امین حماد نے ان دونوں میں صلحت کر دی۔ ۳۵۰ھ میں مظفر نے وفات پائی۔

متوکل ابو حفص عمر بن محمد: اس کا بیٹا متوکل ابو حفص عمر بن محمد معروف بہ ملکہ فتحہ حکومت پر حکم ہوا۔ اسی کے زمانہ حکمرانی میں اوراسی کے ہاتھ سے یوسف بن جاسن امیر مراطین نے ۳۵۹ھ میں طلیسوس پر قبضہ عمل کر کے اسے اس کی







نے وہ ان قتل کر ڈالا اور میرے پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد منصور بن عبد العزیز والی بلخس نے اس سوبہ کو اپنے قبضے سے  
 ہٹا دیا۔ پھر جب سامع بن ذی النون نے وفات پائی اور اس کا چچا قاتل تھا، مگر ان سے وہ سب سے پہلے وہ اہل ایمان  
 حاضر تھے اور ان میں عبد العزیز کا حکم کرنے کا حکم تھا۔ ان کے ہاتھ سے اسے قتل کر دیا اور پھر اس کے ساتھ وہی ہو گیا۔  
 اس کے ساتھ اس کی قوت و طاقت کا حال کر کے ۵۸۸ھ میں خود سر ہو گیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ شہر نے وہاں پر قبضہ کر لیا  
 تھا۔ یہ غزوئی ممالک حکومت کرتے اور یہیں کوئی شہر میں یا چھپا کسی کی جگہ کاغذی پٹوں میں یا بڑا غزوی قتل ہو جاتا کہ یہ ان  
 حکومت میں بدل دیا گیا تھا۔

بلخس پر عیسائیوں کی فوج کشی پھر جب قاتل بن ذی النون نے طغیان کیا جیسا ان کے حال کو یہ تو بلخس کی طرف  
 قبضہ کرنے کے لئے اس کے قدم پر ملایا۔ اس میں اس کے بعد وہ بعض عیسائی بھی تھا جیسا کہ اس پر بیان کیا گیا وہاں بلخس نے  
 اس خبر سے مطلع ہو کر تمام قسطنطنیہ کی بلخس کو روانہ کیا اور یہاں اس کے خوف سے لاوا کو کوئی خاطر رہا۔ شہر پر قبضہ  
 کیا گیا۔ پھر اس کے بعد ۵۹۰ھ میں بلخس پر قبضہ کر لیا۔ پھر یہاں اس نے ۵۹۱ھ میں بلخس پر حملہ کیا اور اس کی فوج کو قتل کر کے اس کے  
 قاتل کو قتل کر کے بلخس پر قبضہ کر لیا۔ پھر یہاں اس نے ۵۹۱ھ میں بلخس پر حملہ کیا اور اس کی فوج کو قتل کر کے اس کے  
 کے بعد وہاں اس نے اس کی فوج کو قتل کر کے بلخس پر قبضہ کر لیا۔ پھر یہاں اس نے ۵۹۱ھ میں بلخس پر حملہ کیا اور اس کی فوج کو قتل کر کے اس کے  
 اپنے ایک ہر مال اور بلخس پر قبضہ کرنے کا حکم دیا جیسا کہ اس پر ملایا۔ اس کے بعد وہاں اس کے قبضہ سے بدل لیا۔

مستن بن عمار مستن بن عمار بن مالک بن عمار بن ابی عامر نے زمانہ ۵۸۸ھ میں قندھار میں منصور نے اسے قندھار  
 حکومت دی تھی مگر وہ اس وقت اختیار نہیں کر سکا اور اپنے کو قندھار اور تین کے لقب سے متکبر کیا تھا۔ پھر وہ بعد اس کے اپنے  
 آپ کو معزول کر کے اپنے بھائی بن عمار کو تخت پر بٹھایا۔ پھر پھر مستن نے اس سوبہ میں چاہا کہ  
 اس کے بعد حکومت کی۔ بن عمار کو قندھار اور تین کے لقب سے متکبر کیا تھا۔ پھر وہ بعد اس کے اپنے  
 سے متکبر کیا۔ پھر پھر مستن نے اس سوبہ میں چاہا کہ اس کے بعد حکومت کی۔ بن عمار کو قندھار اور تین کے لقب سے متکبر کیا تھا۔  
 فوج روانہ کی۔ اس غریب نے اس میں منصور بن ابی عامر والی بلخس و دوسرے اپنے حریف کے بعد جس امداد کی  
 درخواست کی اور مستن نے پادشہ کو مدد کا یہ جواب دیا۔ انہوں نے ان میں کھانا کی جنگ ہوئی اس کا نتیجہ صدر بن ابی عامر  
 بن عمار نے دوسری جانب اور قندھار کے بعد اسے دوسرا چڑھ گیا۔ پھر قندھار اور تین کے لقب سے متکبر کیا تھا۔ پھر وہ بعد اس کے اپنے  
 بعد وہاں آیا۔ اس وقت سے مستن کو قندھار تک پہنچا۔ پھر وہاں اس کے ساتھ حکومت کرنا۔ پھر وہاں اس کے ساتھ حکومت کرنا۔  
 اس کا یہاں حکم ہو۔ اسے اس وقت بن عمار بن ابی عامر نے قندھار اور تین کے لقب سے متکبر کیا تھا۔ پھر وہ بعد اس کے اپنے  
 نے ساتھ ساتھ کی جانب ہلا دیا۔ اس کے بعد پھر قندھار میں اس کا حکم تھا۔ اس کا حکم تھا۔ اس کا حکم تھا۔ اس کا حکم تھا۔  
 لوگوں نے وفات پائی۔ و اللہ و اوت الارضی و من علیہا

















[illegible][illegible][illegible][illegible]

الحکم علیہ: اشیاء کے لئے بہت سے احوال کا یہاں بیان ہے اور یہی ہونا چاہئے کہ ہر شے کے لئے بہت سے احوال ہوں گے۔

کی طرف سے عربیہ کا دعویٰ کرنا کہ ابن خطاب تھا۔ اس عربیہ نے زبان کو عربیہ پر قبضہ کرنے کے لئے یہ بھیجا تھا چنانچہ زبان نے عربیہ میں داخل ہو کر اس امرت کو لوٹ لیا اور ان لوگوں کو میریجی بن ابوزکریا کی بیعت کرنے پر شرفی اندیس کے قبضہ کی طرف متوجہ کیا۔ یہ واقعات ۱۲۵۷ء کے ہیں۔

ابن عساکم کی عہد شکنی اس کے بعد ابن عساکم نے اربعہ میں نو اپنا ساتھ بہ عہد یقی اور مرکی حج خست پرانہ ہوا پیدا اور زبان کے ایک قرینی راہبہ نے شہر لغت جائزاتی حکومت کا سہ پہلہ دیا۔ اس زمانہ میں یہ وہیں ضمیر امر یا۔ یہاں تک کہ یہ ساقی ہا اسٹارہ شہر نے ۱۲۵۷ء میں اس کے قبضہ میں لے لیا کہ وہ کال لیا اور یہ مرتا کچھ لے لیا چلے اور ۱۲۵۸ء میں یہاں پر مر گیا۔

باقی رہا ابن ہر اس نے حالات "خند و غلغلیہ" میں نے میرا بن امر کے خانہ ان دور آئندہ اس میں سکونت و مسکنیت کا مسئلہ قائم اور ہر وقت تک سوچ رہے۔ جسے امر طیب قرین کرنے والے ہیں تاکہ یہیں وہ ملک و ملت و حکومت عربیہ بنیاد کا۔ اور یہی اس کا ہے۔ و اللہ اعلم الخواص











ابن اتمر کا غرناطہ پر قبضہ اس کے بعد ان امر کے ۱۳۵ھ میں غرناطہ پر سلاطین نے قبضہ حاصل کر لیا۔ ابھ  
اس کی طرف سے ابن ابی خالد غرناطہ پر قبضہ کی فوجیں بھیج دی تھیں۔ اب ابن ابی خلیفہ نے ابن ابی خالد سے غرناطہ  
پر قبضہ کر لیا۔ یہ بھی کر لیا۔ ابن ابی خلیفہ نے غرناطہ کی جانب روانہ کی اور اس کے بعد ہی غرناطہ  
کو فتح کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہاں تک کہ اس کی حکومت کے لئے غرناطہ پر قبضہ کر لیا۔

ابن مرہ کے اطاعت میں مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۳۶ھ میں غرناطہ کی جانب سے فوجیں بھیج دی  
تھیں۔ غرناطہ حاصل کیا۔ اس کے بعد غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ یہ ۱۳۷ھ میں ابن مرہ نے اسے غرناطہ کرنے کے بعد اس کے حکمرانوں  
کی اطاعت اختیار کر۔

ابن مرہ کے بعد ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۳۸ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
اور شہید کر دیا۔ ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۳۹ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
غرناطہ پر قبضہ کر لیا۔ ابن ابی خالد نے ابن مرہ کی فوج کے بعد ۱۴۰ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ

مسلم امراء کی خانہ جنگی اور یہاں تک کہ ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۴۱ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
ابھ غرناطہ پر قبضہ کر لیا۔ ابن ابی خالد نے ابن مرہ کی فوج کے بعد ۱۴۲ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
جانتے تھے۔ ۱۴۳ھ میں ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۴۴ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
برصغیر کی طرح ہی ابن ابی خالد نے غرناطہ پر قبضہ کر لیا۔ ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۴۵ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
برصغیر پر قبضہ کر لیا۔ ابن ابی خالد نے ابن مرہ کی فوج کے بعد ۱۴۶ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
حکومت مرہ کی اور غرناطہ پر قبضہ کر لیا۔ ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۴۷ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
آہستہ آہستہ غرناطہ کے اندر دینی مسائل میں کمی آئے۔ ابن ابی خالد نے ابن مرہ کی فوج کے بعد ۱۴۸ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
کے بارے سے غور کیا۔

یہاں تک کہ ابن ابی خالد نے ابن مرہ کی فوج کے بعد ۱۴۹ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
برصغیر اور غرناطہ پر قبضہ کر لیا۔ ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۵۰ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
جانتے تھے۔ ۱۵۱ھ میں ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۵۲ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
برصغیر کی طرح ہی ابن ابی خالد نے غرناطہ پر قبضہ کر لیا۔ ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۵۳ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
برصغیر پر قبضہ کر لیا۔ ابن ابی خالد نے ابن مرہ کی فوج کے بعد ۱۵۴ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
حکومت مرہ کی اور غرناطہ پر قبضہ کر لیا۔ ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۵۵ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
آہستہ آہستہ غرناطہ کے اندر دینی مسائل میں کمی آئے۔ ابن ابی خالد نے ابن مرہ کی فوج کے بعد ۱۵۶ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
کے بارے سے غور کیا۔

ابن اتمر اور ابن ابی خالد نے ابن مرہ کی فوج کے بعد ۱۵۷ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
برصغیر اور غرناطہ پر قبضہ کر لیا۔ ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۵۸ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
جانتے تھے۔ ۱۵۹ھ میں ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۶۰ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
برصغیر کی طرح ہی ابن ابی خالد نے غرناطہ پر قبضہ کر لیا۔ ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۶۱ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
برصغیر پر قبضہ کر لیا۔ ابن ابی خالد نے ابن مرہ کی فوج کے بعد ۱۶۲ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
حکومت مرہ کی اور غرناطہ پر قبضہ کر لیا۔ ابن مرہ نے ابن ابی خالد کی فوج کے بعد ۱۶۳ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
آہستہ آہستہ غرناطہ کے اندر دینی مسائل میں کمی آئے۔ ابن ابی خالد نے ابن مرہ کی فوج کے بعد ۱۶۴ھ میں غرناطہ پر قبضہ حاصل کیا۔ ابھ  
کے بارے سے غور کیا۔





اور طرفداری کے زائل ہو جانے سے دولت و حکومت اسلام پر کھلا ہوا نقصان اٹھنا چاہی اور یہی امر اس کی تیزی کا باعث ہوا۔

**سلطان محمد تغلق کی وفات** : سلطان ابن احمد کے ہوا خواہ اور طرفدار شروع زمانہ حکومت میں اس کے خاص اعزاء و اقارب، جو فخر اور اس کے سرکاری رشتہ دار بن چکے تھے اور جو سولی اور وہ خدام اور سوا کی چیزیں اسی کے کمرانے کے ساتھ و پرورش تھے، ان پر لوگ منافقین جیسا ہی ہر دین ہرود و دیگر دھوکہ دہان سلطنت ان کی مخالفت کے باوجود ہر طرح سے کافی تھے۔ برساتوں سے ان کے عوام و خاص کا بیج ہو جانے ہی دشمنان اسلام کی مدد سے قیامت گردنا تھا اور ان کے دشمنوں کے دل اس امر کے تھوڑے کر این احمد کے طرفدار اور ہوا خواہان کثرت میں قرار پائے تھے یہی امر عصبیت اور طرفداری کا کام رہا تھا۔

سلطان یعقوب بن احمد اپنی چارہ ماہیہ اندر آئے یا تھا اس کے بعد اس کا بیٹا جیو مت بھی اسی رویہ کا پابند رہا۔ کچھ عرصہ بعد جو عمر کی مخالفت اور بغاوت نے اسے مہر و ق کر لیا اور سلطان محمد تغلق اسے اپنے دشمن اس راہ لانی سے کوٹ کر گیا۔

**محمد تغلق کے عیسائیوں سے تعلقات** : یہودی شخص ہے جس نے دشمنان اسلام کو طریف کے قبضہ میں دے دی تھی اور اس کے ظلم کو زیادہ طریف میں دہلا دیا تھا۔ یہاں تک کہ ان میں انہوں نے اسے قتل کر لیا۔ یہ تمام قاسط کی کی کے باعث ذاتی مغرب کے کہیں ہونے کی نذر نہ تھی جب دشمنان اسلام نے اس پر قبضہ کر لیا تو ان لوگوں کی جانوں اور مخالفت کرنے لگا جو چاہتے تھے کہ اسے اس کی جانب سے اندر آئے تھے اس سے دشمنان اسلام کو بے حد دہلی۔

**محمد تغلق بن محمد تغلق** : محمد تغلق کے انتقال کر جانے پر اس کا بیٹا محمد تغلق حاکم ہوا۔ وزیر سلطنت محمد بن غم غمی جو کہ وہاں رہتا تھا اور وہاں کے خاندان و ذرات سے تھا محمد تغلق پر چڑھا گیا۔ اس کی بادشاہت محمد تغلق کی دہلی اور سیلہ و سید کا انتہی وزیر سلطنت کے قبضہ میں رہا۔ فرایک مدت کے بعد محمد تغلق کا بیٹا ابو الجوش ناصر بن محمد باقی ہو گیا جو جس مردب کر کے تغلق پر چڑھا دی گئی۔ وزیر السلطنت و قتل کر دیا اور اپنے بھائی محمد تغلق کو اس سے جس نیک کی سیر کر بھیج دیا۔

**ابو سعید بن اسماعیل** : ان دونوں کے باپ سلطان محمد تغلق نے رئیس ابو سعید بن (عمر) اسماعیل بن ناصر کو مالک دلی حکومت پر مامور کیا تھا۔ مدت و زمانہ سے یہاں امارت کر رہا تھا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے فتح پر قبضہ کر لیا تھا اور محمد حکومت محمد تغلق میں اس کے اختتام سے جو خونی کے ساتھ اسی فتح میں محمد کی جیسا کہ وہ بادشاہ اور دولت دلی میں اس کی سرپرستی کیا جائے گا اس نے اپنی بیٹی کا ہتھ اس سے (ابو سعید) کر لیا تھا۔ چنانچہ اس کے بطن سے اس کا ایک لڑکا ابو سعید اسماعیل بن محمد پیدا ہوا تھا۔ جب ابو الجوش ناصر نے فرما کر قبضہ کر لیا اور اس کی حکومت و ریاست پر چڑھ گیا تو اس نے اسے اپنی وقت دینی سے بڑے اقبال اور طرح طرح سے نصیب کئے اس کے بعد وزیر ابن کاچ نے بھی کچ اقبال اور بدھن شروع کر دی۔ دیا گیا نظر بدھن سے ملے گا۔ ان اسباب سے سرور دینی میں ان کے دلوں میں کہیں پر دوشی ہونے لگا اور دیا جانے کی ان کے ظم اس سے دوا دیا اور دیا صیحا کا شروع کر دیا۔

**ابو الولید کا محاصرہ** : خرناطہ : اس زمانہ میں ابو سعید بن عبد اللہ بن عبد الحق مالک دلی میں چلا گیا۔ خا دین اسلام کی سرور دینی کی وجہ سے ان کو اسماعیل بن محمد باقی کی شخصیت ان کی لوگوں میں سے ان کا بھائی تھا۔ ابو الولید نے اسے سلطان ابو الجوش نصر کی اہل کتاب میں کوئی نیکی نہ تھی۔







دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق فرمادے۔

اس کی بھی تقدیر اللہ تعالیٰ نے اس کی توفیق فرمادی۔ اس کی توفیق سے اس نے اپنے بھائی اور بھائی کی حکومت و ریاست کا انتظام کرنا باقاعدہ جیسا دوسری ریاست کا کرتا تھا اور یہ نظم و ضبط لگا کر اس نے وہاں کے حکام و عہدہ داروں کو یہاں کے ریشم کو انتظام کیا جس سے وہاں کے پناجی کے عہدہ داروں نے اس کی تعریف کی۔ اس کی توفیق سے اس نے اس کی حکومت پر چکر لگایا۔

عہدہ داروں کی آٹھ ریاستیں اس کی خدمت میں آکر اپنے اقتدار میں لے کر آئیں۔ ان میں سے ایک عہدہ دار چان کو توڑا اور وہاں کے حکام سے اس کی تعریف کی۔ اس کی توفیق سے اس نے اس کی حکومت پر چکر لگایا۔ اس کی توفیق سے اس نے اس کی حکومت پر چکر لگایا۔ اس کی توفیق سے اس نے اس کی حکومت پر چکر لگایا۔

سلطان محمد جلوس اس نے بعد از شہ غریب نے حیدر علی مدظین سے محمد علی کی حکومت پر مصلحت کر کے اس کی مدد کی۔ اس کی توفیق سے اس نے اس کی حکومت پر چکر لگایا۔ اس کی توفیق سے اس نے اس کی حکومت پر چکر لگایا۔ اس کی توفیق سے اس نے اس کی حکومت پر چکر لگایا۔

سلطان محمد کا غریب پر قبضہ یہ سلطان محمد نے اس کو توڑنے کے ساتھ جس کے کتاب میں تھے غریب کوئی جانب قدم نہ کیا۔ اس کی توفیق سے اس نے اس کی حکومت پر چکر لگایا۔ اس کی توفیق سے اس نے اس کی حکومت پر چکر لگایا۔ اس کی توفیق سے اس نے اس کی حکومت پر چکر لگایا۔



[illegible]

ابو العباس اس شخص کی امانت سنبھال کر اسے اپنی طرف سے قادیان کی سلطنت کا دارالامام بنادیا۔ ابو نصر نے اسے امیر مسوا کے مقابلہ پر روانہ کیا تھا جس وقت کہ یہاں اسے پہلے فتح کا عاصروں نے دے دیے تھے اور انھوں نے سلطان ابو العباس کی اولاد کو قادیان کی حکومت، سلطان عبد اللہ سے مل کر دینی سلطنت سنبھال لی۔ سلطان ابن احمد نے محمد بن عثمان سے خط لکھا کہ بہت شہرہ کی اور اسے جیسا کہ تم میں چھوڑنے کی ہمت پر نظر میں کرنے کے لیے اگر جو بھی میں جوئی کی حد تک جی نہیں پہنچا تھا اور سلطان ابو العباس کی اولاد میں سے نہ تو ایک کی یہ بات امانت کرنے کے لیے توجہ دیا تھا۔ جو کہ جو بھی قادیان سے تھوڑے دن بعد وہاں پہنچے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے دل پر ایک خاص اثر پڑا اور سلطان ابن احمد نے مانی اور فریاد دینے کا اقرار اور وہ وہاں پہنچے محمد بن عثمان نے سلطان ابو العباس کی اولاد سے ابو العباس احمد کو حکومت و سلطنت کے لیے منتخب کیا اور پہلے سے نکال کر اس کے ہاتھ پر بیعت اور رست کی ان دونوں انھوں نے قید کرنے کے بعد ان میں باہم یہ عہد و پیمان کیا تھا کہ ہم میں سے جو شخص حکومت و ریاست کے لیے کب بھی جائے تو اس پر بلائے ہوئے ہو گا کہ وہ بغیر توکل کو قیدی نہ ہویت سے رہا نہ کرے۔

ابو العباس احمد کا قاسم پر قبضہ اس عہدِ دیوان کے مطابق سلطان ابو العباس احمد نے اچھڑت کی دہشت لپٹے تھے یہ پڑچو جو ہر تیار ویر تھوکر اس نے اپنے قتل امر ایسوں کو قید کی جلیب سے نہایت دہشت گرد اس کی جانب بھیج دیا۔ ان نوگوں نے مرلی پکر سلطان انصاف کے پاس جا کر قریب کیا۔ سلطان انصاف نے ان نوگوں کی بے حد عزت و توقیر کی اور ان کو انھوں کے وظائف اور تھوڑا جین و سیر بھیج اور بہت بڑا دل دیا سب ابو لشکر سلطان ابو العباس اور اس کے وزیر محمد بن امان کے لئے روانہ کیا اور عبدالرحمن بن ابی بکسوں کو ان دونوں کی موافقت اور ان کے برہم میں ان کی بھر دینی کرے کو لگو بھیجا۔ ان سب نے مشن ہو کر دار الحکومت قاسم کو حاکم بھیجا یہاں تک کہ ابو بکر غازی وزیر السلطنت نے سلطان ابو العباس سے اس کی

دروغہ اس کی خبر بتا دے، ورنہ کھول دیجے قلندر کی تہذیب اور کردہیں۔ پس سلطان ابو احیاس نے مجرم کو پھانسی میں لٹکا کر  
 منہ زور اور حکومت میں داخل ہوا۔ عبدالرحمن بن ابی ظلموں اس کے ماتحت خدمت کرنے کی عرض سے مراغہ اور اس کے  
 مضائقہ تک گیا اور جیسا کہ اس سے پیشتر ہے باجمہر دیوان تھا اس کی حکومت و سلطنت کا انتظام درست کر دیا۔ اس کے  
 بعد سلطان ابو احیاس نے سعید بن عبد الحزیز کو پایا تھا کہ رے کے سلطان ابن امر کی خدمت میں روانہ کیا تاکہ دونوں میں  
 معاملہ نہ پھانسی دے بلکہ مراغہ اور دیوان کا غم نہ ہے۔

**قلعہ مراٹھی کی فتح** ایسا تھا۔ محمد اس کی عبدالرحمن و بی بی مراٹھی سے ابن بن یحییٰ شہد اور جب اس کے حامیوں اور جنگ کو حمایت سلطان ابن امریکی خواہے دو دینا تھا اور لڑائی میں اس کا ہاتھ نہ تھا اور بھی کئی دنوں میں صلح کرانے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ سن کر سلطان ابوالعباس نے **محمد بن مراٹھی** پر چڑھائی کی۔ بی بی نے قلعہ کے زبانا فریاد و رنج محمد مراٹھی کو فتح کر لیا اور سلطان مراٹھی کو بارہایت سے سبکدوش کر کے اس کی جانب واپس آ دیا۔ اس کے بعد سلطان کی طرف رخ کیا اور محمد سلطان بن عبداللہ و بی بی کھسار اس کی آواز کی خبر پانے پر بھاگ گیا۔ سلطان ابوالعباس بلا جگہ و جدال تمام قلعہ و قلاع و اشیاں چھوڑ دی۔

مہوکی ابن سلطان ابو عثمان کی سہوڑ و فاس پر فوج کشی: ابن رائق کے ارشاد میں چند نوٹوں نے جو فقہ پر وازی اور فساد انگیزی میں مشہور تھے۔ سلطان ابو عباس اور سلطان ابن اصر سے باجائی اور چشت بد اکرائے کی کوشش کی اور ایک حد تک کال طور سے کامیاب بھی ہو گئے۔ سلطان ابن بصر کو سلطان ابو عباس کی طرف سے اس قدر براہم دور برداشت کیا کہ انکی نوٹوں کی تحریک اور اشارہ سے سلطان ابن اصر سلطان ابو عباس کے نظام سلطنت کو دور بصرہ بصرہ گوجے پر آلا و مستعد ہو گیا۔ چنانچہ انکی سچہ و منتخب اشخاص میں سے جو اس نے پاس چلے آئے تھے۔ مہوکی ابن سلطان ابو عثمان کو مارت قاسی کے لئے منتخب کیا اور مصحح بنی مای کو اس کی وزارت کا جہد و عطا فرما کر ایک عظیم فوج کے ساتھ براہ دور با سجدہ کی طرف روانہ کیا۔ ابن سجدہ نے اطلاع مندی کے ساتھ گردن اطمینان سے جھکا دی اور سلطان مہوکی نے علم حکومت کے ملحق ہو گئے۔ سلطان مہوکی نے سجدہ سے قاسی کی جانب کوچ کیا اور سلطان ابن اصر نے سجدہ پر قبضہ کر کے اسے اپنے علم حکومت کے سایہ میں لے لیا۔ سلطان مہوکی نے دار الحکومت فاس پہنچ کر محاصرہ قائم کیا چند دن کے بعد اسے بعد اہل فاس نے ابن کی اور اسے قس کی سھلان مہوکی نے ابن لوگوں کو اس دہی اور بے صافیت سے اس میں قاس میں داخل ہو کر تخت حکومت پر حاکم ہو گیا۔

سلطان ابو العباس کی گرفتاری: اس واقعہ کی خبر سلطان ابو یوسف کو اس وقت پہنچی جبکہ وہ اپنی عود اور بی بی حمودہ اور کے ارادے سے جہاں پر کہ وہ موجود تھے۔ جہان سے روانہ ہو چکا تھا۔ مگر اس خبر کے سننے پر فوراً لوٹ کھڑا ہوا اور ہاتھ بھرتی سے سرفتے طے کرنے لگا۔ جس وقت تازی سے آئے جہ کہ تازی اور خاکن کے درمیان پہنچا۔ خبر مرین خور اس کی تمام فہمیں تھہ ہو کر اپنے جھنڈوں کے ساتھ سلطان نوکی کے ساتھ جا ملیں اور اس کے لشکر کا کوکھ لیا۔ سلطان ابو العباس بحال پریشان تازی کی جانب رہیں ہوا۔ حال تازی نے اسے کمر درپے سے غمیر لیا یہاں تک کہ سلطان موسیٰ بن ابی طالب قاس سے تازی آیا اور اس نے (ابو یوسف) کو گرفتار کر کے قس کی جانب کوچ کیا۔ سلطان نوکی نے اسے اسی حالت میں اندر لے

سلطان ابن احمد اور وزیر مسعود کے مابین کشیدگی۔ سلطان ابو اسحاق کے بعد سلطان عمری کو ملک مغرب پر کامل قبضہ حاصل ہو گیا۔ عمراس کے، پر مسعود نے اپنی کا اقتدار شاہ شلمرخ سے ناپاؤن بڑھنے دیا۔ اسو سنہ ۵۱۵ء کے سیاہ غیب کا استیاد اپنے قبضہ میں رکھا۔ چکودان، جو سلطان دین اسر سے چھ سہ کا مطالبہ کیا گیا۔ سلطان دین اسر نے قبضہ سمجھ سے دست چس ہونے سے انکار کر دیا۔ دین اسر سے دونوں میں کشیدگی پیدا ہو گئی وزیر مسعود دین اسر سے سازش کر کے مرغان، دین اسر کے بھائی، اور اس کے خاندان دین اسر کو جلاوت پر مجبور کیا۔ دین اسر کو گولہ لے کر ایک قندیل پر قبضہ کر کے اسے ایاز مرغان لیا۔ دین اسر کے خاندان دین اسر کا بچہ، شیون، ویل و ساسی سرحد سے آگیا اور اس جلاوت فرما سو گیا۔ اور دین اسر دین اسر ہو گیا۔

[illegible]

سلطان ابو عثمان اور مسعود بن ماضی کی مصالحت اسی کے بعد سلطان ابو عثمان بن امیر اور سلطان مسیح عرفاس نے سرے سے گوہ فردیون پر پڑا کیا۔ مسعود ابن ماضی بھی جوئیں کے کر سلطان ابو عثمان کے دروہرو آرا۔ سلطان ابو عثمان کے اور مسالحت کا تم احمد بن تہتہب صحیح تھا کسی وجہ سے اس کے ہم ایول و اس سے کشیدگی اور طال پیدا ہوا۔ ایک روز مسیح نے وقت پانچ کر تکرار کر دیا وہاں شیخ کے دروہرو آرا کر کڈا۔ اس واقعہ سے سلطان کو تہہ و تار کا قیاس آئی اس کے بعد سلطان ابو عثمان اور مسعود بن ماضی نے خط و کتابت شروع ہوئی۔ بلاخر مسعود ابن ماضی نے اس شرط سے کہ عثمان حکومت بھرے تب ہی میں رہے۔ سلطان ابو عثمان نے امارت کی حیثیت نہ لی۔ پناچ سلطان ابو عثمان اپنے مظاہر کا ہے۔ بگی تہ مسعود ابن ماضی کے پاس آیا اور اس کے ساتھ ساتھ دارالخوہت میں داخل ہوا مسعود ابن ماضی نے پہلے خواہش کی اور اس نے ہر دینار میں دہات و نحوہ سے سلطان کے حکومت و سلطنت کی بیعت لی۔

خوبانی کا ترہ وال سلطان اوسمان کی درکاب میں سلطان ابن امیر نے لشکر کا بھی ایک حصہ تو جس میں سلطان ابن امیر نے  
 نواہوں میں سے ایک کا مورخہ تھا۔ عہدے نے اب سے کو گرفتار کرنے چیل میں ذوال رجب سلطان ابن امیر کو اس کی خوشی ہے  
 مدد پر ہوا۔ اگر اپنے دل کو تھیں دے رہے پہلچاسی کو اپنے فوج کی دشمنی کے ساتھ اس کی جانب سے اور دو بار وادہ کی اور مدد

تک خود پہنچا ہے۔ آپ ابو العباس نے جس نئی سجدہ میں قدم رکھا مسعود ابن ماسی کی تمام فوج نے جو اس وقت مسجد میں تھی بلکہ نہ نظر سلطان ابو العباس کی بیعت کر لی۔ سلطان ابن الملوک اس سے بے حد مسرت ہوئی وہ پہرہ کو قیام کرنے سے خراہی کر رہا تھا۔ طرف بائیں ہوا اور سلطان ابو العباس نے خاص فی جانب قدم نہ ڈالیا۔ مسعود ابن ماسی کو فوج کے دامن کو خدا دیکھ کر ابرو بہڑوں سے استقبال کیا۔ لشکرِ ہند نے سلطان ابو العباس سے مل جانے کی بات سرگرمیاں شروع کر دی۔

مسعود ابن ماسی کو اس کا احساس ہوا تو نصیر اگر بھاگے مگر ہوا۔ سلطان ابو العباس نے خود آپ کو ایک مقام پر پہنچ کر اسے ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ سلطان ابو العباس نے اسے گرفتار کر کے اسے اور اس کے سلطان کو قتل کر ڈالا اور دیگر خاندان کو بھی مرگِ خورج کی عینیت میں جھکا کر، ان کی قتل اور کئی کو قید کیا۔ خواہ مخواہی جاری کیے بعد سارا ملک غریب سلطان نے گور کا مصلحت اور دوسریا اور صفات ابو العباس چاہو جلان کے ساتھ ٹھکر دینی کرنے لگا۔ سلطان ابن احمد نے سترے سترے اپنے لشکر جو دیکھی جالیا اور اس کی ممان حکومت سلطان ابو العباس کو دوبارہ دیت کی: من نے بعد سے دونوں میں ہر سہا تھا، براہِ قائم جا دی رہے۔

ابو العباس کے متعلق سلطان ابن احمد کی غلط فہمی: ابن احمد کے بعد سلطان ابن احمد کی موت وقتِ تیر حکومت و سلطنت کو رہا۔ اپنے تمام زمانہ حکومت میں بھر بھی کسی معیبت اور دشواری میں مبتلا نہیں ہوا۔ مگر ایک واقعہ پر وہی نے شک کی کہ اس کی کہیں کا بچا ابو العباس جو ستر حکومت کی خواہش میں خطر کرنے کی تیاری کر رہا ہے اس وقت سلطان ابن احمد و طرف دیکھیں کسی ضرورت سے خطرہ لاحق ہو کر ہوئے۔ اس کی یہ حرکت ثابت ہوئی تو خوف رہا کہ وہ اپنے سے زیادہ عزت و تہذیب کرنے والا ہو، ایسا یہ بھی محسوس ہوا ہے کہ جس وقت سلطان ابن احمد غریب طاعت جلیج کی طرف تشریف لے رہا تھا تو اس نے سلطان ابو العباس کیا ہو گا، یہ اس دنوں پہلے کہ وہ اس کے دامن میں مسعود ابن ماسی سے قتل ہو رہا تھا یہ خبر پہنچائی کہ اس کے بعض حاشیہ نشینوں نے جو درباری اولاد سے ہیں گھٹیا ابن مسعود طبعی ابن وادہ

القاسم بن حکیم و خیرم نے محاکمہ اور اعادہ کیا اور فرمایا:

سلطان ابن احمد کی وفات جس سلطان ابن احمد نے من ماب کو اس وقت گرفتار کر لیا اور وہیں ہر ضرورتِ بہت بڑی تھیں اور جن لوگوں کو جنہوں نے اس معاملہ میں ریش کی تھی سزا سے سوت دی اور غریب طوالت آ پائی۔ کے بعد اسی جاہ و جلال سے بھر کر ان کے کار باہر تک کہ وہی ہو جس سزا خیرت اختیار کیا۔

ابو العباس کے عہد میں سلطان ابن احمد: اس کا بیٹا ابو العباس تختِ حکومت پر بیٹھ کر دین و داد، زمین دولت اور عوام اناس نے اپنے ستر حکومت کی ذمت کی اور سیاست کی کے باپ کا سوا بی (کا زونجام) خاندانِ تاجا رہے۔ اس نے اس کے عہد میں محمد، ناصر، عمر، قار کے قتل میں داخل کیا۔ محانت قید ابن۔ اب نے وفات پائی تھی کا کچھ حال معلوم نہیں۔

خالد اور یحییٰ ابن صالح کا قتل: اس کے بعد ابو العباس نے خالد کی یہ وفات کی کہ اس نے بہ سازش یحییٰ ابن صالح سے بددی مہیب شاہی امارت بنا کر کوثر ہر اپنے کار اور کر لیا تھا۔ ابو العباس نے اپنی حکومت کے پہلے یہ وہ سے سر لے خالد کو گرفتار کر لیا۔ اس نے یحییٰ ابن صالح کو قتل کیا۔

کر کے اپنے رویہ کو نقل کر دیا۔ طیب بھی کوئی گرفتار کر کے قتل نہیں کیا اور اسی حالت میں فرار کر گئے کہ ان کا حکم دیا۔ احمدیہ میں یہ بھی ریکورڈ عالم آخرت کا اس کا پتہ تختہ آراء حکومت و ادارات ہوا۔ اس کی حکومت و سلطنت کے کاروبار کا ایک مجموعہ خاص میں چھ سالہ کرنے لگا جو اس کے باپ کا سابقہ پورا تختہ تھا۔ اس وقت حکومت اندولویہ اسی طریق پر قائم ہے۔ وہ اللہ غالب علی امر ہے۔

دولت و ملوک کے حالات جو کہ دولت عم سید کی مساعروں ہم چھتری اور ان حوکہ اندلس کے واقعات جو کہ دولت امویہ کے بعد تختہ آراء حکومت ہوئے تھے ہم تحریر کر چکے ہیں۔ مناسب معلوم ہے کہ کسی قدر ان جہانی سلاطین کے حالات بھی تحریر کئے جائیں جو ۷۲۰ء اندلس میں پہلوانوں کے قرب و جوار میں موجد ہوئے۔ قیصر احمد ان کے انساب اور دولت کے حالات کو اپنے خوب صورتہ و خودارے جمع کر کے پیش کرتے ہیں۔

### مترجم : اندلس کا آخری دور عیسائیت کا تختہ مسلمانوں کی جلا وطنی

علاء الدین محمد بن ابی عبد بن طریف مغرب لہو دیوان المبتدأ و الآخر کے زمانہ میں سرزمین اندلس میں عربوں کی حکومت کا نام نشان نہیں رہا۔ وہ یہاں تھا جس نے اسے اندلس کی حکومت اسلامیہ کی چابی یہاں کی جبرائیل نامی مسلمانوں کے جلا وطنی کے حالات اکثر تحریر کر کے کیے ہیں لیکن آئی۔ جس اگر ترجمہ بھی اصل کتاب کی تھوڑا کر تو اس لحاظ سے کہ حرم ازادہ میں وہ وہاں آیا ہے جب کہ اندلس میں اسلام کا ایک بھی نام نہ رہا تھا۔ دیکھو کہ اندلس میں حکومت اسلامیہ پر عیسائیت کے ہاتھوں چابی اور برادری آئی تھی۔ ایک بہت بڑا لشکر تہذیب و تمدن تھا جس میں باقی وہ جاہل و نامرئی کہ اس صحرانک مظر کے کچھ کی تھیں اور باقی لہذا مترجمان کی اور قصص کا وہ کتب قوارخ سے تھب کر کے پورا کرتا ہے تاکہ آپ کی آنکھیں اسلام اور مسلمانوں کے اس دور و دور و دور و دور میں جو زمین اندلس میں بحالت غربت آباد ہو رہا تھا۔

ملوک اندلس میں فرار کا حدہ حضرت اندلس میں مسلمانان عرب کی نظر ملی کی آفریں برحق۔ ان کے قبضہ میں ملک کا بہت کچھ رہا۔ وہ یہاں تھا اور یہ بھی کہ اور کچھ ان کے ہاتھوں سے چھوٹ گیا۔ آپ آئندہ پڑھیں گے باطل آپ ایک سرسری نظر سے پہلے اس لشکر کے لیے ایک تیس جس میں کہ ملوک اندلس کے بعد و کچھ نے مسلمانوں کے قبضہ سے نکل کر صلیبی حکومت کے تحت چلے جاتے ہیں۔ ان کے بعد ہجرت کی کہ ان سے فرار شدہ حکومت اسلامیہ کی برادری اور باقی کو بلا نظر کیجئے گا۔

جسٹینین احمد رازی تحریر کرتا ہے کہ بعد از غزنی عیسائی حکم علی میں میں وقت کے مسلمانوں نے سرزمین اندلس پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ دیکھو کہ عیسائیوں میں ان کی نہ انتہت کی قوت باقی تھی۔ دیکھو کہ مسلمانوں کا فتح و فتح کا سبب اور سرزمین فرانس تک پہنچ گیا تھا۔ انہوں نے ملوک سے ملوک کو بھی براہ قیاس کر لیا اور سوائے ہزار شک و شبہ کے وہاں کے کوئی شہر ان حدود میں اسلام کے قبضے سے غافل نہ رہا تھا۔ ان وقت ایک سہ ہجری میں ملوک نامی ملوک قوم کا تختہ کا تین سو آئندہ کی ہجرت سے ہی قدرتی طور پر ملوک کی جگہ پر چلا کر لیں وہاں ملوک مسلمانوں سے برابر فتح و فتح ہوا۔ انہوں نے اس کے امر اعلیٰ شہرت ہو کر سے مر گئے۔ صرف شہر مدین اور ان کی رعیت ان کے پاس باقی نہ تھی۔ عیسائیوں نے اس محل جماعت کو فتح اور یہاں تصور کر کے ان کے استعمالی سے ہاتھ پیچھے کیا اور یہ کہ ان کے رستار یہاں ملوک اور ان کے حکمین ملک میں شہر جاٹ چاہتے تھے۔ ان کے ان کے مسلمانوں کو ان کی خورش اور سرگئی سے مجبور ہو کر ملوک اور ان کی ان کی قوت دیکھی اور ان کی کثرت ہو کر ان کے دشمن کی طرح ان کو گونہ سے مایاں دیکھ لیا۔ اس لیے ملوک اندلس میں ان کے



























اس کے بعد عیسائیوں نے اجماعاً ہندوئیے بعد ان کے۔ بعد اس سے صحافت کے انقلاب کے خلاف۔ ورنہ ان تہذیب کی افکار و خیالات سے کبھی کبھار یہ بھی متاثر ہوئے (۱۹۰۶ء) میں مسلمانوں کو برطانوی مذہب قبول کرنے پر مجبور کیا۔ ان کے مخالفین فرط کے لئے ان کے مخالفین کو بھی۔ ان میں سے ایک شریا دی کی کہ باشندگان فرط پر مذہب ان کی قسم کا مذہب تھا۔ جانے گا کہ اور۔ دستور نے۔ حق فرط کی پر قائم رکھے جائیں گے۔ فرط کی حکومت نے ان فرط کی طرف متوجہ ہوئے۔ وکی۔ ان کے حوالہ داری مذہب۔ ان کے کہ وقت پر۔ لی۔ ان کے یہ اعتبار کیا کہ مسلمانوں کو یہ صورت ملی، اور خلیفہ کعبہ سے برسر پا کر۔ اس سے اس میں ایک کوئی نہ کوئی کامیابی ہو۔ لیکن فرط کی یہی مطلبی باری کیا کہ جن لوگوں کے لئے یہ بعد اور۔ فرطی، خود، اور ان کے فرط سے۔ یہ خود مذہب کے لئے۔ فرط کی حکومت نے ان کے۔ ایک مذہبی حراست جن کے۔ اور۔ ان کے مذہب سے۔ یہ حراست کی لئے تھے۔

[illegible]

انروزِ غمی، صبا بی سلاخوں کو بچا لے گا، چنبچے کے تختِ تھکان کا سادہ کار کا پڑا ہے، سارے کراچی جوڑا نظامِ کربا کا ہے، غم کے

















اپنے اپنے ہاتھوں میں لے لی مگر ان سب کا ٹکڑا ان کے کاموں کا ٹکڑا بن گیا تھا۔ اس نے مشرق پر یہاں تک اٹھ کر آکر صوبوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ پھر یہ ساخا فرسیہ اور انش کو چھوڑ کر مرگی۔ بن لوگوں میں نا اطمینانی پیدا ہو گئی لانے بڑے نا  
تجربہ پر یہ کہ حکومت و سلطنت پر انھیں حق تھا تاہم انھیں یہ دیکھا کہ ان کے زمانہ میں گاہر و سائل بن ذی النون نے ۳۷۵  
(۱۰۸۳ء) میں وفات پائی اور اسی نے ۳۷۹ء (۱۰۸۵ء) میں طیارہ پر قبضہ کر لیا تھا۔

انفخس کی امارت ان دنوں جزائر خلیس میں اس کے قبضہ سے کسی کی بڑی عزت تھی اس کے بھادوقہ اور سرداران  
دولت سے یہ پاس طلب کیا جاتا تھا اس کے معنی "لکھ" "اموت" ہیں۔ اس سے اور یوسف بن ہاشم سے مقام دار میں  
لے لیجھ کر لائی گئی اس کو کھٹکت ہوئی تھی۔ یہ واقعہ ۳۷۹ء (۱۰۸۸ء) کا ہے اس نے ان کو کار قسط میں محاصرہ کیا  
پھر اس کے چار افراد بھائی زادہ۔ سے اور اس سے ان بنی تھی۔ اسی نے میدان خانی رکیہ کر طیارہ پر چڑھائی کر دی اور کھٹکتہ  
محاصرہ والوں کو باغی کر مایہ صیب نہ ہوئی۔ اسی زمانہ میں قرآن نے ملیحہ کا رخسہ سے مرزا کاہر بنس۔ نے عربیہ کا دشمن  
نے یہاں پر رہنے کا محاصرہ کر لیا۔ اسی کے بعد ۳۷۹ء (۱۰۹۵ء) میں انھیں نے ہلیہ پر قبضہ کر لیا۔ پھر انھیں نے  
لوگ انھیں انھیں اس پر قابض ہو کر ہلیہ کو مایہ صیب کے قبضہ سے نکال لیا۔ ۳۸۰ء (۱۱۰۰ء) میں انھیں عربیہ کا  
زمانہ حکمت انھیں کی تھی نے اپنے ساتھ میں لے لی اور زمر سے اپنے ہتھ کر لیا مگر کچھ دینا بعد اس سے شہر کو اختیار کر  
کے اپنے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ کے ساتھ دنا و شوی کا تعلق پیدا کیا اس سے ایک جہاں یہ ۱۱۱۱ء میں بحالی سلطین کے نام  
سے ملام کر کے تھے۔

ابن رزمیر اور ابن ابی کی جنگ ۳۸۰ء (۱۱۰۹ء) میں ابن رزمیر اور ابن ابی کی جنگ کے باہر لڑائی ہوئی جس  
میں ابن ابی کی فوجوں کے ہاتھوں میں ہار ہوئی۔ ابن رزمیر نے حرقہ کے حکم پر اپنے اہل قہاں کا ہتھ لگا کر لڑا۔ حارالد و ابن ابی  
کا چاروں طرف بھاگ گیا تو اس میں قہم ہا۔ یہاں تک کہ سلطین نے بغاوت اپنے پاس باغیہ سے تختہ کی جانب  
روانہ کیا اس کے بعد وہ ابن ابی اور ابن ابی کی فوجوں میں لڑائی ہو گئی۔ ان کی لڑائیوں کے سلسلے میں یہاں ۳۸۰ء (۱۱۱۳ء) میں  
حمایہ واقعہ میں ابن ابی کی فوجوں کے آخری دور حکومت میں واقع ہوا مگر ان کی حکومت حارہ یمن کے ہاتھوں میں  
ہو گئی۔ ۳۸۰ء حکومت منہر یمن بن ابی رزمیر نے یمن میں مایہ صیب کی حکومت ان کے تین بڑے  
انھیں کی فوج اور ابن ابی کی فوجوں میں سے انھیں طاقت دی اور ان کے لڑنے سے پہلے وہ یہ لڑا تھا۔  
نئی بحالی لشکر اور بحالی امراء جنگ کا راکہ میں جس میں منصور کو ان پر فرائض مایہ صیب ہوئی تھی ۳۸۰ء (۱۱۱۳ء) میں سردار اور  
میدان جنگ کا یہ واقعہ تھا۔

چور و ابی یون کی بد چھری چور و ابی یون وہ چور و ابی یون کی بد چھری میں حارہ کے ساتھ بد چھری کی فوجوں کی  
تحصیل یہ کہ چور و ابی یون کے حارہ کے حرام اتھ چھری کے اور حارہ کوئی حارہ کے پاس آئے۔ شہنشاہ  
نصرت کی حارہ نے ابو عزت افروائی بہت سلامت کیا اس کے بعد چور و ابی نے اپنے دار حکومت میں داخل آ کر حارہ  
کے ملام کو اس سے سلام کرنے کو فرمایا۔ مگر کہہ کر ان کی نہ توئی آئی نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ مقابلہ کیا سے وہ بارہ

قدت الخیر بنی آدم کے بعد ماسرے وفات پائی۔ مسیحیوں نے حکومت پر حملہ ڈالا اور ان کی عید الفصح میں قتل و غارتگری کی۔

پرانیدہ بن الفضل: ان تاجروں اور تہذیب پرستوں کو پانچ سو سالوں کا کھیرا لیا اور ہاتھ اس کے بعد الفضل نے بھی موت کا جام نوش کیا اس کا پینہ برآمد وقت شکن ہوا یہ احوال دیکھ کر انھوں نے قلب سے طلب کیہ جامع تھا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے قرطبہ اور شایبہ کو گواہ ہونے کے بعد اترتے ہوئے تھکا کر چلے جانے کو نصرت میں داخل کیا تھا جس کے بعد حکومت میں بادشاہ عربوں نے بادشاہ یونانی کی بھیجی جس سے تمام علاقہ شرقی انڈس میں انیل عام پھیل کر پڑی تھی۔ شامینہ دانے پختہ سرخوط، مشرقی مرجعہ کے تمام شہر مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ کئے اور مسلمانوں نے یہ چھوڑ دی۔ عربوں نے عربوں کو مال بردار کیا۔ ہرگز نہ اور نہ نکاح نہ پایا ان بقیہ مسلمانوں پر پانچ سو سال کے بعد ان کے بعد ان کے حکمران ہوا۔ پھر ہر اندوہ کر گیا اس کا پڑا تخت حکومت پر مقنن ہوا اور جب یہ بھی سرکشی تو اس کا پینہ برآمد ہوا یہی پستان کو نہایت کی حاکم قوت تھا انکے زمانہ ۱۱۱۱ء میں ہوا۔

سلطان یعقوب بن عبد الحق دس کے زور و شوکت میں سلطان محمود بن سلطان حسن دہلوی نے دہلی کا تخت چھوڑ کر  
آباد خان بن اس کا ہوا اور یعقوب بن محمد آق خان عسائی جو اس کے ایک بیٹے اور ایک حکم مرزا آری ہوئی۔ عیدائی ملک پر  
بنی اور ان کے لئے اس میں سے ایک - سلطان میرزا دلی کہ جو خود عسائیوں کا نہایت متفقہ سپہ سالار - پندرہ لاکھ تھانہ  
یعقوب بن عبد الحق نے اسے قسمت دینی جس سے عسائیوں کو جماعت عقیدہ ہوئی اور کھوکھلا کا سلطان ہر ہر چارویں ہوا۔  
سلطان یعقوب نے بھی اور کئی دفعہ اس امر میں اصرار کیا کہ حکومت دلی باہر سے نہ آئے بلکہ عسائیوں کے ہاں رہے اور ان کے  
میں بیٹا ہو اور ان کو کھوکھلا بنوں کے عیوضات پر حالت و تاراج کرنا تھا اور اپنے آئے دن کے جہاد اور فوج بھرتی سے ہر کس  
جہاد میں کمر بستہ رہے اور ان ملک کے عسائیوں نے ہر وقت کا بیام - خوار اور بیام سماعت ہوئی۔

چراغہ اور سلطان یعقوب نے ای زمانہ میں مراٹھہ بادشاہ کنالراہہ اس کے بیٹے سانجھ میں یا پھر غلط پیدائشی۔  
برائہ و پھر وہ تہہ حوض یعقوب کی خدمت میں اپنے بیٹے سانجھ کی زیادتیوں کی شکایت کرنے کے لیے حاضر ہوا اور دست  
بازی کے بعد امداد نہت کی درخواست کی۔ سلطان یعقوب نے ایٹھی غلطی اور زیادتی سے اس کی درخواست کو قبولیت کا  
رد کیا نہایت ایمانی اور خفیہ ہوئی۔ چراغہ نے بالی کے جہلے اپنے سانجھ کو جس کے اسلاف نے نہتہ نہت سے چھوڑ چلا آتا  
تھا پھر اس کے بارگاہ سلطانی میں حاضر ہو کر سانجھ کے ملاحین کی عداوتی فکر مان کی مریم کے شہزادہ کی میں اس وقت  
موجود نہ۔ اس لیے بعد چراغہ ۱۲۷۰ھ کے ۱۲۸۰ھ میں مر گیا۔

مانجی بین پراجہ وکھلکھی اس ناچنا سانجی مستقل طور سے منظر لایا کرنے لگا۔ سداوت بھوب کے اعتدال کے بعد سانجی کی بارگاہ لطافتی میں روشناسہ مصاحبت چلی۔ کمرہ کے رنگ ماضی پر اپنا نوجو سلطانا دھندہ دینا چھوڑ دے اس سے مصاحبت کرنی ٹھہر گئی۔ نے اچانک عہد نکالیا۔ علی گڑھ کے خلاف آتش جنگ کو مستقل کرنے کے طریق کا محصور نہ پایا اور تہ نہیں ہو سکا۔

بطورہ بن ہر اکمہ: ۱۳۹۳ھ میں یہ لکھی کہ کیا اس کا بیابانہ وقت تیس سال اور ۱۳۱۲ھ میں بادشاہوں نے







## باب: ۱۰

### امارتِ افریقہ

افریقہ میں 'سلاوی فتوحات' کی ابتدا ۱۱۰۰ء میں ہوئی۔ ان سلاویوں نے عربوں سے جنگیں لڑیں جن میں انہوں نے بہت کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے افریقہ کے مختلف علاقوں میں حکومت اور بادشاہتیں قائم کیں۔

عبداللہ بن ابی سرح: عبداللہ بن ابی سرح بن عثمان کے نواسہ ہیں عبداللہ بن ابی سرح کے اہل خانہ افریقہ کی طرف کی گئے۔ انہوں نے یہاں پر کئی کامیابیوں کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے افریقہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے افریقہ کے مختلف علاقوں میں حکومت اور بادشاہتیں قائم کیں۔ انہوں نے افریقہ کے مختلف علاقوں میں حکومت اور بادشاہتیں قائم کیں۔ انہوں نے افریقہ کے مختلف علاقوں میں حکومت اور بادشاہتیں قائم کیں۔

عبداللہ بن ابی سرح: عبداللہ بن ابی سرح بن عثمان کے نواسہ ہیں عبداللہ بن ابی سرح کے اہل خانہ افریقہ کی طرف کی گئے۔ انہوں نے یہاں پر کئی کامیابیوں کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے افریقہ کے مختلف علاقوں میں حکومت اور بادشاہتیں قائم کیں۔ انہوں نے افریقہ کے مختلف علاقوں میں حکومت اور بادشاہتیں قائم کیں۔

عبداللہ بن ابی سرح: عبداللہ بن ابی سرح بن عثمان کے نواسہ ہیں عبداللہ بن ابی سرح کے اہل خانہ افریقہ کی طرف کی گئے۔ انہوں نے یہاں پر کئی کامیابیوں کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے افریقہ کے مختلف علاقوں میں حکومت اور بادشاہتیں قائم کیں۔ انہوں نے افریقہ کے مختلف علاقوں میں حکومت اور بادشاہتیں قائم کیں۔

ابو الہیاء جریر بن عواد بن عقیان نے مصر اور قریقہ کی حکومت سنبھالی۔ اس نے قادیان کی حکومت بھی سنبھالی۔  
 ۱۱۰۰ھ میں غلام ابو الہیاء ہمدانی کو ۱۵۰۰ھ میں اس کی حکومت عطا کی۔ ابو الہیاء نے مغرب پر چڑھ کر قادیان فتح کرنا  
 جو اسلمانی ملک پہنچے۔ عقلمند نے قادیان کو اپنی محنتوں سے اجڑے خراب و برباد کر ڈالا۔ مگر ابو الہیاء نے قادیان کو نہ روک سکا۔  
 کے ساتھ رشتہ داروں کے بعد جس میں اسے فتح پانی نصیب ہوئی تھی کابل اور بلخ شرف اسلام ہوئے۔

عقیدہ میں تافح کی افریقہ روانہ ہو گئی۔ جس وقت یزید بن معاویہ نے عمان حکومت و مملکت اپنے نظارہ اور سر کی اس وقت صدر بن کر افریقہ میں افریقہ کی جانب واپس ہوا اپنے نچے صدر نے افریقہ میں داخل ہو کر یہاں کو سر کے پاس اس نے ان کو اس پر تفریق کی تیار کی۔ یہ نیز جو قسمی طوفی کو متحدہ (جوانوں) پر تھیں کیا۔ رانی اور فرانسسی لشکر جو کفر اے۔ متعدد لڑائیں۔ کہ بعد ان کے لشکر میں ہوا یہاں پہنچ کر کیا۔ وہاں کے دوران مملکت ان پر بھی جو واقعہ کا بعض ہو گیا اس کے بادشاہ کو جو کہ برائی نسل سے تھا قید کر لیا۔ یہ حد تک غلبت ہاتھ لگا۔ اس کے بعد طوفی کی چارہ بے وق کیا اس کے بعد بلایاں بادشاہ غار و دارانی بطور ہم حکومت اسلام۔ تھے مگر وہاں حاکم تھا۔ یہاں کے بادشاہ کو جو کہ تھیں تھے۔ بدویر ہوا اس کے پاس۔ مغرب کے سر کرنے کی بجائے وہاں کی دینی اشد زور و کون جا و صلا دار ملا سوس وغیرہ کو فتح کرنے کی راہیں بتلا کر چلا گیا۔ اس وقت تک بجائی مذہب کے چاند تھے۔ یہاں مال نہ ہو جس میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ چاند چاند نے ان بڑی چاند قسم بنا دیا۔ بہت جانی اور غنایاں فتح نصیب ہوئی ہزاروں مردوں اور عورتوں کو اور خوش غلام بنائے۔ یہ حد مال و اسباب ہاتھ آیا۔ حد سے زیادہ ان لوگوں کے ساتھ تھی۔ یہ چینی آیا فتح کرتا ہوا سوس پہنچے۔ سوسو اسی شام سے سوس کی سرحد پر لڑائی ہوئی۔ یہاں مسلحانوں کے ساتھ باغیہ کر کے یزید و قاسم کر کے وہاں زور و کون جا و صلا دار ملا سوس وغیرہ کو فتح کرنے کی راہیں بتلا کر چلا گیا۔

مصر کے محبوبہ چنگ کیلہ بادشاہ اور اسیہ اور افسانہ برہنہ کی مہر اور، جب کی وجہ سے مصر کی تاریخ کی جانب سے، فی کینہ پیدا ہو گیا تھا۔ ان لوگوں نے واپسی کے وقت مولیٰ یا کر مقام تہودا میں جہ، کر اسی سیر سے چھتر چھاڑی کی۔ حبشین ساریا، صحابہ اور تابعین کے ساتھ شہید ہوئے اسی لڑائی میں محمد بن اویس افسانہ چند مسلمانوں کے ساتھ قید کر لیا گیا تھا جس کو ذالی قلعہ نے ربا کر کے ان لوگوں کے، تھ جو اس کے امراء تھے قبر وان منج، یا۔ اسی اثناء میں زبیر بن عقیل کی قبر وان راہلیس آیا ان واقعات کو سن کر آگ گجولا ہو گیا اور برہنہ اس سرکوبی کے قصہ سے فوج کی درت کا قسم، یا۔ جنت، عین عبادہ صفاطی نے اس لڑائی سے غارت کی اور اس کے لشکر کے علیہ، ہو کر مصر کا راستہ لیا۔ چند لوگوں نے اس کی حفاظت کی مگر رازبیر کو جی، ان لوگوں نے ساتھ لٹکا دیا برہنہ میں چھتر کر کہ انتقام لے کر لیا مگر زبیر کے چنے فوج نے کی وجہ سے ان لوگوں، راس وقت قبر وان کیلہ سے اگر کسی درخواست کی کیلہ ان لوگوں کو مان دی قبر وان آ پاور پلوگ اس کے حاجت مند میں مقیم ہے۔

فرہیر کی قس بلجی جس وقت ملوٹنگ بن کر والٹ نے عمان، خضافت اپنے قبیلہ القدر اور میں بی۔ اس وقت اس نے برقی مشین پر بیٹن ملوٹی کی ککھ پر فرمیں روانہ نہیں اور برہنہ ہوں گے عید اپنی جنگ کا ذکر کو اصرافی مقرر کیا۔ ماہر خلاصہ میں ان پر ہم حملہ آور، اور تمام ہمیں اطراف قیروان میں کسید سے مدد بھیجی ہوئی نہایت سخت اور خوفناک آزمائشوں سے بعد زہیر نے سنبھلے دھست دی اور دوران جنگ میں اسے قتل کر ڈالا جس نے علاء اور حبیب سے سرداران برہنہ اور ان کے تائی نانی جنگ

یہ کہیت ہے۔ جس کے بعد مشرق کی جانب واپس ہوا اور یہ کہ جس کی اس طرف میں بچاؤ کی غرض سے آیت تھوڑی کر لی گئی ہے۔  
ذات پیدہ ہوا ہے کہ میرا جس دنیا کی جانب ہل کر رہا ہے۔ چنانچہ مصر کی طرف کوچ کیا۔ سواہل پر رہا اور شاہ قسطنطنیہ کی  
نئی کشمکشوں کے چرے نے مزاحمت کی جو میری روک تھام کے لئے روانہ کیا گیا تھا۔ زہیر نے کمالی مردانگی سے منہ لہہ کیا۔  
جہاں یوں کی ہمیت بہت زیادہ تھی۔ زہیر کو اس واقعہ میں شہادت نصیب ہوئی۔

حسان بن نعمانی غسانی غبار ملک بن مروان نے عہد ائمہ بنی ہاشم کی شہادت اور مستقل حکومت حاصل کرنے کے بعد  
حسان بن نعمانی کو افریقہ پر بھاری کر کے کاظم کیا۔ ایک بڑی فوج سے اس کی مدد کی چنانچہ حسان ابن نعمان قیروان میں داخل  
ہوا اور بڑے درستی قرحا بنہ کوچ کر کے ویران کر ڈالا۔ جس قدر وہ ملی اور فوجی قرحا بنہ میں تھے صلیب اور اندس کی جانب  
ہمراہ گئے اس کے بعد پھر بیسائیوں نے صلیب اور جزیرت میں متعلق ہو کر صلیب اور اسلامیہ کا مقابلہ کیا حسان نے اس امر کی  
بھی ان لوگوں کو شکست دی۔ بیسائیوں نے پل اور پلہ میں جا کر پناہ لی اس کے بعد حسان نے کاہنہ ملک جزیرت کے اردو سے  
سے کوہ اور اس کی طرف قدم بڑھایا ان دونوں ملک پر برہمیں سے اس کی قوت و شوکت بہت بڑھ گئی تھی۔ اس سے اور حسان  
اسلام سے لڑائی جو نہیں۔ میدان پر برہمیں کے ہاتھوں میں مسلمانوں کو شکست ہوئی ایک گروہ گرفتار کر لیا گیا نہ خیر جنگ کے  
بعد کاہنہ نے خالد بن یزید لکھی کے علاوہ سب کو رہا کر دیا۔ انہیں اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ ویران پلاؤ اور انہیں ان کا  
رہائی بھائی یا اور عرب کو افریقہ سے نکال دیا۔

کاہنہ کا قتل حسان نے شکست کھا کر بڑے تھک کر رہا۔ قیصر عبد الملک کا فرمان پہنچا لکھا تھا کہ جب تک وہ اوقات سے  
ادوی جو نہیں نہ پہنچیں۔ تم بڑے قیام پر رہو پہنچنے تک یہ میں دار الملکات دمشق سے ادوی جو نہیں دار اور بڑے نہیں۔  
حسان نے نہایت جنگ درمید کر کے افریقہ کی جانب کوچ کیا اور خالد بن یزید سے اور بڑے خدا و گناہت کر کے اسے خالی اور  
اسے کاہنہ کے خلاف لٹا دیا۔ ایک روز حسانہ غفلت خالد نے کاہنہ کا کام تمام کر دیا حسان نے کہ وہ اس پار ہو کر تھک کر  
لپا اور اس کے گرد و نواح تو ثابت و نارنج کر کے قیروان کی جانب واپس ہوا۔ اس واقعہ کے بعد سے برہمیں کو جان واپس  
کی ایمان دہی گئی۔ ان پر اور دوسروں اور فوجیوں پر جو ان کے ساتھ تھے خراج مقرر کیا گیا۔ اور یہ شرط لکھی گئی کہ باہر ہزار  
ہزار ہوان بیٹہ ہر جہاد میں اس کا اسلامہ کے سر قاب رہا کریں۔ علیہ صلیب ملک نے حسان کی واپسی کے بعد صلیب اور اسلامیہ  
میں سے جانے والی ایک شخص کو حسان کی فکر افریقہ پر مامور متعین کیا۔

موسیٰ بن نصیر دینہ بن عبد الملک نے قیصر خلافت پر متعین ہو کر اپنے چچ عبد اللہ کو جو کہ مصر کا گورنر تھا (اپنے کچے بیٹے  
میرا اصرار کو) لکھ بجا کر موسیٰ بن نصیر کو جہاد کی غرض سے افریقہ کی جانب روانہ کر دیا۔ موسیٰ کا باپ نصیر صلیب کا گناہ (باڑی  
لڑا تھا) چنانچہ عبد اللہ نے موسیٰ بن نصیر کو افریقہ کی جانب کوچ کرنے کا حکم دیا۔ یہ کوچ افریقہ پر نہایت افسردہ اور بچا۔ قیروان  
میں سے رخ کو رہی کر رہا تھا۔ حسان کے بعد علیہ عبد الملک نے مامور کیا تھا۔ موسیٰ نے اسے بھی دینی کے ایک مصر کا مامور  
رہا کیا۔ برہمیں کی اس افیت پر کہیت تھی کہ ان لوگوں نے عہد و آخر ہلا کر ڈالا اسلامیہ پر علیہ شروع کر دیے تھے۔

موسیٰ بن نصیر کی فتوحات موسیٰ نے ملک افریقہ میں اپنی فوج کو بھیل دیا۔ جزیرہ صیرفی کی جانب پہنچے عبد اللہ

برادر، یا ملو کرنے کے لئے روانہ کیا جو بہت مسافرت اور تھکے ہوئے اور اس آجانبہ، دوسری جانب بڑھنے کا کھنکھو یا آواز  
 طرح اپنے دوسرے بڑے بیرونی کو ایک صحت کی طرف متوجہ ہونے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک جانب بڑھنا بہت مناسب  
 تھیمت تھا کہ آجائز اور ان کو لڑکا کر کے نکال دیا یا باقی تھیمت سے بڑھ کر اس کی ستر پر اٹھ بیٹھا۔ وہی نے اس  
 اصراف سے ایک گونہ فریفت حاصل کر کے بیٹھ کر اپنے بیٹے کی طرف دیکھا اور اپنے بیٹے کو اس کی  
 جانب روانہ کیا۔ بربروں کو اس کی شوکت و جلالت اور چنگ و حال سے اپنی ناکامی کا یقین ہو گیا سب نے اتفاقاً  
 ہو نہیں سکتا تھا۔ مسلمانوں نے بطور غنائت اپنے بیٹے کو دیا اور امیروں کے لوگوں کو۔ مگر مسلمانوں نے حال کر دیا ہوئی نے  
 ان لوگوں کو کھینچ لیا اور ساتھ لے کر گئے۔

**فتح اندلس** اس کے بعد سہائی نے جنونی گورنری پر طلاق بن زیاد علی کو مامور کیا۔ جنہوں نے شہر سے اندلس کی طرف تہمت چلائی۔ اندلس کے فتح کی گمان (جو یمن) ہذا شام، قرطوبہ (روانی گورنری) نے طلاق کو تخریب دینی تھی چنانچہ وہ یمن، اندلس فتح ہوا کرتے بعد ہی صوفی بن نصیر بھی اندلس چلا آیا اور اس کی فتح کی تکمیل کی جیسا کہ مراد بن یحییٰ نے قرطوبہ کے تیسرا اندلس کے بعد صوفی بن نصیر اور یسہ پراچے بنے عبداللہ کو اور اندلس پراچے دوم سے بنے عبدالعزیز کو مامور کر کے مشرق کی جانب واپس چلا آئے یمن والہ نے وفات پائی اور یسہ بنانے تخت خلافت پر ۱۱۰ھ میں عبدالملک اس کے صوفی بنے اور اسے خوارست فتح کر دیا۔

محمد بن بزیڑ: سلطان نے عثمان کو صحت اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد صوفی واقعہ کر دیا اور اس کے بیٹے عبداللہ کو حکومت افریقہ سے معزول کر کے اس کی جگہ عثمان بزیڑ (قریبی کے نام) کو سند حکومت دھاکی۔ محمد بن بزیڑ نے منجھان کی دانت تک افریقہ کی گورنری پر مامور رہا۔

اسماعیل بن مہاجر: سنیان کی وفات کے بعد عربین مہاجرین نے طوائف خلافت: جب تک یہاں رہے، وہی فرقہ کی گورنری پر اسماخ بن عبد اللہ بن ابی مہاجر کی حکومتیں یہاں تک مکمل نہایت تک: دفن تلاش اور عادات: یہ مکمل بنی حوامی کے زمانہ گورنری میں تمام برائی مشرف چاہا سلام ہے۔

یزید بن ابی مسلمؒ یزید بن عبد الملک نے تخت خلافت پر متمکن ہو کر اور یزید کی منہ حکومت پر یزید بن مسلمؒ (یہ جان کا غلام اور نیکو نرئی تھا) کو مصلحتی۔ اس کے ساتھ یزید بن ابی مسلمؒ اور ان کے قریب ۱۱۱۱ اس نور، یوں کے ساتھ یزید کی ہر غلطی کی کج آوازی سے پیش آئے۔ ان لوگوں میں دارا، دھرم، ایش، ہوجانے کے ساتھ یاد چودھو جے جے، مقرر کیا جیسا کہ کج جان سے عراق میں کیا تھا۔ یہ یوں نے اسے اس کی حکومت کے ایک ہیونہ بھائی کر ڈالا اور محمد بن یزید کو جو کہ ہمسایوں کے سپاہیوں کو تھا، اسے حکمران بنایا اور یزید بن عبد الملک کی خدمت میں بجز اس کا کہا اور اطلاع یزید بن ابی مسلمؒ نے تجویز کر ڈالنے کی عہدت نکلی۔ یزید بن عبد الملک نے ان اس عہدہ کو قبول فرمایا اور محمد بن یزید کو تہہ زنی و بیہوشی پر عمل کا نام رکھا۔

بشیر بن صفوان کبھی اس کے بعد بڑے ہی حدائق نے افریقہ کی گورنری پر بشیر بن صفوان بھی کو متعین کیا۔ چنانچہ ۳۵۷ھ میں بشیر بن صفوان افریقہ وادار ہوا۔ نظام حکومت گورنری کے بنیادوں کو دوسریوں کو تفہیم کیا اور شاہیہ وہ ایک ملک متعلقہ جہاز کی غرض سے عمل آ رہا تھا۔

عبیدہ بن عبد الرحمن پھر بشام بن عبد الملک نے بائیں صوان کو حکومت افریقہ سے معزول کر کے اس کی جگہ عبیدہ بن عبد الرحمن مکی پر اور زاید بن ابی العاص کو سند حکومت عساکر اہل مصر عبیدہ وادودہ افریقہ پر۔

عبد اللہ بن حجاب : کچھ دن بعد عبیدہ بن عبد الرحمن نے کور کو بشام بن ملک، جہاد خلافت امویہ نے معزول کر کے عبد اللہ بن حجاب (عواموں کے ظلام) کو گورنری افریقہ پر مامور کیا۔ عبد اللہ بن حجاب مصر کا بانی تھا۔ بشام نے اسے افریقہ کی گورنری پر جانے کا حکم دیا۔ عبد اللہ نے مصر پر اپنے بیٹے ابو القاسم کو اپنا قائم مقام جا کر افریقہ کی جانب کوچ کیا۔ جس افریقہ پہنچا۔ جامع تونس فقیر کر لی۔ جنگی و بحری کشتیوں کے بنانے کے لئے ایک کارخانہ بنایا۔ بخوبی حکومت پر اپنے بیٹے ابی علی کو مامور کیا اور عمر بن عبید اللہ مرادی کو اس کے ہمراہ بھیجا۔ انیس کی امارت جہاد بن حجاج قبیلہ کو دلی اور حبیب بن عبیدہ بن حجاب بن فلیح کو ملک مغرب پر جہاد کرنے کا حکم دیا پانچ حبیب بن عبیدہ و جہاد کرتا ہوا تھا۔ اسے سوس اور مرزین سوا ان تک پہنچ گیا بہت مادی قیمت اور محض سہ روز روٹی ظلام لے کر واپس آوا۔ تمام بادشاہوں اور قبائل پر ہر کوئی روزہ کر دیا۔ اس کے بعد دوبارہ زید بن ابی العاص کو سند حکومت افریقہ پر جہاد کیا اس میں عبد الرحمن بن حبیب بھی اس کے ہمراہ تھا۔ قسوس پر پناہ کر دیا جو کہ مقلد بہت پر اثر تھا۔ نہایت سختی سے تمام جزیرہ پر تاحات و مروج کر پانچ بادشاہ آفراسیاب عساکر نے جزیرہ چاقوئی کیا۔

محمد بن عبد اللہ دلی سلخہ کا قتل : چونکہ محمد بن عبد اللہ دلی سلخہ نے ہر یوں کے ساتھ بد سلوکی شروع کر دی تھی۔ اور ان میں سے جو لوگ شرف پر اسلام ہو گئے تھے ان پر بھی جزیرہ قائم کرنے کا کامی گمان کا سدا ارادہ کیا تھا کہ مال قیمت سے اس بد سے ہر یوں کا اشتغال بیدار ہوا اور سب کے سب شتم ہو کر جلاوت کر لے پورا مادہ ہو گئے تھے اس اثنا میں یہ خبر ملی کہ لشکر اسلام حبیب بن عبیدہ کی سرکردگی میں مقلد پر جہاد کرنے کو آیا ہے۔ مصر و مغربی میں صغیرہ خوارج کے حکم حکومت کا مطیع ہو کر سلخہ پر چڑھا اور محمد بن عبد اللہ کو قتل کر کے سلخہ پر جانسی ہو گیا۔ ہر یوں نے بھی اس کی امداد نصت قبول کر لی اور اس کی حکومت و خلافت کی نصرت کر کے "امیر المومنین" کے لقب سے خطاب کرنے لگے۔ رفت رفت یہ بائیں تمام قبائل افریقہ میں پھیل گئے۔

غزوۃ الاشتراف : عبیدہ اللہ بن حجاب نے ان واقعات سے مطلع ہو کر خالد بن حبیب لہری کو پانی ماند و فکر اسلام کی انہری کے ساتھ جو اس وقت اس کے ساتھ خاص طوفان ہے تیزی کی روک تھام کے لئے روانہ کیا اور حبیب بن عبیدہ کو اس لشکر اسلام کے ساتھ جو اس کے واکب میں قاطب کر کے خالد کی روانگی کے بعد ہی بطور ملک افریقہ کی جانب روانہ کا حکم دیا۔ اشتراف طوفان میں مصر، اور ہر یوں کے صا کر و اسلام کا مقابلہ ہوا سخت اور خراج کرائی ہوئی پھر آپ علی آپ فریقین جنگ سے ہاتھ کھینچ کر طیبہ ہو گئے۔ مصر و طوبی کی جانب واپس آوا ہر نے مصر کی کج تدبیر کی وجہ سے مصر پر پلٹ کر حملہ کر دیا اور اسے قتل کر کے اس کی جگہ غلام بن حبیب زناتی کو اپنا امیر بنایا۔ تمام ہر نے اس کی امارت کو تسلیم کیا۔ اسے بھی خالد بن حبیب لشکر عرب اور فوج بشام نے ہرے پہنچایا ایک دوسرے سے مل گئے اس سرکردگی میں ان لوگوں کو شکست ہوئی۔ خالد بن حبیب اور عرب کا ایک گروہ کھیت ہوا۔ اسی مناسبت سے اس لڑائی کا نام غزوۃ الاشتراف رکھا گیا۔







چاہتا تھا اور چاہتا ہی تھا کہ اس کا بعض حصہ کو دور دور کو جس نے تمام افریقہ پر قابض ہو کر اہل قیروان کے ساتھ زیادتیوں کی جس جگہ اس سے بھی زیادہ ان لوگوں نے آفت چلائی۔ اہل قیروان خوف جان اور ہراسہ بھگتے تھے یہ تمام لوگوں میں پھیل گئی۔ عبداللہ بن رستم مدثری باغی نے اطراف طرابلس میں اس کی شاخ کاظم بھڑکایا اور چاروں طرف باغی ہو گئے۔

عبداللہ بن اشعث بن افریقیہ جس وقت عبداللہ بن افریقیہ نے شہر طرابلس میں اپنی حکومت و ریاست کا جھنڈا گاڑا عبداللہ بن اشعث نے اس میں عبداللہ بن اشعث کے جگہ کرنے کے لئے فوجیں روانہ کیں چنانچہ ابو الخطاب عبد اللہ بن افریقیہ نے عبداللہ کی فوجوں سے مقابلہ کیا اور انہیں شکست دے کر نہایت بڑی سے قیروان تک قنابل کرنا چلا گیا۔ جب شکست خوردہ جماعت کو قیروان میں بھی پناہ نہ ملی تو ابو الخطاب عبد اللہ بن افریقیہ نے قیروان پر قابض ہو کر اہل دور دور کو فلاحا پار کیا اور عبداللہ بن اشعث کو پناہ نہ ملنے کے طرابلس کی جانب اس لشکر سے گرنے کو کہنے لگے جو کہ ابو جعفر منصور کی طرف سے آ رہا تھا۔

محمد بن اشعث بن افریقیہ جب کہ افریقیہ میں فتنہ و فساد کی جس قدر گرم باز آئی ہو سکتی تھی توئی اور قبائل دور دور سے قیروان پر قبضہ حاصل کر رہے تھے وقت لشکر افریقیہ سے چند لوگ بطور وفد و بدر خلافت عباسیہ میں حاضر ہوئے اور طلبہ جو منصور سے دور دور کی ان زیادتیوں اور ظلم کی شکایت کی برائیاں پر دور ہے تھے اور امداد و اعانت کی درخواست کی۔ طلبہ منصور نے منصور افریقیہ کی حکومت پر محمد بن اشعث بن افریقیہ کو مامور کر کے اوّل افریقیہ کی وادوں کی جہایت فرمائی تھیں اشعث دربار خلافت سے رخصت ہو کر اور دوبارہ ابو الخطاب بن افریقیہ کی طرف سے افریقیہ کی حاکمیت پر ہوئی۔ چنانچہ ابو الخطاب نے فوجیں روانہ کر کے متعدد لشکروں کے ساتھ کوئی کیا۔ تمام سرزمین میں ابو الخطاب عبد اللہ بن اشعث کوئی۔ اس ہم میں ان لوگوں کے ساتھ انصاف بن سالم بن عقیل بن عقیل بن سوادہ بھی بھی تھا۔ بہت بڑی خورج دینے کے بعد عساکر شری کو فتح نصیب ہوئی تھیں خاتمہ جنگ کے بعد ہی ابو الخطاب عبد اللہ بن اشعث کوئی و دوبارہ علم خود کو اس کے لیے ان سرزمین میں ایک دوسرے سے مل گئے۔ آخر کار ابو الخطاب عبد اللہ بن اشعث کوئی دس کے بہت سے سرزمین مارنے میں کامیاب ہوئے۔

محمد بن اشعث کی فتوحات اس واقعہ کی خبر عبد الرحمن بن رستم بن رستم کو ملنے لگی تو وہ قیروان سے ہجرت کی طرف بھاگ گیا اور وہاں پہنچ کر ایک شہر آباد کر کے تمام پروردگار اور محمد بن اشعث نہایت حزم و احتیاط سے اپنے فوجی حالت کا ادارہ و سچ کرنے میں مصروف ہوا۔ طرابلس کو فتح کیا اور اہل قیروان کی غلامی کو اس کی حکومت مطلق طریقہ اور زاب پر انصاف بن سالم کو مقرر کیا۔ کچھ دن بعد مصر بنے اس سے خلافت و بنادت کی خبر ملنے لگی اس نے خیال دیا انصاف بن سالم نے شری کو کا راستہ لیا اور چپ خمر بن اشعث شری کی جانب روانہ ہوا مصر پر پہنچنے میں موثر خواہش ہو کر گیا۔

انصاف بن سالم بن عقیل ابو جعفر منصور نے انصاف بن سالم بن عقیل بن قنابل بن قنابل کی حکومت مامور کیا۔ اس نے اپنے مسافر و اسانی کے ہمراہ چاروں میں سے قنابل اور محمد بن اشعث کے ساتھ افریقہ آیا تھا۔ محمد بن اشعث نے اسے طلبہ اور زاب کی حکومت پر مقرر کیا تھا جس مرتبہ جس علی انصاف قیروان میں داخل ہوا افریقہ و فساد ہو گیا۔ اس نے انھیں سے ہر شخص اپنے مکان میں رہنے دیا۔

انصاف بن حمزہ اس کے بعد ابو جعفر مدثری نے بربروں کو ایک جا کر کے انصاف پر چڑھا کر دی۔ انصاف خورج دینے اور

جنگ کے خوف سے ہر گھڑا ہوا لشکر و فوج ہٹ گیا۔ لشکر یوں گواغلب کا یہ فعل: گواغلب سے لڑنے والے سرداروں کی سے محروم کر دیا اور حسن بن کرب کے لئے یہ حکایت شروع کی جو کہ ان دنوں کا ہی تھا۔ چند ماہ بعد پیام کے بعد سارا لشکر حسن بن کرب کے پاس چلا گیا۔ ہمدان کے ساتھ ساتھ خردان کی طرف گیا اور قیہ دان پر کاغذ لکھ کر دیا۔

**اغلب کا خاتمہ:** اغلب نے میدان خالی کیج کر کاس کا راستہ لیا۔ کاس پہنچ کر قیہ دان پر آکر ٹپک گیا اور وہاں ہی حسن بن کرب سے جنگ کرنے کے لئے واپس ہوا۔ دونوں فریقوں نے ایک میدان میں صف آراء کی گئی۔ اغلب نے حسن کو شکست دے کر قیہ دان کی طرف قدم بڑھایا۔ حسن نے پشت از قیہ دان کے باہر اغلب پر بھر پور کر دیا۔ بہت سی فوجیں ہلاک ہوئی اور انھوں نے جنگ میں اغلب کے ایک تیرہ کرکٹا جس سے وہ تپ کر مر گیا۔

**ابوالخوارق غفار طائی اور حسن کی جنگ:** اس کے بعد امیر حسن نے ابو الخوارق غفار طائی کو اپنا امیر مقرر کیا جو کہ طرابلس کی حکومت پر تھا اور نہایت مردانگی سے حسن پر حملہ آور ہوئے حسن شکست کھانے کو پس پانی پانچ ماہ اور جب وہاں پہنچا تو پناہ دینے والے کو نہ دیا جس کا کہم لایا ابو الخوارق کے سرداروں کے قہر میں تھے، وہ صبیحہ ہمدان سے بھر کر کسی کی طرف واپس ہوا۔ شہر ہی لشکر نے اسے گرفتار کر کے قید حیات سے بندھ کر کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اغلب کے بعد امیر ہمدان نے اسے اس مقام پر قید کیا تھا جہاں یہ کہ اغلب مارتا تھا ان واقعات کے بعد ابو الخوارق غفار طائی، قریہ پر بھڑائی کر دیا۔ وہاں تک کہ وہ حواست بنی ہمدان سے ہمدان کو گزرتے والے تھے۔

**عمر بن حفص بن اوس و خلیفہ ابو جعفر منصور نے اغلب بن سالم کے بارے جاننے کی خبر سن کر اس کی جنگ افریقہ پر عمر بن حفص بن اوس و خلیفہ ابو جعفر منصور نے اغلب بن سالم کے بارے جاننے کی خبر سن کر اس کی جنگ افریقہ پر عمر بن حفص بن اوس و خلیفہ ابو جعفر منصور نے اغلب بن سالم کے بارے جاننے کی خبر سن کر اس کی جنگ افریقہ پر**

**ابو حاتم یعقوب بن حبیب:** اس کے بعد ہمدان نے اغلب بن سالم کے بارے جاننے کی خبر سن کر اس کی جنگ افریقہ پر عمر بن حفص بن اوس و خلیفہ ابو جعفر منصور نے اغلب بن سالم کے بارے جاننے کی خبر سن کر اس کی جنگ افریقہ پر

کی۔ یہ لوگ بلا جہل و خفا دل کوٹ کھڑے ہوئے مجبوراً بقیہ ورنے لگے ان کی مدد جست لی۔ عربی شخص نے ان امریکا جس کی نذر کے ایک فوجی و لڑکھن میں دسم کے مقابلہ پر پہنچ گئی۔ یہ کسی وقت مقام قحوا میں تھا عبدالرحمن غلٹ لکھتا ہے کہ اس کی جانب سے ہمارے عبدالرحمن کی شکست۔ اسے اسیا پر چھ کا کاسرہ رکھنا شاہ پوچھ گیا۔ بددھ۔ چارویں صردا اٹھایا۔

ابو حاتم کا قیروان کا محاصرہ ابو حاتم نے قیروان پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا۔ آٹھ سینے تک قیروان حکومت سے عاصروہ کے رہ کر عربی شخص نے پوچھ پا کر کہہ دیا کہ اس کا طریقہ کی مخالفت کے لئے فریض میں لکھا دینا البتہ وہاں سے مصلحت ہو کر طبعاً پہنچا اہل طلبہ نے اسے ناکامی سے ساتھ پیچ کر دیا۔ ابو حاتم ورنہ اس کے ہم راہی جو کہ قیروان کا کاسرہ دیکھتے ہوئے تھے۔ یہ خبر پا کر کہ عربی شخص ان کی طرف آ رہا ہے جب وقت بل کے ارادے سے عربی شخص کی جانب بڑھے۔ عربی شخص کو جاسوسوں نے قیروان کی طرف ورتت سے مٹا کر دیا۔

عربی شخص کا حاتم سے عربی شخص اور عربی شخص کی طرف جبکہ یہ اور وہاں سے ایک خطارف راستہ کے لئے کر کے قیروان پہنچ گیا اور یہ جیاد طرف۔ اس کو گھیر لیا۔ ابو حاتم اور برہمگی اس کے چپے چپے قیروان آ پہنچے اور عربی شخص کے لشکر کا سامنا کر لیا۔ اس وقت قیروان ایک عظیم الشان اور دروں کے درویشان میں تھا۔ عیسویوں اور محاسن میں قیروان ایک دوسرے کا صدر خانہ میں صرف ہوئی تھی۔ آخر کار عربی شخص نے ہر گز بہت ہو کر ابو حاتم کو محاصرہ افغان کی فوج سے نکل کر ابو حاتم نے ابو حاتم کے ساتھ ہر عربی شخص میں مصر کے شاہ اور کیا یہ وقت ۱۵۱۵ء کا ہے۔ اس کی جگہ کا مادری بنائی عہد میں مسیحیوں نے لکھا۔ اس سے ابو حاتم سے اس شرط سے کہ قیروان میں خلافت عباسیہ کا شاعر ائمہ اور تسلیم کی جائے مسالمت کوئی بیانیہ لکھ کر کثیر حصہ طلب جلا آئے۔ ابو حاتم نے قیروان سے دور واز سے قیروان اور شہر پہنچے وہ توڑے۔

یزید ابن حاتم اور قیروان قیروان میں مہل۔ عربیوں نے وقت قیروان میں لکھا۔ یہ خبر پہنچی کہ ابی افریخ نے عربی شخص مجبوراً قیروان کے خلاف حملہ کیا کہ ابی افریخ اور طبع اور قیروان میں اس کا کاسرہ دیکھا ہے تو خلافت عباسی سے ساتھ جہاد جنگ آوروں کی نصیحت سے یہ یزید ابن حاتم کو یہ صوبہ میں ابی مفرکہ کو عربی شخص کی کمک پر روانہ کر اس کی خبر عربی شخص تک پہنچی تو اس نے کھنڈ میں ہر مرنے پر کمر بست ہو کر میدان جنگ میں فوجیا یہاں تک کہ وہ اس کے پھر رہے ہیں حاتم قیروان کے قریب پہنچا۔ اس وقت ابو حاتم پہنچا ہی نہیں قیروان پر پہنچا تھا اس نے قیروان پر اپنی جہد میں حاتم قیروان کو ماسور کیا اور فوجیں اسے آگے لے کر قیروان کے مقابلے سے طر اٹھ کر جانب درمیا۔ جوں ہی ابو حاتم نے قیروان سے کوچ کیا عربی شخصان نے علم کی قلت پر نہ کر کے اس کے ہم راہیوں کو قتل کر دیا۔

ابو حاتم اور یزید کی جنگ وہی اثنا میں ابی افریخ خلافت عباسی میں قیروان پہنچ کر ابو حاتم کو مجبوراً ان لوگوں کی طرف واپس بھیج دیا۔ یہ دونوں آہ کی خبریں کہ قیروان سے بھاگ گئے۔ حاتم قیروان سے فوجیں پر پا کر بھاگ گیا۔ ابو حاتم ان کا مقابلہ مجبوراً قیروان کی طرف بھاگا اور مجبوراً وہیں پہنچا۔ ابو حاتم کو قیروان پر ماسور کر کے اس کے مقابلے کے لئے روانہ ہوا۔ یزید کو اس کی خبر لگی تو اس نے طر اٹھ کر راستہ کیا۔ ابو حاتم کو قیروان پر ماسور کر کے پہنچا یزید کی فوجوں نے چھپا لیا ابو حاتم نے فوجیں شکست دی جب یزید نے ابو حاتم کے مقابلے کو روانہ ہوا۔ بہت جلدی لڑائی ہوئی۔ عربی کی فوج میدان جنگ سے



عبداللہ بن جابر و فور فضل کا مقابلہ: فاضل نے اس طوکان کی روک تھام کی غرض سے ملکہ کیا کہ چلے ہی حصار میں۔  
شکر سے کہہ کر یہ کہہ لکھا: عبداللہ بن جابر نے اس طوکان پر مقابلہ کیا عبداللہ بن جابر نے جنگ کرنے کے  
جائے نہ تو کوئی فاضل اور اس نے اہل و عیال کو کوئی تک پہنچا دینے کے لئے مسودہ لکھ دیا جسے اسے شمارا دے، ایک کمر  
کے ۸۰۰ گھوڑے نصف و تمام ۱۰۰۰ تھے۔ ۱۱۰۔

[illegible][illegible]

جس نے غلامان (مذہب) کو ...  
 غلامان نے ... کے بیچے کا فرمان روا نہ فرماو۔ پناہ پر پڑو کہ سر کی بھین ... بار غلامان کی طرف ... دیا غلامان نے  
 دیا غلامان نے بار و نہ شل میں ... دیا غلامان کے ساتھ حسن سلوک ... غلامان نے اس سے اڑتے پائی۔

قصر غیر کی تعمیر ... اس کے بعد محمد نے قیردان کی جانب کوچ لیا سترہ قیردان میں واقع ... میں دار قیردان ...  
 وکول کو امان دی ... اس وقت ابراہیم بن اغلب زب اور غلامان کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے سترہ کی خدمت میں ہوا اور  
 اس نے اس کے ... اس وقت ابراہیم بن اغلب زب اور غلامان کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے سترہ کی خدمت میں ہوا اور  
 اس نے اس کے ... اس وقت ابراہیم بن اغلب زب اور غلامان کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے سترہ کی خدمت میں ہوا اور

ابو محمد نے عرق کو ... اس کے بعد محمد نے قیردان کی جانب کوچ لیا سترہ قیردان میں واقع ... میں دار قیردان ...  
 اس نے اس کے ... اس وقت ابراہیم بن اغلب زب اور غلامان کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے سترہ کی خدمت میں ہوا اور  
 اس نے اس کے ... اس وقت ابراہیم بن اغلب زب اور غلامان کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے سترہ کی خدمت میں ہوا اور  
 اس نے اس کے ... اس وقت ابراہیم بن اغلب زب اور غلامان کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے سترہ کی خدمت میں ہوا اور

محمد بن علی ... اس کے بعد غلامان نے قیردان کی جانب کوچ لیا سترہ قیردان میں واقع ... میں دار قیردان ...  
 اس نے اس کے ... اس وقت ابراہیم بن اغلب زب اور غلامان کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے سترہ کی خدمت میں ہوا اور  
 اس نے اس کے ... اس وقت ابراہیم بن اغلب زب اور غلامان کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے سترہ کی خدمت میں ہوا اور  
 اس نے اس کے ... اس وقت ابراہیم بن اغلب زب اور غلامان کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے سترہ کی خدمت میں ہوا اور

ابراہیم بن اغلب کی قیردان پر فوج کشی ... اس کے بعد محمد نے قیردان کی جانب کوچ لیا سترہ قیردان میں واقع ... میں دار قیردان ...  
 اس نے اس کے ... اس وقت ابراہیم بن اغلب زب اور غلامان کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے سترہ کی خدمت میں ہوا اور  
 اس نے اس کے ... اس وقت ابراہیم بن اغلب زب اور غلامان کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے سترہ کی خدمت میں ہوا اور  
 اس نے اس کے ... اس وقت ابراہیم بن اغلب زب اور غلامان کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے سترہ کی خدمت میں ہوا اور





خبر پہنچی کہ امیر فوج طرہ اہلس کو گھات دے کر شہر پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اس کے باپ اور حکیم بن اہلب نے اسے معزول کر کے میان بنی مضاف کو مستحکومت دیا۔ میان بنی کے خلاف طرہ اہلس میں بیواؤں نے طرہ بغاوت بلند کیا۔ لشکر یوں بھیجا۔ بھٹ پڑ گئی۔ میان بنی کے حکیم بن اہلب کے پاس پہنچا۔ امیر انجم نے اسے اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھ شیر و جزا فرج کی جمعیت کے ساتھ طرہ اہلس کی جانب راہیں کیا۔ بہرہ وقت پر آئے بعد یہ پالان بہت گھبراہٹ سے گئی اور قہر سے گئے۔ کامیابی کے بعد طرہ اہلس کا شیر پناہ انہوں نے اور دست گردا گیا۔ رفتہ رفتہ اس کی خبر عبدالوہاب بن عبدالمطلب بن رحم تک پہنچی۔ یہ یہی کوئٹہ کے طرہ اہلس پر چڑھ آیا۔ دونوں کا سرحد کے رہنے والے عبدالوہاب نے باپ زبیر کی آغوش رفتہ روک رکھی تھی اور دروازہ ہمارا پر لڑائی کا نشانہ بن گئے رہا۔ یہی اٹھا۔ جس کے باپ کے سر سے لے کر خبر پہنچی اس نے اپنے حریف کو مصافات طرہ اہلس دے کر مصالحت کر لیا۔ شہر طرہ اہلس اور دریا پر اپنا قبضہ رکھا۔ محفل مسجداً کے بعد عبد اللہ نے قیروان کی جانب تہہ کوٹ کیا۔ امیر انجم کی وفات واقعہ میں ۱۹۰۱ء میں ہوئی تھی۔

ابو العباس عبد اللہ امیر اہم بن اغلب نے وفات کے وقت اپنے بیٹے عبد اللہ کو امانہ بی عہد مقرر کیا تھا۔ عبد اللہ اس وقت طرابلس میں تھا۔ بربرہی اس کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ چچا بہک سمرونی نے امانت کو آتے ہیں اور بچے کو دوسرے بیٹے زیادہ لائے کی غارت کی بیعت کرنے کی وصیت کی تھی۔ چنانچہ زیادہ اللہ نے اس وصیت کی تعمیل کی۔ قرہ اللہ میں لوگوں سے اپنے بھائی عبد اللہ کی امانت کی بیعت لی اور یہ امانت لکھ لیجھا۔ ابو العباس عبد اللہ باختر جو ۹۷۵ھ میں اور قیون ہوا۔ مگر اپنے بھائی زیادہ اللہ کے ہاتھ اس غریب کی غارتگری کی کہ بیٹے خاص قدر کی چرا اس نے امیر اہم کی وفات کے بعد اس کی خیر خواہی کے ساتھ ماہ میں کی تھی۔ بلکہ اکثر اس کے روج کے خلاف اس کی سرکشیوں کیا کرتا تھا۔ اس کے زہرہ حکومت میں کسی قسم کا قتل و غارتگری نہیں کیا جب یہ چچی کا ماس کے باپ نے حکومت و امانت کے نظام کو محتفل طور سے درست اور مضبوط کر دیا تھا۔ بی نفس یہ شخص ظالم اور جارحانہ تھا جس کا اس خاتمہ ہوا۔ وفات آگیا کہ نہ جانا تھا کہ زلی خود اور ہر ایک کے اولیاء و صاحبین محاسب جس بن سیدی و موت کے زمانہ میں اس کی موت و توجہ میں آئی تھی۔ یہ ایک جماعت کے راجہ بلور (ذو پوشین) عبد اللہ کی خدمت میں عبد اللہ کے جوارہ اسٹیم کی شکایت لائے کہ گواہ تھا۔ عبد اللہ نے کچھ ممانعت نہ کی۔ شخص نے عبد اللہ سے ادب سے بگڑ کر عبد اللہ کے خلاف لوگوں کو ابھارنا شروع کیا اتفاق سے اسی زمانہ میں عبد اللہ کے دان میں ایک زخم ہو گیا جس کی وجہ سے ماہ ذی الحجہ ۱۰۰۰ھ میں اپنی حکومت کے پانچ سال پروردے کر کے مر گیا۔

زیادۃ اللہ بن ابراہیم: ابو العباس عبداللہ کے مرنے کے بعد اس کا بھائی زیادۃ اللہ مکران ہوا۔ غلیظہ، سولن کی چاہیہ نے قزاقی کا کاروبار، صادر بنوا کر یہ لکھ بھیج کر خیراں پر خود اپنے طیارے کے قریب میں وہ کی جائے۔ زیادۃ اللہ کو اس سے بے حد طائل ہوا۔ شانی کا صدر نے ساتھ چھو پنا جو کہ ادارہ کے حکم کو گئے ہوئے تھے دارالافتاء بغداد اور نہ گئے۔ اس سے اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ کدوہم ذلت عباسیہ کے علم حکومت کے طریقہ اور اس کے بعد خیراں اور دوسرے علم حکومت کے ساتھ میں رہنا چاہئے کہ نہیں گئے۔ اس کے بعد اس کے انکار اور آپ کے اہلب کے بھائی اور اس کے بھائی ابو العباس محمد کے بیٹے محمد اور ابو محمد راہد اور ابراہیم ابو الخلیفہ و غیر نام سے قزاقی کی اجازت طلب کی۔ زیادۃ اللہ نے ان لوگوں کو سترج لی اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ لوگ بغداد سے قزاقی و غیر نام سے قزاقی کے یہاں تک کہ زیادۃ اللہ اور قزاقی میں ان





اسد بن قمرات سپہ سالار جنگی انتہائی کاہل و عرج نہ کے زیادہ اللہ کی خدمت میں امداد کی درخواست سے فریقہ میں ہر ضرورت زیادہ اللہ نے اس کی درخواست کو قبولیت کا وعدہ کیا ہے کہ پھر ایک عظیم فوج اس کی کمک پر روانہ کی اس فوج اور جنگی افسر اسد بن قمرات کا بھی قیروان اور خدمت کی کاوش کا صلہ ہے کہ ہم روانہ ہوئی۔ اسد کو کئی وقت تک کھانا اور شراب نہ ملا تھا کہ قیام پڑا یہ وہاں کے بعد فوج کو درست و عرج نہ کے ہاتھ پر چلا گیا۔ بلا حیل و کامیاب شہر دیوڑا کا بہت بڑا لشکر تھا اور وہم کے بہت سے مای نامی سپہ سالار تھے۔ اس کی کمک پر آئے ہوئے تھے۔ غلط کامیاب معرکہ میں شکست ہوئی روئی فوج میں وہاں جنگ سے ہمہ گئی کئی ہوئی۔ بہت سے مال غنیمت سے فائدہ نہ کر سکے کہ قہر اکہ۔ ہاتھ نے ہار گئی کہ کھوئے وہ میں وہم لیا کہ اس بیان باختہ وہاں بھی غارتگری بارگیا۔ عساکر اسلام نے ہزاروں کے متحد و قاتلوں پر قبضہ کر لیا اور جوئی کامیابی میں فتح کرنے ہوئے قادر گمراہ تک پہنچ گئے۔

قلندر گمراہ کا محاصرہ قادر گمراہ میں بہت سے روئی گرد و غارت کے آثار مروج ہو گئے تھے۔ پہلے تو ان لوگوں نے کاشن اسد بن قمرات کو کھینچا اور اگلے روز وہاں کو گھر و بنگلہ قمرات سے آکر وہ جنگ لگوانے کو بھیجی اسد نے اس صوبہ کا ختم کیا۔ جیسائیوں نے شیر پادار قہر کا دروازہ بند کر لینے کو قرض اسد نے نہایت ہوشیاری سے دھماکے کے قریب دیوار کے شہر والی پر دست و پاؤں کی غرض سے اپنی فوج کو تھکاوڑ و خون پر تقسیم کر کے پہلے دروازہ پانی پلٹنے کی بجائے کھڑے رہی۔ اس کے بعد اسلامی لشکر نے سر قہر نہ دہری اور کجری کا محاصرہ کر لیا۔ سر قہر نہ کو فریقہ سے بچ نکلنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد اہل افریقہ نے عظیم کواہی مخالفت میں لے کر عساکر اسلام پر حملہ کیا۔ عساکر اسلام میں وقت سر قہر نہ کا محاصرہ کئے گئے تھے کہ عساکر اسلام نے غارتگری سے اپنی انتہائی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ مسئلہ غارت نے نہایت مضبوطی اور احتیاط سے محاصرہ کر رکھا تھا۔ پھر انہی سے عساکر اسلام میں دلی بیاری ہو گئی تھی۔ جس سے ایک بڑی جماعت نے جان بھی تقسیم کر لی۔

اسد بن قمرات کی وفات اسد بن قمرات اپنے فوج اسلام نے بھی اسی زمانہ میں ہلاک ہو گئے۔ یہاں شہر قہر نہ میں وہ فوج ہوا اسی اسلامی فوج میں وہ سپہ سالار بھی تھے جن کی کمک پر اسلامی لشکر پہلے دروازہ پانی پلٹ گئے تھے۔ اس سے عساکر نے کراہ ڈالا اس کے بعد قہر نہ سے ایک زوردار فوجی عیسائیوں کی کمک پر آ گئی۔ ہنگامہ کار نہ کر رہ کر کم ہو گیا اس سبب میں مسلمانوں کو شکست ہوئی نتیجہ کے قہر نہ دلی جانب ہٹا کر گئے۔ وہ نے اپنی فوج سے قدم بڑھایا۔

فریبہ بن عوف اور عیسائیوں کی جنگ اس کے بعد فریبہ بن عوف اور عساکر اسلام نے وہاں پانی کی بجائے فریبہ بن عوف کو فوج اسلامی کا امیر مقرر کیا گیا۔ فریبہ بن عوف اور مسلمانوں سے بچ کر گمراہ آئی شروع ہوئی۔ فریبہ بن عوف نے کئی مرتبہ محاصرہ کیا۔ یہ شکست دی اور ان کے لشکر کا دہش ان کا محاصرہ کر لیا۔ طویل جنگ اور شدت محاصرہ سے مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہو گیا۔ اس وقت میں ان مسلمانوں نے ہرگز وہم میں تھے کہ فریبہ بن عوف اور شہر پادار دینا وہاں ہر عہدہ کر کے مذکور جانب کو کچلنا کہ عیسائی فوجوں کی کمک سے اپنے عہدہ پر بھاگتا ہو گا۔ فریبہ اسلام اسی حالت میں عیسائیوں کے ہاتھ آ گیا۔ ہلاکت کی قربت پہنچی کئی حکم کی چند جنگی سختیاں انہوں نے بطور کمک کے لگائیں اور جس کا ایک جنگی فوج جو حصہ چھوڑا ہوا تھا۔ آج پچھلا لشکر اسلام کو سرحد میں دیکھ کر تین سو سختیاں ماحول ہر پڑ سے لگا دی گئیں۔ عابد بن سلام جنگی پر ہر

جائے۔ روایوں کے پاؤں بہاؤن جنگ سے اکثر تھے صحابہؓ، غار کے چلے نظروں سے۔

**بطریق حلیہ کا تذکرہ**۔ مسلمانوں نے عیسیٰؑ میں شہید مہر کو ماننے کے ساتھ فتح کر لی۔ بعد ۱۹۱۱ء میں شہر قصر بان پر احاطہ کیا گیا پھر ۱۹۲۲ء میں روایوں کو شکست دے کر قصر بان پر بھی قبضہ کر لیا۔ پھر بطریق حلیہ کی طرف اس کی فوج کا ایک دست بھیجا گیا۔ دوسرا دست زبیا، والدہ نے فضل بن یحییٰ کی افروزی میں فرسودہ ریشمون مارنے کے لئے روانہ کیا وہ دونوں دست بہت سال قیامت لے کر کامیابی کے ساتھ واپس آئے۔ اس کے بعد ایک اور سریہ روانہ کیا گیا۔ بطریق حلیہ نے اس سے مقابلہ کیا مسلمانوں نے، ایک میدان میں جس سے اب اگر کوئی دہلی لائی پناہ لی بطریق نے ہر چند کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا تا کام ہو کر واپس ہوا جس کی بطریق واپس ہوا اہل سریہ نے قتلہ کر دیا۔ بطریق اس حملہ سے گھبرا کر ہجرت کر آیا اور ان جنگ میں گھوڑے سے گر کر اپنے ایک مسلمان ساتھی نے نیزہ مار دیا۔ بہت سال قیامت ہاتھ آتا آتا جنگ مالا و سیاب اور بہت سے مویشی لے کر اپنے لشکر کا دیکھ واپس آئے۔

**ابراہیم بن عبد اللہ کی حلیہ پر فوج کشی**۔ بنو نضال کے بھروسہ زبادت اللہ نے ابراہیم بن عبد اللہ بن اخطب کی افروزی میں فوج اسلام کی حلیہ کی جانب روانہ کیا اور اس کی سند حکومت بھی اسے عطا کی۔ نصف رمضان سنہ ۱۰۲۷ میں ابراہیم نے حلیہ کی طرف کوچ کیا تا ابراہیم کی روانگی کے بعد کئی مشتبہوں کا ایک جھڑپا روایہ روانہ کیا گیا۔ روایوں نے کئی کشتیوں سے قتلہ بھیج دیا۔ بہت سے روایہ مارے گئے۔ بے حد مالی خیریت مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ پھر کئی مشتبہوں کا ایک دوسرا نیزہ تصور دہی جانب روانہ کیا۔ روایوں کا نیزہ نہ چلا۔ پھر آبا اور یہی بنو حلیہ میں شکست خیز ہوئی۔ مسلمانوں نے اسے بھی لوٹ لیا۔ اس نے بھی کئی سال قیامت ہاتھ آیا۔ پھر ایک سر پہ چل لیا اور ان قلعوں کی طرف روانہ کیا جو اس کے گرد واقع ہیں تھے۔ جزاء بقیدی احمق آئے۔ مالی خیریت کا کوئی مدد نہ رہا۔

**قصر بان پر قبضہ**۔ انہی دنوں ابراہیم بن عبد اللہ بن اخطب نے ۱۰۳۰ء میں کئی مشتبہوں کا ایک نیزہ جزیرہ کی طرف روانہ کیا۔ دو جنگی بہت سال قیامت لے کر واپس ہوا اس کے علاوہ دوسرے اور بھیجے ایک کو قتل کی طرف بڑھنے کا حکم دیا اور دوسرے کھتر بانہ پر چھوڑ دیا۔ ان دنوں سر پہل میں مسلمانوں کو مصائب اور شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے بعد آج دوسرا واقعہ پیش آیا جس میں قحطی کے جھڑپوں کے ساتھ روایوں کے بیڑے سے کئی مشتبہوں عساکر اسلام کے ہاتھ گئے۔ اس کے بعد ایک مسلمان سپاہی نو قسرت کے ایک چھوڑا وازہ کا چالاک ہو کر اس نے اپنے امیر کو قتل کیا۔ امیر حاکم اسلام نے اسلام فوج کو قتلہ راہ۔ شہر میں دشمنی کر دی۔ روایوں نے قحطی کو چھوڑ کر قلعہ میں پناہ لی دو درجہ لڑتے رہے باقی خراسان کے قتلہ ہوئے۔ مسلمانوں نے انہیں اس دباؤ کا سامنا کرنے کے ساتھ تعزیرات اور قلعہ پر قبضہ کر کے بہت سال قیامت لے کر شہر شہر کی جانب واپس آئے۔

**زیادت اللہ کی وفات**۔ یہاں تک کہ دن لوگوں کو زیادت اللہ کے مرنے کی خبر موصول ہوئی۔ ہندو کو کھت ہارے مگر پھر اپنے لوگوں کو جہاد کے صبر و شجاعت پر کھجوں میں رکھا کہ جہاد میں مصروف ہو گئے۔ زیادت اللہ کی وفات ۱۰۳۰ء کے







عبداللہ بن عباسؓ اس واقعات کے بعد مستقل پر یہ جہاد جاری رہا۔ قرآن مجید کی روشنی میں لشکر اسلام مسجد اقصیٰ پر تہا۔ بابہ پنجہ سرداروں کو کھیل کی جانب مہم کر لیا۔ مرنے کا قیود یہ ہوا کہ وہ یہ جہاد کیا اور اس کے متعدد لشکروں کو فتح کرتے ہیں۔ سکوت پر جبر کیا۔ جس میں کئے مرنے پر صحابہ کراموں سے منتقل ہو کر ان کے بیٹے عبداللہ کو کھات کی کمری پر مستحکم کیا اور دوائی فریقہ کا حامل رہا۔ نتیجہ دئی عبداللہ نے زمام سنبھالتے اپنے قبضہ قدر میں جس نے کے بعد مسجد اقصیٰ کے ہر ایک کی حیثانی اماماء کے لشکروں کی طرف روانہ کئے کی تھیں جو در فتح پا ہوئے۔

محمود بن خلف کی قبیحات عبداللہ بن مسعود کے پاس یہاں سے خلف بن علی بن عقبہ رضی اللہ عنہ میں قبیحہ ہے اور  
معاذ بن ابراہیم نے محمد کو ایک سر پہ کا ابرہہ مقرر کر کے قمر کی جانب روانہ کیا جو اوطاف مرقفہ میں پہنچا جو کائنات و  
جہان کو نہ لگا کر دیکھو یہ عالمی دنیا غنیمت ہے نہ پامر غنایں ہیں تا کہ وہ دنیا انہیں جو کچھ دیکھیں نہ سمجھو انہیں ہر دنیا  
کے بعد تو غویں سے عمر بن قیس کے سر پر سوار جبل النار پر چڑھ کر اٹل طرائف نے گردن اطاعت جہاد و امن  
کے خواجگان کو دیکھیں چہرہ از ہر ہمدیہی کر کے جہاد کا طعن کیا۔ فقیر فرماتے ہیں کہ وہ ان کا اسلام کا افسر جان کر  
اٹل طرائف کے سر کرنے کے لئے روانہ کیا یہاں پہنچ کر انہیں اٹل طرائف کو یاد دلا دینے پر کیا اور بہت سے مرد اور عورتوں کو قید کر  
لیا ان کے بعد فقیر نے قحطیہ جہاد کی فرض سے مسکرا کر ہر نہایت مرد آفتی سے اسے قحطی کر لیا۔ اس اثنا میں فقیر ایک مرض  
میں مبتلا ہو کر طویل عرصہ تک بیمار رہا عمر بن قیس کو بھی سر قمر سوار تھا تا کہ حملہ آوروں ہانسی کے گرد و نواں کو کائنات کا راجہ کر  
کے رہاں کی ذراعت و بھر خراب کرنے والا۔ مسعودی ہرگز من مطلق کی جانب رہ نہ سکے۔ ننگر اسلام کے ہاتھ دلی لہجہ سے  
سید ہو گئے۔

**طریقہ کی فتح** ۱۹۰۶ء میں تھانہ سے ایک بطریق اہل حقانیت نے ایک پرتا یا مسلمانوں سے ملنے والی نئی نوبت آئی۔ مسلمانوں نے اسے ٹھکے دی اور ٹھکانے کے اطراف کو کھلی کر دیا۔ ۱۹۰۸ء میں اس کی جانب سے ایک ہزار چھ سو ۲۵۰ روپے کیلئے نئے محرابوں کا عمارت کا مقررہ کی طرف روانہ کیا گیا جو سو کے پورے دو روڑوں کا پتہ تھا اور عمارت اس عمارت کا ایک گروہ اس روڑہ اور ان کے شہر میں داخل ہوا۔ کئی دفعہ حکومت میں عمارت اور دیگر کی جانب سے محمد بن خلیفہ اپنے لشکر اسلام لئے ہوئے شہر میں بڑے درجے کے حکام کے کانوں کے پردے پہنے جاتے تھے۔ درود بخاری اور تہ کلمہ محمدی کی تہ چاہتا تھا۔ لشکر اسلام کا تاجی گروہ، رئیس و مسلمان اسلام کا نشان و دروازہ تصور کر کے بھاگ کر فرار ہوا۔ محمد بن خلیفہ بھی ان لوگوں کو دیکھا۔ ۱۹۰۸ء کو کئی گروہوں نے اس طریقہ کی فتح کی۔

نصف شعبہ بن سخیان کا نقل۔ اس کے بعد غلام نے فوجیں آراستہ کر کے سر قوس پہنچ دی اور اس کا مواضعہ کر کے اس کے  
مکر و موشاع کو نہ دیکھ سکا۔ اس کے انجان میں اس کا لشکر کھسکا ہے مکر و موشاع سے استدار و ملاج







[illegible][illegible]

ابو عبد اللہ شیعہ کی فتوحات اور عبادات کے شریعتی اصول کے متعلق ایک مسلمان کی نگاہ سے تفسیر و تشریح کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس کتاب سے  
 پتہ چلے گا کہ جو دین اسلام کے احکامات اور اصولوں کے تحت چلنا چاہتا ہے، اسے کون سے اصولوں اور عبادات سے رہنمائی ملے گی۔  
 اس کتاب میں مسلمانوں کے لئے جو احکامات اور عبادات ہیں، ان کے صحیح طریقہ اور اصول کے ساتھ ساتھ ان کے فلسفہ اور مقصد کے بارے میں  
 بھی تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں کو اپنے دین کے احکامات اور عبادات کے صحیح طریقہ اور اصول کے بارے میں  
 بہتر فہم حاصل ہوگی اور ان کے دین کی اصلاح ہوگی۔

[illegible]

تر نے بعد ازاں اہل شیعہ کے آراء و مذاہب کے ساتھ اپنی رائے کو سامنے رکھا۔ ان کے بعد مسیحیوں اور مسلمانوں نے ان کے خیالات کو اپنا کر لیا۔ ان کے خیالات نے مسیحیوں اور مسلمانوں کے مابین ایک نیا دور کا آغاز کیا۔ ان کے خیالات نے مسیحیوں اور مسلمانوں کے مابین ایک نیا دور کا آغاز کیا۔ ان کے خیالات نے مسیحیوں اور مسلمانوں کے مابین ایک نیا دور کا آغاز کیا۔

[illegible]

معاذ اللہ! وہاں تک اٹھائی ہو تو نہ کمرے، اندر، جو اس کے چاروں طرف ہیں، اسب بھی تھا۔ بلکہ اس کی نسبت تو جی نے کیا کہ نہ یہ چاروں طرف اس کے قریب سے وہاں نہ جانے کبھی پہنچتا ہے، نہ کسی جانب سے لی گئی تھی۔ اس وجہ سے وہ قہر سے بھی دوڑتا تھا کہ اس کی طرف سے کبھی پہنچاؤ نہ ہو۔

[illegible]



اور بنی اسلمہ میں (۳۷۰ھ) ہجری۔ ۲۱۱  
خلافت ماب کی خوشنودی کا فرمان مطلق اور بھر پور کے ساتھ صادر ہوا۔

احمد بن قریب کا قتل۔ احمد بن قریب اپنے فوجی کے پھولے نہ جایا۔ اس کے بعد ایک بیزنگوہ کی طرف روانہ کیا تو م  
سرزمین بنگور میں کسٹ مار کا بازو گرم ہو گیا۔ اس نے اطراف سے انتہائی کثرت و نامور راج کر کے داخل ہوا۔ پھر وہاں ایک  
راہرو افریقہ کی جانب بھگا۔ اس سرگرمی مہدی کے بیز کے وکاسیانی حاصل ہوئی۔ اس سے احمد بن قریب کا شیرازہ  
حکومت و رسم پر ہم ہو گیا۔ اہل کبریت اس سے نفی ہو گئے۔ مہدی سے خدا کی بات کر کے ماموش کر لی وقت و وقت۔ وہ بھارت  
اتان کی پابری ہو گیا کہ آخر میں جو کس لوگوں نے احمد بن قریب کو گرفتار کر کے مہدی کے پاس بھیج دیا مہدی نے حکم دیا کہ اسے  
اس کے خاص مساجد میں کے ساتھ حسن میں اپنی خرد کی قبر پر لے جا کر قتل کر دیا چونکہ یہ پابریا ہی کیا گیا۔

ابو سعید بن احمد کا امارت مصلیہ پر فتر۔ احمد بن قریب کے قتل کے بعد مہدی نے ولایت کی حکومت پر ابو سعید بن احمد کو  
مقرر کیا اور کئی فوج اس کے دربار میں روانہ کی چنانچہ ابو سعید نے براہ دور مصلیہ کی جانب کوچ کیا۔ طرانی بھی فوج پر ہار  
ہوا۔ اہل مصلیہ نے اس سے سرکشی کی قلعہ نشین ہو کر انہوں نے اہل کبریت اور طرانی والے بھی اہل مصلیہ کی دیکھا انکی بھارت  
دھڑکی پڑا۔ وہ سبے باہم متحدہ رہا اس پر کئی بلا فرابو سعید نے اپنی روانہ بھرت سے۔ وہ سب کو تخت دی اور اتنا جنگ  
میں ہزاروں حکومت کے گھاٹ ابرو پایا۔ اہل طرانیہ نے یہ بھتان ہو کر اس کی اور فوجوں کی ابو سعید نے اس پر بھگواں کی شہرینہ  
کے دروازوں کو توڑ ڈالا۔ مہدی کو یوں دھماکہ کی فوجی قواں نے ابو سعید کو اہل طرانیہ کی طرف سے شکست کا ٹھکانہ روانہ کیا۔

سالم بن ادھر امیر مصلیہ۔ پھر مہدی نے ابو سعید کے بعد سالم بن رشید کو مصلیہ کی حکومت مرحمت کی اور اسے  
ایک بڑی فوج کے ساتھ مصلیہ کی جانب روانہ کیا۔ چنانچہ سالم نے دور یہ دور کر کے سرزمین انجم وہ میں قدم رکھا اور مٹی بھون  
کر اسے تخت و تاج کیا متعدد قلعوں کو فتح کر کے داخل ہوا۔ پھر وہ براہ دور سرزمین میں طرف قدم بڑھایا اور شہر دہلی سے  
میں ہمارے دیکھو باہل اور نہ سوچی پا کر شیر خانی چھوڑ کر چلے۔ مگر سالم بھی جو کہ ہاتھ لگا اے کے پہلے بنا فرض اہل مصلیہ  
بیشاں شہروں پر جو جو مصلیہ اور بنگور یہ سب دہلیوں کے قبضہ اندہ میں تھے نہوت۔ اور قتل و غارت کرتے رہے تھے اور  
اس کے برادر و ان کو اپنے قتلوں کی جملہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

فتح جنوہ۔ ۳۷۳ھ میں مہدی نے ایک فوج بھرت بن اسحاق کی ماتحتی میں براہ دور و جنوہ کی جانب بھارتی فوج سے روانہ کی  
یعقوب مردانہ و سرزمین ہوا میں داخل ہو کر اپنے زور و جواں سے اسی جنوہ کو بھرت کر کے داخل ہوا پھر آئندہ سال مہدی  
نے ایک اور بھرت جنوہ کی طرف روانہ کیا اس لشکر نے شہر جنوہ کو فتح کر کے سرزمین کی طرف قدم بڑھایا۔ یہ روانہ کی چند اختیاس  
چلا کر خاک سیاہ کر کے منظر و منظرہ اپنی دہا۔

اہل کبریت کی بغاوت۔ ۳۷۳ھ میں اہل کبریت نے اپنے امیر رلمہ میں راشد سے بغاوت کی اور اس کی فوج سے  
صبر کر آ رہے۔ سالم بن اسحاق کی سرکشی کے لئے روانہ ہوا۔ سخت اور فوج بیزنگوہ کے بعد اہل کبریت کو سالم نے شکست  
دی۔ اس کا اس۔ کیشیر میں حاضر ہو کر اس نے قائم سے امدادی درخواست کی قائم نے غمیل بن اسحاق کی افسری میں اس کی  
تک پہ فوجیں روانہ کیں جس وقت غمیل مصلیہ وارد ہوا۔ اہل مصلیہ نے سالم بن راشد کی شکست دینی میں کبر جو تھیں پہچانے اور





کے بعد فریب پہنچ کر اس کا حاصر کر لیا جی کہ بااثر آدم لکھنوی نے زور قہر سے کہ مخالفت کر لی۔ حسن دیوبند کی جانب واپس ہوا۔ دیوبند پہنچ کر وسط شہر میں ایک مسجد بنائی اور دیوبند سے یہ شرط کر لی کہ وہیں میں سے کوئی شخص آجھہ کسی قسم کا سبب سے تخاصم نہ کرے اور قہر میں سے چھٹس ہاں میں ہاں ہو دھاموں سمجھا جائے۔

حاصرہ وسطیٰ منسوخ کر کے مرنے پر اس کا بیٹا موصوفت پر چھٹس ہوا حسن نے عقلمیہ پر اپنے بیٹے احمد کو مقرر کر کے معزنی طرف کوچ کیا۔ حجاز نے احمد کو لکھ بھیجا کہ عقلمیہ میں جس قدر روپیوں کے تکت باقی رہ گئے انہیں بہت جلد بیچ کر لو۔ احمد نے اسی حکم کے مطابق روپیوں کے متصرف حکموں پر جہاد کیا ان میں طرین و غیرہ کو بیچ کر کے وسط کی طرف بڑھا۔ دیوبند اس کا حاصرہ کے رہا۔ خطبے کے چالیس ہزار فوج اس کی حمایت و اعانت کے لئے آئی۔ احمد نے بھی معز سے اور اطلب کی ہتھ نے بہت سامان و اسباب اور ایک عظیم لشکر اس کے باپ حسن کے ساتھ اس کی کمک پر روانہ کیا۔ دیوبند میں کالہ اندلشکریہ کے تعانت پر اتر آئے وہاں مسلمانوں نے وسط پر چلنا دیکھ کر نہ ہوا ہوا جس لشکر اسلام کا سردار حسن بن عماد اور حسن بن علی کا بیٹا تھا دیوبند نے پہنچ کر حاصرہ کر لیا۔

جنگ بنگالہ: وسط اس وقت فتنہ کی طرح دو دوازوں سے تفر ہوا تھا۔ وسط کو احمدی لشکر حاصرہ میں لئے ہوئے تھا اور اسلامی لشکر پر دیوبند میں حاصرہ ڈالے ہوئے تھے۔ ادھر اہل شہر شہر ہذا کا دروازہ کھولا کہ مسلمانوں کے لشکر پر غلہ اور دوائے دھرو دیوبند نے باہر سے مساکر اسلام سے رو دھا دیا مسلمانوں پر یہ قید نہایت آزار بخش اور دشمنان کا تھا پہلے سب نے مرنے اور مرجانے کا وعدہ کیا تھا اس کے بعد جمعی قوت سے دیوبند پر دھا دیا پہلے ہی حملہ میں دیوبند کے سپہ سالار دیوبند کے گھوڑے کو مار کر دیوبند میں پہنچ گئے کہ کاز میں پورہ بار ایک چابی نے پہنچ کر سردار ہاں اس کے ساتھ بطریقوں کا ایک گروہ مارا گیا لشکر شکست کھا کر بھاگ لشکر اسلام کی قیادت کرتی تھیں: از قیادہ میں دیوبند اور قیدیوں سے بالادال ہوا تھا۔ دیوبند کی شکست کے بعد مسلمانوں نے زور قہر کو فتح کر لیا اور یہ کچھ اس میں قیادہ کو لوت لیا دیوبند کا بجز گروہ عقلمیہ اور جزیرہ فتنہ کی کشتیوں پر سوار ہوا کہ وہم کی طرف بھاگا۔ امیر احمد نے اپنے بڑے کو قیادہ کا حکم دیا کہ وہ خود ایک کشتی پر دوز ہ کر دیوبند کے قیادہ میں روانہ ہوا۔ زیادہ مسافت طے نہ ہوئی تھی کہ دیوبند کشتیوں کو مسلمانوں نے گرفتار کر کے جلا دیا۔ دیوبند کی ایک بی بی جماعت ماری گئی اس واقعہ کو جنگ بنگالہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں ۱۸۵۳ء میں لڑائی ہوئی تھی جس کے ایک ہزار ماری سردار اور ایک سو بطریق گرفتار رکھے گئے تھے عام قیدیوں کو کوئی غارتھا ہی قیمت کی کوئی حد نہ تھی۔

امیر احمد بن حسن: امیر احمد ان سب کو لئے ہوئے قہر بیہم پہنچا۔ عقلمیہ میں اس کی خبر ملی تو حسن جوش مسرت میں اشتیاقی کے لئے نکلا انشاورا میں فرامسرت سے بخارا گیا، اراکی حالت میں ہاں جن حکیم کردی۔ مسلمانوں کو حسن کی اس شادی مرگ سے بے حد ملال ہوا کہ چارہ کاری کیا حاصرہ لشکر کے اہل عقلمیہ نے بلا تعلق اس کے بیٹے احمد کو اس کا چاشنی بنایا۔ اس چاشنی کے بعد معز نے اہل عقلمیہ کی حکومت پر جوش (حسن کے غلام) کو مقرر کیا اس سے حکومت و امارت کا ہر بٹانہ کھانسا۔ تمام اور دوسرے قبائل میں بے جھگڑا شروع ہو گیا جو اس کے دباؤ سے ندب بکا دوز دیوبند بھاگا۔ رفتہ رفتہ اس کی









مہاجر بن امیہ کی کنین کی خان حکومت خط کی اس نے کنین کے سرکار سے گرائی کی اور اسی طرح حکمران بن ابی جہل نے کیا۔  
 پھر عبد اللہ بن عباس اور ان کے بھائی عبداللہ بن عباس اسور کے مجھے اس کے بعد مدائن نے منہا پر فیروزہ ڈھکی کو مقصود کیا۔  
 ۵۳ھ میں اس نے وفات پائی پھر عبداللہ نے یمن کو تاج کی گورنری میں شامل کر دیا جب کہ اسے ۷۰ھ میں جنگ عبد اللہ  
 بن زبیر پر لڑنا تھا پھر جب دولت جاریہ کا ۱۰۰ھ حکومت شروع ہو تو مدائن نے اپنے چچا داد بن علی کو یمن کی حکومت پر  
 مقرر کیا۔

محمد بن یزید بن عبد اللہ : جب ۱۲۳ھ میں اس نے وفات پائی تو اس کی جگہ محمد بن یزید بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن  
 عبد اللہ بن محمد بن ابی غریبہ اور ان دولت عباسیہ کی جانب سے کنین پر یکے بعد دیگرے گورنر مقرر ہوئے کرتے رہے اور چونکہ  
 مدائن کو پہلا دار الحکومت بنائے رہے یہاں تک کہ مامون کی خلافت کا زمانہ آ گیا اور ممالک اسلامیہ کے اشراف و عوام  
 میں طاعون کے کھچڑوں کا طغیور ہوا اور عراق میں جو شیطان میں سے اچھا انسان لائے گئے ہیں اور انیم طاعون سے مالا مال ہیں اور انیم  
 ہزار ہوں کی نفسی تفریق محمد بن عبد اللہ بن یمن کی اذیت کی سے تکیا۔ اسی وقت اس کے دور میں قتل پڑ گیا اور مدائن میں  
 اپنے قتل کو ہر چار طرف پھیلا دیا پھر یہ مارا گیا اور تھان میں محمد بن یمن ممدائیں کی امارت کی بیعت کی۔

ابراہیم بن موسیٰ کاظم : یمن میں ابراہیم بن موسیٰ کاظم نے ۱۵۰ھ میں حکومت کا دعویٰ کیا مگر کامیاب نہ ہوا چونکہ ابراہیم  
 کاظم اور فرزند تھا "نہ لہ" کے لقب سے طلب تھا طغیہ مامون نے شافعی نوکریں کی بیعت و عداوت فرد کرنے کے لئے روانہ کیا  
 چنانچہ اس نے یمن کے تمام گورنروں کو کھول کر اس وقت کا زمانہ بیان کیا : اسی وقت میں اور سرمدوں کو گرفتار کے دار الخلافت  
 بغداد بھیج دیا۔ عداوت دوسرے کا زور مستقیم ہو گیا اس زمانہ کی ممدائی پھر گئی جب کہ ہمہ کندہ بیان کریں گے۔

محمد بن زیاد : جب سرداران یمن میں محمد بن زیاد بھی قاتل کہ عبداللہ بن زیاد بن ابی سفیان کے دادا سے تھا ابو وہ  
 دار الخلافت بغداد میں طغیہ مامون کی خدمت میں حاضر ہوئے خلافت مآب ان لوگوں کے ساتھ انتہائی لطف و عنایت سے  
 چلی آئے اور زیادہ انصاف کے ساتھ سے یمن کے جانے کی خدمت سپرد کی چنانچہ سند حکمت عطا فرما کر زیاد کو یمن کی جانب  
 واپس کیا۔ زیاد اس میں وارو یمن ہوا اور تھان میں کو جو در تیغ کیا یہ وہ شہر ہے جو کہ ساحل غربی، بحر عرب پر واقع ہے زیاد  
 نے یہاں پر ایک شہر زیدہ نامی آباد کرنے کی بیاد ڈالی۔ وہ قریب اور آباد ہونے کے بعد اسے اپنے دار الحکومت بنانے کی عزت  
 دی اچھے نظام و نظم کو خیال کی حکومت پر مامور کیا۔ تھان کو کسی دلیر نے شہر، انھوں کے بعد عرب سے فتح کیا تھا اور عرب  
 تھان سے یہ شہر کوئی تھی کہ وہ آئندہ مکمل پر سوار نہ ہو گئے۔ نہایت قلیل مدت میں اس نے پھر سے مکہ یمن پر تصرف اور  
 قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ موبہ جات حکومت مخر اور مدائن کے اس کے علم حکومت کے مبلغ و فرمایم اور نئے حکومت و مملکت میں  
 اس کا درجہ لوگ جاہل کے ہم پل تھا۔

بنو جعفر حمیری : مدینہ دار الحکومت یمن میں بنو جعفر حمیری نے زیر اثر حکومت دولت عباسیہ مخرانی کر  
 رہے تھے مدینہ، مملکہ حمانہ الجرحہ اور حرش میں بھی انہی کی حکومت کا جھنڈا لڑا ہوا تھا۔ بنو جعفر کا بھائی اسد بن حمیر  
 کے بعد اس کا بھائی حکومت کر رہا تھا، جو کہ نے محمد بن زیاد کے علم حکومت کے آگے اپنا سر گھرائی کر لیا ان کے بعد اس کا بیٹا

ابو القاسم بکھڑا دیکھتا ہے کہ اس کا بھائی ابو کحش اس حق بن ابراہیم کے بعد محمدؐ کے سحرانِ ربّ اور کھوش و سحرانِ بن ابراہیم کی حکومت کافی سڑیل ہوئی ہے۔ یہ ہے بڑی عریال۔ اس نے عمر کے اسی مرحلے طے کئے۔

[illegible]

ابوالفتح اسحاق اسی ابوالفتح اسحاق کے زمانے میں عبید بن جراح کو حکومت کا حکم میں مقرر ہوا۔ ۳۳ھ میں محمد بن قسطل لایا اور جہاں کنہ جہاں نہ بکر ایک کامیاب ہو گیا۔ ابو الفتح کے قبضہ میں سرحد سے جہاں تک میں مغرب میں اور قلاوۃ سے منہماں تک پانچ سو تیس ملک کنہ میں باقی رہے جن میں بکر جس وقت محمد بن قسطل نے اس دولت کے ذریعہ ابو الفتح کو دایا ہوا اطراف و جوانب کے حکمران خود مختار بن کر رہ گئے۔ بنی اسد میں باقر منہما و ہیں۔ بلیمان طرفہ مغربہ میں اور امام وکی اسد میں خود مکر حکومت کا دعوے ارمین بیضا۔ ابو الفتح نے ہنکر و در ایثی ان لوگوں کے ساتھ مصالحت کا رویہ اختیار کیا۔ اس کے بعد اکی ۳۵ھ میں انتقال کر گیا۔

تجارت و آہنی این صندیا کہتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ اس کے ملک کی خزان کی تعداد چار کروڑ بیس لاکھ چھاسٹھ ہزار و چار سو پچیس تھی اس کے علاوہ سندھ کی کشتیوں اور جہاز جو کہ باب مندپ اور ہن میں آتا تھا اور موجوں کے مقامات پر جو محصول تھا اس کی بہت بڑی تعداد تھی اور ہر وہ ملک کا خزانہ ان سب سے ٹیکہ اٹھا۔ سو کہ جسٹہ جو کہ دیا کے اس پار تھے اس سے مصالحت اور خوشامخار دیکھتے تھے۔

شجاع اور قمیس: ابوالکھنن نے وفات کے وقت ایک چھوٹا سا جھوڑا لٹا جس کا نام عبداللہ تھا جسے کراہیم اور بھنے لیا۔ یہ علاقے میں ہیں اس کی زمین اور اس کے آزار و اقسام شدید تھے۔ اس کی پرورش اور اس کے ملک کا انتظام کیا کاہرہ و مصلحت میں شدید یعنی کوسب کو بانے دے دیا۔ اس تک کہ ان کی حکومت میں ختم ہو گئی۔ لاکھ مارٹا جب نیا زیاد میں سے ایک دوسرے لڑکے کو پہلے لڑکے سے بھی تم ہی تھا مگر ان کا یا انہیں سید کہتا ہے کہ عمارہ یعنی نور محمد اس وجہ سے کہ کچاب اس کے متولی تھے اس کے نام سے انہیں نہیں جوسا۔ بھنے کہتے ہیں آخری لڑکے کا نام ابراہیم تھا۔ اس کی چھوٹی ہی اس کی پرورش



[illegible][illegible][illegible]

مکرمہ اور سعید بن ابی جح کی جنگیں مکرمہ بن کر کے مجھ میں منعقد ہوئے تھیں۔ ہمیت سے دو دلائل پیش کیے۔ اور صفیہ بنت ہاشم پر آئے۔ لیکن میں ان مکرمہ کے نام تجھ پر جھٹلے ہوئی کو بیانیہ شکست ہوئی۔ اس پر میں قیامت بھارت کر جی۔ وہ ملک پہنچا۔ مکرمہ بنی ہاشم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ وہ ایک طاقتور عرب بھی ہوئی ہے جس میں نیکی اور اسی کے بھائی کا سر دکھا ہوا ہے۔ مکرمہ نے ان سروں کو اٹھ کر کھینچا اور کہنے لگا: ہاشم بن عبد شمس کا یہاں سے چھوڑ دو۔ وہ جھڑپا شروع کر دیا۔ میں قیامت کرنے کی ہدایت کی اور اچھے ماں کو لے کر منعقد کی جانب کوچ کیا۔ یہ عورت نہایت دانشمند اور عرصہ کرم کے ملک کا ایک نام آتی تھی۔ پھر ہاشم بن حم سے نہ تھا کہ اس نام مال میں کر کے اپنے دو امیر ہاشم بن سالم کی مصرت منعقد ہوا۔ وہ نہ کیا اس نے اسے اسے دو خوب پختہ کر دیا۔ مکرمہ سے یہاں سے نہ نکلتے پائی۔

صنعاہ پر عمران بن فضل کا قبضہ۔ زبیر عزم کے بغیر سے نکل گیا۔ کچھ عرصہ میں سعید بن نفیل نے سے مکرم سے ہزار  
واہی لے لیا۔ جب کرم ۳۳۷ھ کو فتحیہ چلا آیا۔ اس وقت پر عمران بن فضل جو مدنی کوسٹیں لیا۔ عمران صنعاہ کو دیا چلا  
ورائے اس کی آنکھ میں اس لقب کی عکاس ہو گئی اس کے بعد اس کا بیٹا احمد عمران بن نفیل نے اپنے نواسطان کے لقب  
سے لقب کیا۔ یہ ان قبیلہ کے مشہور سردار تھے۔ ان کے بعد ان کا بیٹا حاکم بن احمد نے حکومت کی مگر یہ۔ اجلاس یہ اس  
کے بعد صنعاہ میں کوئی یہاں قبضہ نہیں کر سکا جس کا ذکر یہ خصوصیت کے ساتھ لیا گیا تاہم یہاں تک کہ وہ طیفان۔ نے جب کہ انہیں

یہ قسم نے کہ جس منسوب کیا خاصاً پر قبضہ حاصل کیا جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا گیا ہے۔

**مکرم کی ذی جلیلہ کو روکا گیا:** جب مکرم منشاء سے ذی جلیلہ آیا تو اس کی ماں ۱۰۰ کے بعد اس کی بیوی سیدہ بنت احمد حکومت و سلطنت کا انتظام کرنے لگی۔ ذی جلیلہ و شہر ہے بیٹے مہدائے بن محمد بنی نے ۲۵۰ھ میں آبا و اجداد کے مکرم نے اپنی بیوی کے اثاثہ و دولت کے مطابق منشاء چھوڑ کر ذی جلیلہ کی حکومت اختیار کی تھی یہاں پر اس نے دارا شہزادہ کی ایک بہت بڑا عسکر انور یا سید بن نجار کے قتل کی خبر سے اور چلے گئے بلکہ خراسان سے کامیابی نہ لے کر جیسا کہ نجار کے حالات میں ہم بیان کر چکے ہیں۔

**منصور بن احمد اور سیدہ بنت احمد:** مکرم جب تک زندہ رہا نہ دینا ہی مصروف اور اپنی بیوی کی مسکن آ رہی تھی مشغول رہا۔ جس وقت اس کا ۲۵۰ھ میں زمانہ وفات قریب آیا تو اپنے ہم منسوب بن احمد بن عقیل بن علی بنی وائی تھلا شیخ کو اپنا ولی مہد یا یہ مکرم کے انتقال کے بعد منصور ہی قلعہ میں مقیم رہا اور سیدہ بنت احمد ذی جلیلہ میں مقیم رہی۔ منصور نے اس سے اپنے نکاح کا حکم دیا اس نے انکار کیا اس بناء پر اس نے اس کا ذی جلیلہ میں ماسرہ کیا۔ لیکن بنی عامر سیدہ و کارستانی پھرائی، یہ سن کر ذی جلیلہ آیا اور اس سے یہ مطالبہ کیا کہ مشتمہ والی منصور نے تمہارا عقد منصور سے کر دیا ہے اور اس کے حکم سے اسے مطہر کر کے پانی پر گرجو جو خاکستان لشو جہن و لا ضوضاء انا غرضی اللہ و ذلک لعلنا ان یخوننا لعلنا لعلنا من انفسہم و ہم کی حکومت کی اور یہ کہ اس کا میرا دشمن نے تمہارا نکاح اپنے دامی منصور ابی حمیرا بن عقیل بن علی بنی سے ہوشاہر ایک لاکھ دینار اور بیس ہزار شہاب دینا ہے کہ رو یا نہیں۔ عقد نکاح مشتمہ ہو گیا چنانچہ منصور قلعہ شیخ سے ذی جلیلہ میں آیا ہے سیدہ یہ سن کر راضی ہو گئی منصور اس سے دارا و اس میں ہم خواب ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ سیدہ اپنی لونڈیوں میں ایک لونڈی کا لباس پہن کر منصور کے سر ہان کھڑی ہو گئی اور تمام شب کھڑی رہی منصور نے اس کی طرف آنکھ نہ کھلی۔ صبح ہوتے ہی اسے کھد کا راستہ لپکا اور پیدہ ذی جلیلہ میں رو گئی۔

**مفضل بن ابی البرکات:** سیدہ کے نکاح و بار سلطنت کا حکم مفضل بن ابی البرکات نے اپنی ایک شخص تھا جو بنی کا بہتر خواہ اور فقیہ پیام سے تھا۔ اس نے اپنے کچھ والوں کو طلب کر کے ذی جلیلہ میں مقیم رہا اور ان کے ذریعہ سے حکومت و سلطنت کی نگرانی کرنے لگا۔ سیدہ موسم گرما میں تھکر چلی جاتی تھی یہاں اس کا خزانہ اور مال و اسباب کا ذخیرہ تھا پھر جب سردی کے ایام آ جاتے تو ذی جلیلہ واپس آتی۔ ایک مرتبہ مفضل بھٹہ جگہ نجار آگیا روانہ ہوا تو تھکر میں غیر متنبہ پر حمل کر پڑا، کی ایک جت مت کے ساتھ چھوڑ گیا انہی چیزوں میں امراہم بن زید بن عمر اور عمار و شاعر قحان لوگوں نے حمل کے ہاتھ پر دھو دھو حکومت امانیہ کے خروغیت و زور کرنے کی بیعت کی۔ مئی ذریعہ سے مفضل کو اس کی فریب تھی انکا وادہ سے لوٹ آیا اور ان سب کا عاصروہ کر آیا۔ خولان بن یحییٰ کو منصور بنی کی کھل کو پہنچا گیا۔ مفضل نے روانہ جگہ سے منصور بنی کو تکلیف کہ شہر دار کیا ابھی کوئی نتیجہ ظاہر ہونے پایا تھا کہ ۲۵۰ھ میں بحالت محاصرہ مفضل کا انتقال ہو گیا اس کے بعد سیدہ و انکی اور اس نے منصور بن کو ایک افراد پر غلبہ کے دورانے کو اپنے پر راضی کیا چنانچہ منصور بن نے کھد کے دروازے کو کھل دینے لڑائی صورتوں ہو گئی اپنے وادہ سے لوٹا کر آیا اور مفضل کے لڑکوں کی قتل ہوئی۔

عمران بن ذرخلانی: اسی زمانے سے قلعہ تنکر پر عربین کی ذرخانی اور اس کا بھائی سلیمان کا بعض لوگوں اور مرآت منغل کی ایک سپہ سالار کا کیا حکم جب یہ مرگے تو عمران اور اس کا بھائی سلیمان قلعہ تنکر کا متعلق تنکر ابن بنی یحیٰ۔ منصور بن منغل بن ابی بركات نے ذوقیہ بلبلہ پر قبضہ کر لیا اور اس نے اسے دای زمر علی وادی مدین کے ہاتھ فروخت کر دیا لایحیہ کہ چپ آئندہ چڑھیں گے اور تلکوش میں جا کر کھینچو، جس پر دای منصور مہا بن احمد کا قبضہ تھا وہ یہاں سے ہوا کہ گھنٹہ میں منصور کو مرنے پر اس کے فو کوں میں مخالفت نہ ہو۔ پھر۔

علی بن منصور سہاں میں سے علی بن ایبہ لڑکے نے لکھے کہ بعد کر یہاں ابن فضال بن ابی ابرکات اور سیدہ نے لڑنے لگا یا آخر یہ لوگ اس کی قدر انگیزی اور ہزار ہہ چالوں سے کھجائے متعلق سے کچھ نہیں نہ آئی تو ان کی میں زبرد کھڑے بلکہ بعد اس کے پاس بھیجا میں۔ نہ کہنا ہے یہ وہ مر گیا اور تو کھوں کو اس کے خرد افسار سے نجات مل گئی۔ بخوابی المہرعات نے اس شخص کو اس کے نکلوں کو، مغفرت سے چین لیں پھر اس نے لکھ دیا، جب کو اعلیٰ زور میں دھکیلے جانے کا چاہا ایک لاکھ دینار پر خریدت کر لیا اور بیٹ کچھ بعد و غیرہ لکھوں کو فروخت کر دیا گیا یہ اس کے کہ اس کے بعد علی بن سہاں نے غلوں کوئی تلبہ باقی نہ رہ گیا جسے اسی برکت کی حکمت کے سے علی بن عبید بنی نے اس سے پروردگار لیا اس نے سوز و گریہ کی عمر پائی۔ واللہ سبحانه وتعالیٰ اعلم بالصواب

## جواب: بی بی

امارت زبید

## نبی نجات کے حکمران

نبی نجات: ہر گاہ کسی نے کھان کو ایک لونڈی کے ذریعہ سے (یعنی عید میں ذہرہ کے بارہ ادا جسے اسی غرض کے حاملین کرنے کے لئے اس نے اس کے پاس بھیجا تھا اور زبید پر کامیابی کے ساتھ اس پر ولادت دینے سے بعد وہ غسل کر لیا جیسا کہ آپ 'دہرہ' پڑھاتے ہیں۔ نجات کے تعلق کے تھے۔ ہر ایک 'سید اور عیاشی مبارک' نے اپنے باپ کے ماتے جانے کے بعد خود کئی کر لی۔ سید و عیاشی نے ہر وہ ایک میں جان کر چاہی اور وہیں قیام پر رہ کر کوئی کو قرآن اور دوسرے علوم کی تعلیم دیتے تھے۔ کچھ روز بعد عید نہ پڑھائی جیسا کہ وہ عید ہو کر زبید چلا آیا اور ان میں سے ایک کو خاندان کے خاندان پر کر رہے تھے۔ چار اس کا علم تھا کہ وہ اپنے بھائی کے یہاں کو لایا جیسا کہ اس نے بھی زبید میں پہنچ کر عید سے خاندان میں قیام کیا۔

نبی کا خاتمہ: اس کے بعد مستحکم طریقہ مصر کی حکومت کو اور اہم میں سے محمد بن جعفر امیر ہونے کے بعد سے منقطع کر دیا۔ مستحکم نے کئی کو محمد بن جعفر سے جنگ کرنے اور اس کے میں ادب و حکومت طریقہ قائم کرنے کے لئے نکھا۔ اس علم کے مطابق مسیحی فوجیں آرمیوں کے منہ سے کچھ حکمران کی جانب روانہ ہوئے سید اور اس کے بھائی جیسا کہ منقطع کی کیا یہ خاندان سے نکلی کر ظاہر ہوئے۔ کئی اور عید سے اس کی خبر مسیحی ملک پہنچی۔ مسیحی نے ایک فوج جس میں کچھ بڑے اور بڑے سید اور عیاشیوں کو لے کر روانہ کیا۔ فوج کے اگلے کی غرض سے روانہ کی گئی۔ سید اور جیسا کہ خاندان سے نکلی کر کئی کے قاتل میں انتہائی سرگرمی سے کون کر چکے تھے۔ دوسرے وقت اس کے لشکر کے قریب پہنچ گئے۔ مہم خیم میں مسیحی پرانے دنوں میں عیاشیوں نے شب فوج میں راہ مسیحی کو اس کی خبر تک نہ گئی اور وہ کہہ کی طرف بڑھ رہا تھا لشکر میں بھگدڑ مچ گئی۔ سیدوں نے فوج کو ہڑتال کر دیا۔ کئی انہماک میں لڑا۔ عیاشیوں نے خود اپنے ہاتھ سے ۳۵ عید میں اس کی فوج کو قتل کر دیا اس کے بعد عید مسیحی براہِ راست ایک سو تیس عید میں خاندان مسیحی کے رخصت ہوا۔ کئی کی بیوی اسامہ سے شہاب اور ایک سو عید میں ملک فنی میں نہیں اس نے یہاں میں مقیم رہا۔ چار فوج کر لئے تھے خاندان جنگ کے بعد ایک دست فوج اس لشکر کے ذریعہ کرنے کے لئے روانہ کیا گیا جسے مسیحی نے دیا اس اور عید سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ مسیحی کے اس لشکر نے ان واقعات سے مطلع ہو کر ہتھیار ڈال دیے۔ اور عید اور جیسا کہ علم



چراغی تھی وزیر ملک نے اس سے مطلع ہو کر اس کے بیٹے حسین سے روانہ ہو گیا اور وہاں اس کا شریک رہنے لگا۔  
فرست کے وقت دونوں شہر غلامکار کرتے تھے۔ نزلہ رفت اس کی آمد وقت حسین کے باپ (علی بن قثم) کے پاس بھی شروع  
ہو گئی ایک نے دوسرے سے اپنے ولی غلام کا اظہار کیا نہ کہ علی کے دل میں بھی آئی بغداد کی ہوا خراب تھی ہوائی ہوئی تھی باہم  
دوہوں نے نہیں کہا تھا۔

چراغی کا زہید پر قبضہ۔ اس وقت میں چپاشی اپنے چشتی ہوا خرابوں کو جمع کر رہا تھا اور ان لوگوں کو ماں و زور دینا چاہتا تھا  
یہاں تک کہ اس کے پاس پہنچ جائے اور اس نے اس کو بھی ان لوگوں کی پشت پناہی سے زہید پر حملہ کر دیا اور  
دارالامارت پر قبضہ کر کے وہیں سکونت پزیر ہو گیا اسد بن شہاب کو اس وجہ سے کہ کسی زمانہ میں اس سے مراسم تھے باکر دیا  
سی وقت سے زہید میں ہر جاسوس کے نام کا خطبہ پڑھا جانے لگا اور ملکی ظلم و جبر میں کھلی ہوئی تھی اور ستم پہنچنے  
عرب کو زہید پر حملہ کرنے کی غرض سے بھیجا رہتا تھا یہاں تک کہ چپاشی نے پانچویں صدی کے شروع میں وفات پائی اس کی  
کنیت "ابن قنصلی" تھی محل و انصاف کا جنت سے نصف تھا۔

قاسم بن چپاشی اس کے بعد اس کو پڑھانے تک پہنچا دیا گیا یہ بھی پانچ نہیں بدو تھا شخص ایک کس چھڑا تھا اور زمین  
دوست اس کے ملک کا انتظام کرنے لگے۔ اس کا چچا ابراہیم اس سے جنگ کرنے کے لئے آیا۔ دونوں حریف کی فوجیں دوسر  
یکار ہو گئیں عبدالواحد نے شہر پر حملہ کیا منصور (قاسم کا زہیر) نے افضل بن ابی ولید کات ابی جعفر سے مدد لی اور خواست کی  
چونچل اٹھائی فوج کے ساتھ اس کی کمک پڑا تاکہ اس کا دوسرے پر خیر پا کر کہ اس کی فوج سے بھاگت کر دی ہے لوٹ گیا منصور اس  
وقت سے ہمارے زہید پر سکرانی کرتا رہا اور خیر خواہوں میں ابو منصور عبد اللہ نے اسے زہیر دے کر مارا والا اور دوسر مصلحت کی  
گھرائی کرنے لگا اور دیر و آل خیر کو اس کی فتح کئی کرتا چاہتا تھا زہیر ان بعد قاسم کی ماں قنصلی کے زہیر سے بھاگ گئی اور  
زہیر دن شہر کا بیٹا سدا قاسم ہو گیا۔

ابو منصور عبد اللہ ابو منصور ایک جوانمردا، شجاع اور صاحب قلم، بہت شخص تھا۔ دشمنوں کے ساتھ ہمیشہ شجاعت اور ہمت  
رہا۔ ابن نجیب سلیر طو سے متعلقہ و خائیاں ہوئیں۔ یہی شخص ہے جس نے زہیر میں فتح کا مدد قائم کیا تھا اور قاضی کی  
آسانی کے لئے کئی تدبیریں نکالیں تھیں بعد ہمارے قاتل بن چپاشی سے اس نے علی و کراہت عقد کر لیا اس نے مصلحت پر اس  
کے صلہ حاصل پزیر کر لیا اور زہیر سے اس کو دیا تھا سدا قاسم کو شہر مقرر کیا اور اس نے ہاں بنی شہین مروی۔

علی بن مہدی خارجی کا زہید پر قبضہ اس کے مرنے پر قاسم کے قتلہ ان وزارت کا زہیر بنی قاسم ہوا جو بنی قاسم  
آزاد قاسم تھا۔ عمار و ہما ہے کہ یہ شخص بھی شجاع و دلیر اور جنگ آور تھا اور قاسم کی ماں کے آزاد غلاموں سے اور اس کے  
محمود بن امیوں میں سے تھا عمار و کہتا ہے کہ اس وقت میں قاسم بن منصور نے وفات پائی اس کے بعد اس کا بیٹا مہدی بن مہدی بن  
اس کا قتلہ ان وزارت قائم کو پورا کیا گیا جس کی اس کے اور مصلحت کے سبب وسیع کرنے کا مالک تھا اور دشمنوں کے مقابلہ پر  
ہوتا تھا۔ یہ کلاہات مہدی بن مہدی خارجی نے بلاشبہ اسے سبھ میں جب کہ نماز پڑھ رہا تھا جس کے دن  
پارہی سفر اور اس میں قتل کر دیا۔ سلطان نے قتل سے اس کے قصاص لینے کی طرف توجہ کی چنانچہ ابلیس کی ایک جماعت

دین و بیعت و عہدہ و غیرہ۔  
 کو قتل کر دیا پھر آپ بھی اسی بنو ہمدان میں مارا گیا۔ حکومت و سلطنت میں شہنشاہ بن پیدا ہو گیا علی ابن ابی طالب نے اس کے قتل سے  
 مطلع ہو کر چلے جائے اور زور دیا کہ اس کو لوگوں سے معز کر دیا ہوا نہ مانتا نہ تزلزل کا سام کر سکتا ہے۔

بنی شجاع کا حکامصر: منصور بن نے شریف منصور احمد بن حمزہ شہلمانی وادب و مدد دے اور اولیٰ خواست فی شریف منصور  
 نے اس شریف سے کہ یہ لوگ اسے زہیہ چھوڑ دے اور اسے اور اپنے بادشاہ کا تک بن حمزہ مامور الیس ہر دوئی ان لوگوں نے ظاہر  
 بن محمد بن زین کا ۳۴۹ھ میں تر کر دیا اور شریف بن منصور کو اپنا سرور ان تسلیم کر لیا۔ اسی سے یہ بھی علی بن ابی طالب کے  
 مطابق سے مجبور ہو گیا اور رات سے وقت چھپ کر زہیہ سے اپنے من کا کر گیا۔ علی بن ابی طالب نے ۵۹۴ھ میں زہیہ پر قبضہ کر لیا  
 اور زہیہ سے آل تھان کی حکومت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ والی ملک والیفہ اللہ



و: قہر کے قہور سے ہی دونوں پھوٹا عزیمت کیا تب جلال نے محمدؐ بن سہاک کو ذی بیکہ بلا بھیجا۔

محمدؐ بن سہاک چنانچہ چند دن محمدؐ بن سہادین میں آ پہنچا۔ اسی زمانہ میں سر سے مندر حکومت احمد کے نام آئی ہوئی تھی جلال نے اس کا نام سنا کہ محمدؐ بن سہاک نام لکھ دیا اس کے القاب میں "الہادی" اور "عظم التوحید" لکھی تھیں اور "ابو الحسین" وغیرہ القاب بھی لکھے تھے جاتے تھے جلال نے اس سے وفتی پٹی کا علاج کر دیا تھا اور جتنا مال دوزخ زندہ شائق میں تھا اسے بھیج دیا وہ بڑا۔ اس کے بعد جلال نے زنا قہر ادا کر کے رومال چھوڑ کر سفر آخرت اختیار کیا محمدؐ بن سہاک کا مالک و وارث محمدؐ بن سہاک نے سب مال و زر کو دھو دھو اٹھی اور حکومت میں صرف کیا۔ منصور بن مفضل بن ابی البرکات سے قلعہ ذی بیکہ کو خرید لیا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اور قابض ہو گیا یہ قلعہ کسی زمانے میں مسلمانی بادشاہوں کا دار الحکومت تھا۔ ذی بیکہ کی خرید و فروخت کے بعد سیدہ جنت عبد اللہؓ بھی سے عقد کیا اور ۱۰۵ھ میں راجی ملک آخرت ہوا۔

عمر ابن محمدؐ: اس کے بچے عمر ابن محمدؐ بن سہانے عمان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ یاسر بن جلال اس کی حکومت و سلطنت کا خاتمہ ہوا ۱۰۵ھ میں اس نے وفات پائی دو چھوٹے لڑکے چھوڑ گیا۔ ایک کا نام محمد تھا اور دوسرے کا نام ابو الحسین۔ یاسر نے ان دونوں کو شہرہ و ست شہس قید کر دیا اور حکومت و منسلک پر قابض ہو گیا یاسر کے حرائش و سبوت کا بار دہرایا تھا شہرہ کو جو اس کی مدد کرتے اور اس کے پاس بھروسہ و فخر حاضر ہوتے بہت جی بکھول کر رو پیہ دیتا تھا ابن خلاش شاہراہ سکھو پیہ نے مدد کی تھی اس کے اُن قصائد میں سے جو اس نے اس کی مدد میں کہے تھے ایک شعر یہ ہے۔

سـمـر ظـا حـمـر فـلـان فـلـان

سـمـر ظـا حـمـر فـلـان فـلـان

دولت بنی ذریج کا خاتمہ: یہ طوک درہمیں کی آخری یادگار تھا جس وقت سیف الملوک برادر صلاح الدین (خاتمِ بیت المقدس) دمشق داخل ہوا تھا اور اس پر قابض ہو کر حدین کی جانب آؤ اور اس پر قابض ہوا تو یاسر بن جلال کو قید کر لیا۔ اسی زمانے سے دولت بنی ذریج کا تسلط ختم ہو گیا اور یمن طم خلافت معاہدہ کا مطیع ہو گیا اور اس کے گورنران خواجہ اب اس کی طرف۔ عباسی ملک پر حکومت کرنے لگے جیسا کہ ہم آئندہ ان کے حالات میں بیان کریں گے۔

خبر بدہ جو حدین کے قریب واقع ہے اسے طوک درہمیں نے آباد کیا تھا جب دولت بنی اویس کا دور آؤ تو وہ لوگ اسے چھوڑ چکر پڑاؤں میں چلے گئے جیسا کہ آپ آئندہ ہمیں گے۔



میں قیام پزیر ہوا۔ چند روز بعد اس کا پرہیز واقع تھا اس کی بڑھائی ہے۔ ہر مشکل قیام دان بحر میں کوئی شخص اس پر چڑھ نہ سکا تھا۔ شام واد میں بڑے بڑے شیعہ اور نیک و زوردار کچھ وہاں تھے اس نے ان کو توں کو کھڑا رکھا۔ خطاب و پادشاہ جو کچھ اس نے ہمراہ تباہ سے کہنے کے لئے تھے اس نے ساتھ میں لیا شروع کیا۔ انصار میں سے ایک شخص کو جس کا نام سر تھا اور مہاجرین میں سے ایک دوسرے شخص کو جس کا نام شیخ الاسلام تھا (اس کا اصل نام توبہ تھا) مجدد و کرامت حمایت نے ان کے سوا اور کوں سے ملنا چاہا۔ پھر آیا آخر ان کے مرز بین تھیں۔ چاروں نے غارت گری کر دی۔ اطراف و بیابانوں میں دیرانی اور بادی نے اسے مقول صورت و دلی چٹا چٹا اس نے اس کے قرب و جوار کو کھوٹ لیا اور تمام رستوں کو تھوڑی حالت میں چھوڑ دیا۔ اس حالت مار کا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے تلو و شریک پہنچ کر باجوہ زبیر سے نصف منزل پر تھا اب اس نے سرحد کے قتل کی خبریں شروع کیں۔ جو حکومت بنی نہایت کاور تھا اور اس میں کامیاب یعنی جو کیا جیسا کہ آپ اوپر پڑھا آئے ہیں۔ سرحد کے قتل کرنے سے بعد اہل زبیر کو ایسے سطوں اور غارت گری سے تنگ کرنے کا۔ مدار و کتاب کہ اس نے زبیر پر مہر خط لکھے تھے اور ایک ذہن دور و غریب اہل زبیر کو سہاگتے رہا۔

علی بن مہدی کا زبیر پر قبضہ۔ علی زبیر پر شریف احمد بن حمزہ سلمیہ و اہل صفہ سے اور ابطلیب کی شریف اہل نے ابن کی اس اوپر کمر بستہ ہاتھی تھیں اس کے سرور قاتک کے اور زبیر کی شریک کر دی تھی۔ ان لوگوں نے اپنے بادشاہ قاتک و شریک میں مار ڈالا اور شریف اہل کو اپنی باغیہت کی پریشانیوں کا شریک بنایا۔ شریف اہل کو ان کے سطوں سے زبیر کا شک و کرہ کہ تباہ چٹا چٹا علی بن مہدی نے اور زبیر ۵۵۴ھ میں زبیر پر قبضہ کر لیا۔ تین مہینے حکومت کر کے ہر بیات سے خلیفہ کی ہو گیا۔

علی بن مہدی کے عطا کردہ دار۔ اپنے کو "امام الہدی و امیر المؤمنین جامع الکفر و الکفر" کے لقب سے خطاب کرتا تھا۔ ہمارے مذہب کا پابند تھا اس کے علاوہ بہت سے فواد اور اصول اس نے اپنے مذہب کے جانے تھے۔ جس کے اگر سے لاکھ مل طوائف ہو گئی شریک توئی کے درم پر قتل کر دیا تھا۔ خود کو کہا ہے کہ جو شخص میں قتل میں سے اس کی نفقت کرے گا اسے مار ڈالیں اس کی موتوں کو جو زور و حال سمجھا اور ان کے گروہوں کو لڑائی اور غلام بنایا تھا اس کے مریدین اور متبعین اس کے "مہم" ہونے کی سہجہ اور قائل تھے ان کے مال و اسباب اس کے قبضہ میں رہتے تھے ان کی ضرورت کے وقتوں میں صرف رخصت تھا اس میں سورج میں وہ لوگ نہ تو کسی مال کے مالک ہوتے اور نہ کسی گھوڑے اور بھیا کے۔ ہر ایجن میں سے جو شخص میدان جنگ سے جاکر ۵۵۴ھ سے مار ڈالا تھا زبیری شریک خود اور گاتھ والوں کو سوائے اوت ویتا تھا جو شخص نہ زبیر سے ملے یا نہ کرے گا تھا اور جو شخص اس کے دشمن و دشمنی میں ماسٹر نہ ہو گیا کھڑا جاتا ہے بھی مرے موت و غارت گری میں قتل ہونے پہ تھا۔

عبد اللہ بن علی۔ اس کے مرنے پر اس کا چچا عبداللہ بن عمر بن ابو عبد اللہ نے زبیر سے قتل کر پورے ملک میں پر قبضہ کر لیا۔ ان بولوں میں بائیس خورسکو تھیں۔ عبداللہ نے ان سے کہا "میں جانتا تھا صرف صحت باقی رہ گیا تھا۔ میں پر بھی اس نے خراج کا تم کر رکھا تھا۔ جب تم اس کو قورائشہ اور سلطان ملارہ لہ بن فارخ بن عبد اللہ ۵۶۴ھ میں بنی کی



## باب: ۷۷

بلادکن

[illegible][illegible]

[illegible]

عربی زبان میں عربی کے الفاظ کے ساتھ ساتھ ان کے معنی بھی لکھے گئے ہیں۔

[illegible][illegible]

ہر مہینہ پندرہ روپے کی رقم وصول کرتے ہیں۔

عزیز! ان اچھے دوستوں میں سے ایک پرانی کا تمام سبب غی - ہو رہا ہے کہ مجھے یہ خبر ملے کہ تم نے غی -

وَمَقَامُ قَوْمٍ

جرم ہو کر انہیں نے مجھ سے کہا کہ تم نے انہیں قتل کر دیا ہے۔

[illegible]





[illegible][illegible]

بلاد خولان۔ بلاد خولان کی نسبت پہلی نے کہا ہے کہ یہ جہاں یمن کے شرقی میں جہاں کے متصل واقع ہیں اور یہ وہی جہاں اور حکمران غیرہ تھے ہیں۔ خولان جہاں کے ساتھ یمن کے قبیلوں میں سب سے بڑے تھے ان کی بہت سے شاخیں ہیں جو کہ تمام ہندوستان میں ایک دوسرے سے ملے ہو کر پھیل گئی ہیں اور ان میں سے کوئی خاص علاقہ یمن کے باقی تہہ ہوا۔

خلاف بن اصبح۔ خلاف بن اصبح وادی حوں اور ذوالحج کو کہتے ہیں خود یمن سے اصبح کی جانب مفسوب کرتے ہیں اس کا ذکر میر تقی میر کے انشاپ سے تحریر کیا گیا اور گلخان حسب خلاف بن اصبح کے جواریں واقع ہے۔

خلیف بنی داہل۔ خلیف بنی داہل کا شروع طویل مسافت پر واقع ہے اس کا حکمران اسماعیل داہل تھا اور خود کل ذی الکفران کی ایک شاخ ہے اور ذوالکفران کا تعلق یہاں سے ہے ان لوگوں نے اس بلاد پر یمن میں سلام کے بعد قبضہ کر لیا تھا حتیٰ کہ بحر اوقیانوس نے شامی حکومت کی ملامت قبول کی۔ پھر انہوں نے خلاف جہم پر قبضہ کیا اور وادی رومال پر شیر مصلیٰ کی تعمیر کروائی اور وہیں اس نے وفات پائی۔

بلاد کثیرہ۔ بلاد کثیرہ جہاں یمن میں حضرت موسیٰ اور جہاں دراصل نے نشیمن واقع ہیں۔ اس میں ان کے بادشاہ تھے ان کا ذکر درجہ اولیٰ ثانویہ میں تھا اور انھیں نے وہیں کا ذکر اپنے طغر میں کیا ہے۔

بلاد ذہج۔ بلاد ذہج میں یمن نے جہاں اور مرداد جو کہ یمن سے ہیں رہتے ہیں اور یمن کا ایک گروہ افریقہ میں وہاں کے بادشاہ تھے اور نہایت بادشاہوں کے ساتھ رہتا ہے اور قحط میں ذہج سے بخوبی کھانا دینے کے درمیان رہتے ہیں اور خود یمن کے جو لوگ شام اور جزیرہ میں ہیں وہ لوگ قبیلہ طے سے ہیں ان لوگوں سے ان کا نسب کوئی تعلق نہیں ہے۔

بلاد بنو مند۔ بلاد بنی مند سردانت اور جہاں کے وسط میں واقع ہے اور سردانت جہاں اور نجد یمن اور حجاز کے درمیان ہے اور بنو مند تھوڑے ہیں انہیں نے یمن میں قحط کے جو بڑے سکونت اختیار کی تھی۔ لوگ دھنوں اور چوپاؤں کی طرح ہیں اور انہیں اس میں سرد کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ ان لوگوں کا اکثر حصہ جبل اور قحط کی آبرائی سے بڑھ ہوا ہے۔ انہیں کے بلاد سے حال بھی ہے۔ جہاں پر بنو وائل کی ایک قوم رہتی ہے وہاں پر ان کا بڑا عرب وادب ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس کا دانی کجاء مقرر ہوا تھا پھر اس نے اسی کی حکومت کو حرم قصور کر کے چھوڑ دیا تھا۔

بلاد مضاف یمن۔ اس کا کوئی مقام ہے۔ پہلی نے کہا ہے کہ وہ جو کہ کسی دوسرے قحط میں شکر رکھتا اور مختلف ہے کہ یہاں سردانت میں حجاز میں داخل ہے جیسا کہ یمن میں کے مضافات میں سے ہے۔ ان جو قحط نے ایسا علی کہا ہے ملک کے لحاظ سے یہاں بحر ان سے پست درجہ ہے اس کی سردانت میں چونکہ حجاز اور بحرین کے درمیان واقع ہے عرض کیجئے ہیں اس کے شرقی جانب بحرین ہے اور جانب مغرب اعراف یمن اور حجاز اور جنوب میں بحرین اور انشالی کی طرف جہاں ہے۔ اس کے اطراف میں یمن میں سکونت ہیں اور وہ ملک سے چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس کا دور حکومت چھ روز تھا۔

پہلے شیر ہمارے ملک کو خلیف کے مرکز حکومت تھے ان کا امراہ حاصل تھا اس کے بعد حضرت نے جو کہ عزت دی۔ دونوں میں ایک ثابتہ روز کی مسافت کا فاصلہ ہے ہمارے باہر بنو یمن جو یمنی اصل کے قبائل تھے وہاں ہیں۔ کوئی نے کہا





۱۔ اسی ملک میں جڑ ہم عرب فطانیہ کا ایک گروہ آ کر مقیم ہوا ان پر حیر غالب ہو گیا اور یہ سب پانچوں کے گورنر اور طاقت منکران ہوئے۔ ان کا پر بادشاہ اُمّی کے لقب سے لقب ہوتا تھا انکی بنی سے انکی نجران تھا اس کا نام تھیس بن عمرو بن عبد ان بن مالک بن شہاب بن زید بن وائل بن حیر تھا یہ شخص کا بن تھا یہ ہی شخص ہے جو اہل لاؤنڈز کا جب کہ وہ اس کے پاس لڑتے جھگڑتے تھے مقیم ہوتا تھا یہ ملک تھیس کی طرف سے نجران کا اُمّی تھا ملک تھیس نے اسے سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا تھا پانچویں ایمان لایا اور اس نے اپنی قوم میں یہودیہ کو بھلا دیا۔ اس نے بہت ہی عمر بانی بیان کیا جاتا ہے کہ عمر بن اور مسلم بن نویر اس کے قبضہ میں تھے انکی نے کہا ہے کہ پھر نجران میں مدح نے قیام اختیار کیا اور اس پر غالب ہو گئے انکی بن سے حرث جو کعب میں اور نویر میں کا بیان ہے کہ جس وقت عباس بن علی عرم سے ویران اور غرب ہو گیا تو یہاں کے رہنے والے نجران کی جانب چلے گئے مدح سے اور ان سے لڑائیاں ہوئیں جس کی وجہ سے وہ لوگ منتشر ہو گئے۔

ابن جزم نے لکھا ہے کہ حرث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن عبد اللہ نے مدح و اُمّی مدح کے جہاد میں شکست اختیار کی تھی۔ کچھ عرصہ بعد ابن نویر نے مدح کو روک دیا اور اس ملک کی مغان حکومت ان کے قبضہ میں چلی گئی۔ نجران میں یہ سمیت قسوں کے دو پیر داخل ہوئی تھی اس کے حالات کتب پیر میں مذکور اور حروف ہیں رفتہ رفتہ بنی حرث کی ریاست و حکومت ہی رہا ان میں پہلی مٹی تھی پھر بنی عبد اللہ بن حکومت و سلطنت کے مالک بن بیٹھے۔ انکی سے اس نے زید بن عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن خالد بن ولید کے ہاتھ پر ایمان لایا تھا اور اپنی قوم کے ساتھ بغور و فخر رسالت مآب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اس کا ابن عبد اللہ بن نے ذکر نہیں کیا یہ اس کی بھول ہے۔ اس کے بھائی کا بیٹا زید بن عبد اللہ بن بن عبد اللہ ان حصار کا مامور نجران اور عباس کا گورنر تھا اس نے وہ جینے عمر اور مٹی بھڑے تھے اسے میں چوٹی صوفی شروع ہوئی اور مغان حکومت بنی ابوالخوار بن عبد اللہ بن کے قبضہ و ملک اور میں چلی گئی اور وہی یہاں کے حکمران ہیں۔ ان میں اور فاطمین میں لڑائیاں ہوئی تھیں کبھی یہ انکی مغلوب کر دیا کرتے تھے۔ بن کا سب سے بچھا عمر بن عبد اللہ بن تھا۔ جس کے ہاتھ سے علی بن مہدی نے نجران کو حاصل کیا ہے۔ علامہ نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔













راستی نے پہنچنے پر دشمن کو گرفتار کرنے کے غرض سے غلامی میں بیچ کر لایا پھر وہ بعد لکھنؤ نے اس پر بھی پوری اس کی ابو عبد اللہ نے یہی کہ اس سے مطلع ہو کر پہنچے ہوئی ابو الحسن کو ایک بڑی فوج کی افسری کے ساتھ بعد اور روانہ کیا۔ ابو الحسن دارا میں کی فوج نے بعد از پنج گز قبضہ کر لیا۔ غلیظہ متقی اور اس کا بیٹا ابو السعد بھاگ گیا۔ امین رائق بھی ان دونوں سے جاملے پھر سب نے متعلق ہو کر موصل کا راستہ لیا۔

غلیظہ متقی کی روانگی موصل۔ راجا کی موصل سے دشمن غلیظہ متقی نے حیران سے یہ کہہ یوں کے مقابلہ پر بعد از طلب کی تھی چنانچہ میں کہ ان نے اپنے بھائی علی بن عبد اللہ بنی کہ ان کو ایک بڑی فوج کے ساتھ غلیظہ متقی کی کمک پر روانہ کیا تو یہ خبر سے میں جب کہ غلیظہ متقی اور امین رائق بعد اسے نکلتے آئے اور بھاگے آ رہے تھے ملاقات ہوئی حلیف الدولہ نے غلیظہ کی بے حد خدمت کی اور اس کے ساتھ ساتھ موصل کی طرف آیا۔ چلنے کے سائل شرقی پر دونوں مقیم ہوئے امین رائق اور امیر ابو السعد بھی ملے، چلے پھر کر آئے یا حلیف الدولہ نے شہزادہ کو کہہ کر شرفیاب ابو احمد کو لے لیا۔ ابو احمد عربی فوجیں کر کے شہزادہ ابو منصور اور ان کے حصوں سے چلے پھر ابو السعد رائق نے بھی حلیف الدولہ کو روانہ کیا کہ اب وہ اپنے ان حلیفوں نے شکستہ کرنے کی غرض سے رہا کیا ان رائق نے معذرت کی۔

امین رائق کا قتل۔ اس پر دین محمد ان کو خبر ہوا اپنے غلاموں کو ساتھ لے کر آیا انہوں نے ایک گز اس کا ساتھ لیا اس کے بعد امین حلیف نے غلیظہ متقی کو ان واقعہ سے مطلع کیا غلیظہ متقی نے اسے طلب فرمایا کہ خلعت عطا کر دیا۔ حلیف الدولہ کا خطاب عطا فرمایا۔ امیر احمد سے عہدہ سے مستعفی کیا اور اس کے بھائی ابو الحسن کو بھی سیف الدولہ کے لقب سے غلامیہ فرمایا۔ امین رائق کا واقعہ ملے اور سب سے اس واقعہ پر ہوا تھا ابو ناصر الدولہ کو غور کی اور سندھ کو فتح فرما دینا میں خدمت ہوئی تھی۔ امین رائق سے مارے جانے کے بعد احمد نے خبر سے دشمن کی جانب حرکت کی پہنچے ہی امین رائق کے گورنر سے امت بھیجے لیا اور ناصر الدولہ نے غلیظہ متقی سے ساتھ بعد ان کی جانب کوئی کیا۔

امین حلیف اور امین متقابل کی جنگ۔ جس وقت امین رائق قتل ہوا اس کا بیٹا ابو الحسن بڑی اس وقت بعد از میں حکومت کر رہا تھا لیکن تمام فوجیں و عوام سب کے دلوں میں اس کی طرف سے ہر انتہائی اور کشیدگی کا مادہ پیدا ہو رہا تھا فوج کا بھاگ کر غلیظہ متقی کے پاس پہنچا۔ خود وہ اور ان کے سربراہوں میں جو موصل میں بیٹھ کر کے غلیظہ متقی اور ناصر الدولہ کو بعد از قبضہ کر لینے کی ترغیب دی۔ سب کے سب اس کی قہر اور کف پر آمادہ تیار ہو گئے۔ دیر میں عربی فوجیں باہر نکلے اور وہ وقت کے فوج اور ہائی فوج پر ابھرا لیکن علی بن حلیف امین حلیف کو سحر کیا۔ امین رائق کی طرف سے ان بلاؤں پر ابھری فوجیں علی بن احمد بن متاکل ماسور تھا۔ امین حلیف اور امین متقابل۔ یہ لڑائی ہوئی امین متقابل نے ہار کر سر کر میں شکست ہوئی اور شاہنشاہ جنگ میں مارا گیا اور جب غلیظہ متقی اور ناصر الدولہ کو ہر ایک فوجوں اور اختلافات سے آزاد کر کے قریب پہنچا تو ابو الحسن بڑی ایک فوج میں یوم کے بعد بعد از چھوڑ کر واسطی کی جانب بھاگ گیا۔ غلیظہ متقی اپنے اہل خانہ و اصحاب کے ساتھ وہاں اختلافات بعد از میں اہل موصل کو جمع کر لیا لیکن اس کے مقابلہ میں تھے۔ تو ان کو بعد ان کے دونوں جانب کی افسری فوجیں جو عہد و عنایت ہو چکا تھا نہ نہ کر کے انہوں نے اسے

ابو الحسن پر پوری اور سیف الدولہ کی جنگ۔ اس کے بعد ابو الحسن نے اپنے ابھرنے پر پوری کے ارادے سے وہاں کی





تو روانہ نے اسے واسطہ کی جانب روانہ کر دیا تھا۔ اگلے دن کے والوں نے غارتگری کا نام لیا۔ جہاں سے تھکتے ہوئے پہنچا۔ با  
اور ان کے پاس سے اسے ملا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
نہیں بھیجا۔ نہ ہی اسے جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
تو ایک اور روایت ہے کہ اس نے اسے جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
سودت اسے چھوڑ کر تھکتے ہوئے اسے جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔

معرکہ کربلا میں تمام صحابہ کرام اور اہل بیت علیہم السلام نے شہید ہوئے۔ اس کے بعد اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
ابوہریرہ کے ساتھ ساتھ تھے۔ اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
عمر بن الخطاب کے قریب ایک آدمی نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
اور واقعہ یہ ہے کہ اس نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
تو اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔

خلیفہ عثمانی اور توڑوان کی مصالحت اس کے بعد خلیفہ عثمان نے اپنے صاحبزادے کو توڑوان کے پاس بھیجا۔ اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
نے توڑوان کے پاس پہنچ کر اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
واقعیہ یہ ہے کہ اس نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
طعنہ لگا کر اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
ملاقات ہوئی تیس سال بعد کے بعد توڑوان نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔

محمد بن یزید کی قتل پھر یزید اور خلیفہ عثمانی کو ان کے پاس لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
نہیں لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
خلیفہ عثمانی نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی شہادت اس کے بعد خلیفہ عثمان نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
واقعہ یہ ہے کہ اس نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
پہنچا۔ اس کے قریب ایک آدمی نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
اس کے قریب ایک آدمی نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
پہنچا۔ اس کے قریب ایک آدمی نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
اس کے قریب ایک آدمی نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
خلافت عباسیہ کی شہادت ہوئی تھی اس کے بعد خلیفہ عثمان نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔  
زیادہ سال گزرے۔ تو ایک دن ایک شخص نے اسے لے کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ ایک چمک چمکاتی ہوئی بات کہ وہ سب یاد دلایا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں جہاں سے لوٹ کر لے کر چھوڑ دیا۔

جس میں حضرت (مسند بنی ہاشم) نے ایک فتیٰ کی تھی۔ تاریخ فتیٰ نے انکار کیا یہ اب ریا دارانہ ہے یہ جہالت کی نہ خبر بھی قبول کر لے اور  
 کا قصد نہ کرے اور توڑوں کی طرف ہاتھ نہ بٹھائے۔ اس کی کچھ رعیت نے کی پھر خلیفہ متقی نے وزیر السلطنت ابن مقلد کو  
 توڑوں کے رہب و داب سے ڈرایا اور یہ علم دیا کہ "خدیجہ کے ساتھ مصر پر گراہی کے تمام بارہائی سند حکومت و طاقت کو توڑیں  
 سلطنت نے بھی اس علم کی نہیں دیکھی۔

خلیفہ متقی کی معزولی۔ اسی انجام میں توڑوں نے قاصد پیام لے کر دوبارہ خلافت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ ظاہر کیا  
 کہ توڑوں نے خلافت مآب اور وزیر السلطنت کے لئے حلف و عہد کیا ہے خلیفہ متقی پر جس کو فرما سب سے انجیل پر اور سامان  
 سفر درست کر کے آفری خرم سند کو سرکش بندہ کو کی جانب کو جانے اور "خدیجہ مصر کی جانب ہو" جس وقت خلیفہ متقی مقام  
 بیت پہنچا توڑوں نے ہر طرف توڑ زمین پر کی اور جس سے خلیفہ متقی کو یقین ہو گیا کہ توڑوں نے اپنے حلف کو پورا نہیں اور  
 ولایت قبول کی۔ توڑوں نے خلافت مآب اور وزیر السلطنت کی بھراپی پر چند لوگوں کو مامور کیا جو یہ آئے خلیفہ کی آنکھوں  
 میں نمک کی سطحیں بھر دیاں اور بعد ازاں خرقہ لٹا دیا اور خلیفہ متقی کی عظمت کی بیست کی۔

ابو عبد اللہ بن جعد اور خلیفہ متقی کے زمانہ ہونے کے بعد، مصر والہ نے اپنے ابن ابی عبد اللہ بن جعد بن جعد بن  
 کہ وقت مصر میں فرات پور مصر تھیں، صومالیہ، مصر اور جس پر مامور کیا جس وقت ابو عبد اللہ بن جعد وہاں کے قریب پہنچا اسی دن  
 کو خود لشکر کی کئی خراجیں بجا ہوئی۔ آدھ جنگ ہوئے ابو عبد اللہ کا مہمانی کے ساتھ ابن لوگوں توڑی کر کے حلب کی جانب روانہ  
 ہوا اور اسی۔ چوتھے ابن ہادوہ اس کی طرف سے محمد بن علی بن ابی طالب مامور تھا۔

سیف الدولہ کا حلیہ و محض پر قبضہ۔ رقت سے خلیفہ متقی کی راہی اور شامی کی جانب "خدیجہ کی انیسویں سوئی تھیں  
 تباہ حلب میں باقی۔ وہ سیف الدولہ دوست و راز کی کامیابی پر فرما دیا کہ جس طرح کہ کے حلب کی طرف پہنچا توڑوں  
 سون کے قبضے سے اور کمال اب اس کے بعد محض کی جانب قدم چڑھایا تو "خدیجہ کی صحنی سے نہ بھڑکے ہوئی سیف الدولہ نے  
 اسے شکست دی اور نے دمشق کی جانب کوچ کیا اہل دمشق نے اسے دمشق میں داخل نہ ہونے دیا اسے بلکہ مصر سے "خدیجہ  
 کتب شام پر گئے۔ اسی وقت اس کی فوجی اور مالی حالت درست ہو گئی تھی۔ سیف الدولہ کا پیرا لگا کے اس کے مقابلہ میں روانہ  
 ہوا۔ تمام حکمرانین میں فریقین میں صف آرا کی کی گرفتار کیا آیا تو خود بخود ہلائی سے بلکہ رہے۔ سیف الدولہ جزیرہ کی  
 جانب واپس ہوا اور "خدیجہ متقی کی طرف ان کے بعد سیف الدولہ نے حلب کی جانب کوچ کیا اور وہیں کی فوجیں یہ خبر پر کر  
 حلب کی سرحد پر جمیں سیف الدولہ جہد پر ہو کر متبلہ پرا یا اور کمال مر دا گیا۔ سے لاکھ انیس مار بکا گیا۔

خلیفہ متقی اور ناصرالدولہ کے باہین مصالحت۔ ان واقعات کے بعد ناصرالدولہ نے جو ان کو ان حالات کی خبر  
 گئی کہ توڑوں نے خلیفہ متقی کی آنکھوں میں نمک کی صفائیاں بھر دیاں اور خلیفہ متقی کے ہاتھ پر خلافت و امارت کی بیعت  
 کر لی ہے ناصرالدولہ نے خراج کا بھیجا بندہ کہ پانچ توڑوں کے خدا میں خبر پا کر ناصرالدولہ کے پاس پہنچا گئے۔ ناصرالدولہ  
 نے ان لوگوں کو اپنی خدمت میں رکھ دیا اور واقعہ نے گویا ان شرارت کا جو دوبارہ خلافت بغداد پر ناصرالدولہ کے درمیان قرار  
 پائے تھے قائم کر دیے توڑوں اور خلیفہ متقی کو جس آراء سے کہ قبضہ موکل روانہ ہوئے۔ ناصرالدولہ اور ان دونوں سے خط و

نہایت شروع ہوئی آخر دوسرے حصے کے آخر میں شہر اٹھ گیا جسے جو محلے اور محلے کے محل اور شہر کا گیا غلط منگلی اور توڑواں بندہ کی جانب واپس ہوئے۔

خلیفہ منگلی کی معزولی۔ اس زمانہ کے بعد قی توڑواں داعی ملک عدم ہو اس کے بعد امور سلطنت کا انتظام امین شیر زادہ کرنے لگا اس نے باطل کی کوڑی بڑی پراگشہ یہ سال کو مقرر کیا اور حکمران کی صورت پر ایک دوسرے سے حال و سوا بجا جو یہ سال دوسرے کا وہ نہ ہو کر آیا اس نے معزالدولہ کو یہ کہہ کر درخشاں کے حالات کو بھیجا اور بخدا پر قسم کر چلنے کی ترغیب دی معزالدولہ بخدا آیا اور نعمت و عافیت پر خوش رہا۔ اسی نے خلیفہ منگلی کو قتل کا حکم دیا اور اس نے اس کے قتل کی خبر سنی تو غصہ و کینہ سے بھر پور رہا اور اس کے پاس حوصلہ چلا گیا اور اس کے رفقاء میں داخل ہو کر اسے اندولہ کے اسے اپنی جانب سے عریضہ کی سند تکمیل عطا کی۔

معز علی علیہ السلام جس وقت معزالدولہ سے جانے والا نکلا اس وقت باخدا پہنچا بہتر خلیفہ منگلی کو معزولی کیا باخدا اندولہ نے اس خبر کو سنا تو اس سے سخت ناراضی پیدا ہوئی تو اس نے اس کے موصول سے عراق کی جانب روانہ ہو کر معزالدولہ سے پیغام فرمایا کہ اپنے یہ سالہ دل کو معزالدولہ کے حق میں بے گناہ کیا۔ دونوں باتوں کا انتظام حکم فرمایا مقابلہ ہوا سخت اور تیز جنگ کی بنیاد پڑی۔ معزالدولہ خلیفہ منگلی کے ساتھ حکم کی طرف روانہ ہوا اس وقت کان شیر زادہ اندولہ کی فوج اور وچان انتظام کی فوج سے متحکم رہا ان لوگوں کی راہ کی کے بعد باخدا سے حال اور اس کی فوجوں کو داخل کر لیا چنانچہ معزالدولہ کی فوج نے غریزی بندہ و میں چاکوئی اور خود باخدا اندولہ ترقی بخدا میں مقیم رہا چنانچہ اندولہ اسے سلسلہ وار شکستیں پہنچا کر اس وجہ سے معزالدولہ اور خلیفہ منگلی کے لشکر کا وہ مکر کی شروع ہوئی اور موصول سے مدد طلب جاننے کی وجہ سے باخدا اندولہ کی فوج کو اس کا حصر تک رہا اور آخر یہ برآں میں شیر زادہ نے یہ کیا کہ معزالدولہ اور دہلی سے اپنی فوج کے خلاف باخدا طلب کی اس سے فوجیں تیار اندولہ کے ہاتھ پر اس نے چلے ہوئے اندولہ کی جانب واپس چلے جانے کو قصد کیا مگر کچھ کہانی کر کے پڑے اندولہ نے واپس آئے واپس کی جانب چلے گئے اندولہ نے یہ کہنا شروع کیا کہ اندولہ کی فوج نے بڑھ کر ان کی حالت شروع کی تو بڑے سے آدمی باخدا اندولہ کی دعا میں روکے اندولہ ان دہلی کو موقع مل کر فوجیں مقیم سے باخدا اندولہ کے پر آپنے اور ان کو شکست دے دیا۔

معزالدولہ کی موصول کو روک دینی معزالدولہ نے ترقی بخدا پر قبضہ کرنا یہ منگلی اپنے مختصر اے میں مقرر ہو گیا اور واپس آیا اور باخدا اندولہ کی طرف اپنا کیا۔ مصالحت کی گفتگو شروع کی تو دونوں کے درمیان کو باخدا اندولہ کا قبضہ اندولہ نے منظور کر کے اس کے قتل پر حکم کیا باخدا اندولہ کی مصالحت اس پر چاہت تھی اس نے واپس کی جانب لوٹ کر دیا اس کے ساتھ امین شیر زادہ بھی تھا۔ اس نے معزالدولہ کے ساتھ مصالحت ہو گئی۔

## باب: ۹

### امارت جزیرہ و شام

#### دولت بنو حمدان

سیف الدین کا دشمن پر قبضہ: ۳۵۵ھ میں اشدھ دیوبکر محمد بن علی والی مصر و شام و بکر ادرکک آخرت ہوا حکومت و ریاست کی کرسی پر اس کے بعد اس کا بیٹا اور اقسام ابو بکر حاکم بن ہوا۔ یہ ایک فاضل شخص تھا۔ اس پر کافور اسود جو اس کے باپ کا نام تھا غالب ہو گیا۔ سیف الدین اس واقعہ سے مطلع ہو کر دشمن کی جانب آیا اور اس پر قابض ہو گیا۔

کچھ عرصہ بعد اہل دشمن کا سیف الدین سے جنگی بیچا ہوا بیٹا اور ان لوگوں نے کافور کو ہار بیچا۔ سیف الدین کو اسی کی خبر تک مئی دشمن سے صلب کی طرف کوچ کر دیا۔ اہل دشمن نے قہوری و دریک تعاقب کیا۔ سیف الدین نے جزیرہ کی طرف قدم بڑھایا اور ابو بکر صلب میں رہا۔ اس کے بعد ابو بکر و سیف الدین میں مصالحت ہو گئی اور جو سمر کی جانب واپس ہوا۔ سیف الدین صلب کی طرف لوٹ آیا اور کافور نے تھوڑے دنوں دشمن کی حکومت پر بدر اشدھ کو نصیب کیا پھر ایک سال کے بعد اسے مصر و بکر کے ابو بکر صلب کو سند حکومت ملائی۔

ناصر الدین اور سرور ادرکک: میرا کہ ہم اوپر بیان کرتے ہیں ناصر الدین کی کتاب میں ترکوں کا ایک گروہ تھا جو کہ قزوین کے ہرادیوں میں سے تھا، وہ اس سے ناراض ہو کر ناصر الدین کے پاس چلے آئے تھے جب ناصر الدین اور سرور الدین کے درمیان مصالحت کی سلسلہ پہنچی مشروہ ہوئی تو ان ترکوں نے ناصر الدین کے اہل فضل سے ناراض ہو کر بنگلہ کر دیا ناصر الدین پر قتل کرنے کی فتنہ پڑے۔ ناصر الدین نے ان لوگوں کے پیٹھ سے اپنے کعبات دے کر ماضی فرمایا سے مجھ کو کیا اور قراہی نے اسے پناہ دی اور اسے ایک مقام محفوظ تک پہنچا، پان لوگوں میں سے جو ناصر الدین کے ہمراہ تھے ایک شیراز بھی تھا ناصر الدین نے کسی مصلحت سے اسے ترکہ کر دیا۔ ترکوں نے حج ہو کر یمن شیرازی کو اپنا مہر بنایا اور جو لوگ ناصر الدین کے ہمراہیوں میں سے بچے گئے تھے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا اور ناصر الدین کا مصلحت تک تعاقب کرتے چلے گئے۔ ناصر الدین نے مصلحت سے نکل کر نصیب بکارت لیا اور ترکوں نے مصلحت پر قبضہ کر لیا۔



سید علی الدین کا خاصہ و سرچشمہ سرحد کی جانی و نام نہاد سید علی الدین اور سید احمد کے چند اہل کسب و کار تھے۔ وہ اپنی  
 کے اور ان کا کامیابی کے بارے میں یہ کہتا تھا کہ اس کا اصل تھانہ سرحد میں ہے اور یہاں قید و بند کی پرہیز ہے۔ یہ سب کچھ وہ اپنی زبان  
 سے سہرا کرتے ہوئے بھی کر دیتے ہیں۔ ان کے سال ۱۸۷۵ء میں وہ بمبئی کی آگے بڑھ گئے تھے۔ ان کے ہاں جو کچھ تھا وہ سب اپنے گھر پر تھا۔  
 وہ ان کا کہنا تھا کہ میں وہاں تھم رہا ہوں۔ لوٹ مار کرنے کے لئے وہی جاتا تھا۔ وہی تھا کہ وہاں قید و بند کی پرہیز ہے۔ وہاں ان کا کہنا تھا کہ  
 میں اپنے والد کے لئے اس پر قیادت کی کر کے وہاں رہنے کی باتیں کرتا تھا۔ یہ وہی تھا کہ وہاں قید و بند کی پرہیز ہے۔ وہاں ان کا کہنا تھا کہ  
 آج میں تمہارا کامیابی ہوئی ہے۔ ان کے کہنے سے اسے شکست دے دی اور ان کے سر پر کھینچ کر لے گیا۔ وہاں ان کا کہنا تھا کہ وہاں قید و بند کی پرہیز ہے۔  
 طرح کی طرح کی باتیں کرتے ہوئے ان کے اور ان کے گھر والے کے ساتھ ساتھ وہاں کے رہنے والے۔

بلاروس پر فوج کشی: ان واقعات پر مدغم رہنا سب سے ضروری چیز ہے۔ مغربی فیصلوں کا تمام ہائی رینج پر تاج کو اتر کر لٹا دینا اور اس پر تاج پہننے والے اپنے اپنے مفروضات پر چلنے والے ہوئے ہیں۔ ان فیصلوں کے بارے میں جو باتیں ہو چکی ہیں، ان پر غور کرنا ضروری ہے۔ یہ باتیں کہیں نہ کہیں غلط ہو سکتی ہیں اور اگر اس کو نوآبادی کے اندر غلامی کا لہجہ سب سے بڑا اور سب سے زیادہ بدنام کرنے والے کے طور پر لے کر لیا جائے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا؟

[illegible]

یہاں تک کہ موسم پر فوج کشی وہیں ہوا اس جنگ اور غیر متوقع شکست کے بعد کلاں ہوا۔ یہاں یہاں یہاں  
اپنے شہر کی طرف گئے اور کچھ عرصہ بعد اپنی حالت درست کر کے گھر آئے اور اہل پارچہ پڑھنے کی ضروری مسلمہ غور کو ان کی  
فکرت کی اطلاع تک پہنچی تھی کہ کوئی ایسا شخص کو ان غمروں کے حالات جانتا ہو کہ ان کے راز و خفا کو ان کی اہمیت سے















[illegible]

ابو غلبہ اور محمد ابن کی جنگ و مصالحت : ناصر الدین نے جو ان کا طعنہ بنت احمد کو دیا تھا اس کی بھی انتہا نہ ہوئی تھی۔ اپنے بچے ابو غلبہ کا اس کے باپ کی گرفتاری میں ہاتھ بٹایا جب ناصر الدین نظر بند کر دیا گیا تو ناصر الدین نے اپنے جیسے جوہن کو تکلیف سے نجات دینے کے لئے باپ کا بھیا خاقان سے اس خط کے مضامین سے ابو غلبہ مطلع ہو گیا۔ اس نے اپنے باپ کو قلعہ موصل سے قلعہ راشی منتقل کر دیا شدہ شدہ اس کی خبر محمد ابن تک گئی یہاں پہنچے سیف الدین کی وفات کے وقت جب وہ قلعہ موصل سے ہٹا گیا تھا اس پر کا بعض ہو گیا تھا جب اسے اس کے باپ کا یہ خط خود بخود پہنچا تو اس کی جانب کوئی کیا اور جو جس مرتبہ کرنے لگا اور اپنے بھائی کے پاس کچھ لکھا کہ چار بڑو گوار کا تیرہ کی تکلیف سے نجات دے وہ بددست خیر نہ ہو گیا۔ ابو غلبہ یہ سن کر کہ تم کو بلا رہا تھا میں جنگ درست کر کے محمد ابن سے جنگ کرنے کے لئے تیار تھا کہ وہ اب جہاں مقابلاً نہ کر کے شکست کھا کر موت کی طرف چلا گیا ابو غلبہ بھی اس کے خواب میں رہ چکا تھا اس میں اس کا حاضر و کبیرہ پھر دونوں میں مصالحت ہو گئی اور ہر ایک اپنے اپنے اور حکمرانوں کی باتوں کے بعد قیدی کی حالت میں ناصر الدین کے پاس پہنچے جس پر اب اسے عالم غربت سے اس موصل میں دفن کیا گیا۔

ابوالبرکات کی وجہ پر غوج کشی اور غلبہ نے اپنے بڑائی بہ البرکات کو ہران کے پاس سپرد دانہ کیا اتفاق کچھ ایسا پیش آیا کہ ہران کے حوالہ اور احوال و انصار ہران سے بطور ہر گئے ہران نے بختیار کے مزید حاجت میں غنا حاصل کرنے کے لئے حوالہ کا راستہ نہ کرنا چاہا بلکہ ۱۰ ہزار غنہ سنہ کو میں ہران میں داخل ہو اتفاقاً اور بڑا پیش کیے غنہ بن معز الدوانے ابو غلبہ کے پاس مقیم ہند پر شہ رشی کو اس کے بھائی ہران سے مصالحت کر لینے کا پیام دے کر بھیجا اس نے اس تحریر کے مطابق مصالحت کر لی چنانچہ صلح ہو جانے کے بعد ہران غلبہ و بیہ میں ہر گ کی جانب و بیہ ہوا ابو البرکات نے اس کی رفاقت کر دی چند روز بعد اس نے ہران کو بطریق کاغذ دانہ کیا ہران نے حاضر کیا۔ اسے انکار کیا اس پر ابو غلبہ نے اپنے بھائی ابو البرکات کو دوبارہ اپنی فوجوں کا اصرار مل مقرر کر کے ہران کی طرف روانہ کیا ہران نے یہ خبر پا کر رعب چھوڑ دیا اور بیابان کا راستہ لیا ابو البرکات نے وہاں پہنچ کر لیا اور اپنی جانب سے ایک شخص کو سامور کے درویش کی طرف کو بھیج دیا۔ پھر رتہ سے ہران کی جانب روانہ ہوا ہران موقع پا کر جانب بھیج دیا اور ہزار شیخ شمس تھیں کہ ابو غلبہ کے حوالہ اور حکام کو مار ڈالا ابو البرکات اس واقعہ سے مطمئن ہو کر نوٹ دیا اسکا چوٹ لٹکل کے گھوڑے پر سے بھینچ کر زمین پر ڈال دیا اور دھت پٹ مٹھنیاں نہ کر کر قرار کر گیا۔ زخم کارنی لگا تھا اس دن سر شمس بنفس موصول نہ کی گئی اور وہیں اپنے نائب کے پاس دفن کیا گیا۔

**ایو فرانس کی معزوری:** حبیبہ ثعلب نے بذریعہ حرمان کو یوش میں لانے کی غرض سے تیار کی تھی، چاہے بھائی ایو فرانس معذہ کو  
 کھینک کر نکالے، یہ مامور کی بھرپور توجہ سے دن بعد میں ہو چکے تھے کہ اس نے حرمان سے سازش کر لی تھی، معذول کر دیا اور طلبہ کو  
 کے گرفتار کر لیا اور معذول کے قلم کار شاہی میں لے جا کر قید کیا، اس واقعہ سے اس کے اور بھائیوں، امیر انجم اور امیر حسن پر برا اثر پڑا اور

دو جگہ اس سے نارسا جس اور کشیدہ خاطر ہو کر مادر صفائی سے کہتا ہے بھائی نہ ان کے پاس چلے گئے۔ ابو قلیب اس سے  
 چلے گئے ان کے سروں پر دم مڑنے کی غرض سے چلنے لگے۔ ایسا کہ انہوں نے متعلقہ سے چلے گئے اور ہر ایک اور مسکن (اس کے  
 زون جماعتی) نے اس کی مدد و خدمت کی اور قلیب نے ان کے لیے تہیہ و تمہین کی۔ قلیب سے اس کے بعد اس کے  
 انہ صبا میں نے ان کو سونپ کر دیا۔ ان کے ہاں وہ ان کے پاس آئے اور ان کے پاس قلیب اپنے بھائیوں کے ساتھ  
 قریب سے چلے گئے اور ان کے ہاں وہ ان کے پاس آئے اور ان کے پاس قلیب اپنے بھائیوں کے ساتھ  
 میں کوٹ ہا۔

ابو قلیب کا رتبہ پر قبضہ۔ ان کے بعد میں بطور نائب اپنے چاہنے والوں کو جو ان کی قیادت میں تھے ان کے تمام اہل باب اور  
 مال و دولت قبضہ کر کے ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 اور باقی تمام مال و دولت کو ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 حق سے فراغت کو ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 ان دونوں کی باقی ماندہ دولت کو ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 آخری وقت میں جو تمام مال و دولت ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے

میسائیکو کی کاظمی اہلسی اور شخص کا تاریخ۔ ان کے بعد میں بطور نائب اپنے چاہنے والوں کو جو ان کی قیادت میں تھے ان کے تمام اہل باب اور  
 اہل قیاس اس وقت میں جو تمام مال و دولت ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 اہل قیاس اس وقت میں جو تمام مال و دولت ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 ان کے بعد ان کے وقت میں جو تمام مال و دولت ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 ان کے بعد ان کے وقت میں جو تمام مال و دولت ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 ان کے بعد ان کے وقت میں جو تمام مال و دولت ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 ان کے بعد ان کے وقت میں جو تمام مال و دولت ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے

میسائیکو کی کاظمی اہلسی اور شخص کا تاریخ۔ ان کے بعد میں بطور نائب اپنے چاہنے والوں کو جو ان کی قیادت میں تھے ان کے تمام اہل باب اور  
 حدود۔ چند عرصہ باقی رہ گئے تھے۔ یہ وہ تھا جو قیاسیوں کو اپنی پہچان دینے کی ضرورت تھی۔ ان کے بعد ان کے وقت میں جو تمام مال و دولت ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 نے قیادت کر لیا اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 اپنے کتب و دولت میں ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 ان کے بعد ان کے وقت میں جو تمام مال و دولت ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 ان کے بعد ان کے وقت میں جو تمام مال و دولت ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 ان کے بعد ان کے وقت میں جو تمام مال و دولت ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے  
 ان کے بعد ان کے وقت میں جو تمام مال و دولت ان کے ہاں لے کر آئے اور ان کے ہاں اس وقت جو تمام مال و دولت ان کے پاس تھی اسے ان کے

فرعون کی خود مریخی قحطی۔ سیف الدولہ کا وہی غلام ہے جس نے سیف الدولہ کی وفات کے بعد اس کے بیٹے ابو اسحاق کی حکومت کی۔ بیست کی بھی سبب ہو گا۔ اور قحطی نے ابو العالی کے خلاف عم بھارت بلند کر دیا اور اسے طب سے نکال کر خوش عکرم بن بنی۔ ابو العالی سب سے نکل کر حراں کی طرف گیا۔ اعلیٰ حراں سے بھی اسے شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ جب ابو اسحاق نے مینا کا راستہ لیا تھا تو اس کی والدہ بھی۔

ابو العالی کی میاں خاتون میں آدھ ابو العالی کی والدہ سعید بن حراں بڑا دیوانہ فرعون کی بیٹی بھی اس سے تھی۔ یہ چاہیے کہ ابو اسحاق بھی قحط کرنے کے لئے آیا ہے اس وجہ سے اس نے بھی چند دن تک سب سے قحط میں ابو العالی کو داخل نہ ہونے دیا۔ جب تک اسے ایسا رفتی امید نہ ہو کہ اس کی طرف سے اس کے خیالات قبول نہ ہوں گے تب اس نے ابو العالی کو اور جن لوگوں سے پرورش تھی ان کو ساتھ قحط میں داخل ہونے کی اجازت دی۔ وہ مدد طلب کا انتظام کر دیا اور پتلی اندکان کو شہر میں داخل ہونے سے روک دیا۔

ابو العالی کی جدہ کا یہ واقعہ ہو گیا۔ اس کے بعد ابو العالی نے جنگ فرعون کی تیاری کی۔ ان دنوں طب میں تھا اس نے طب کی تعلیم پائی۔ اب ابو العالی صاف چلا گیا اور قحط کی تمام چیزیں ہٹا دیں۔ حراں میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ تاکہ اس کی طرف سے وہاں کوئی غور نہ تھا۔ اہل حرا نے مشورہ کر کے اپنے ہی لوگوں میں سے ایک شخص کو اجا سکر ان پر لیا جو ان پر حکومت کرنے لگا۔

ابو قحطب کی روایت میاں خاتون میں کہ ابو اسحاق نے فرعون سب کی طرف پار ہوا۔ جنگ کوئی کیا ہے وہ نہیں سمجھ کر کے مینا، قحط کی ہر تہ روانہ ہو۔ سیف الدولہ کی چوٹی نے ابو قحطب سے حرمت کی اور اس کا مہم آؤس ہو گیا۔ بلا خود دہلی میں اس پر پھانسی ڈالی کہ ابو قحطب الدولہ والا کھو بیار ابو قحطب و غیرہ کا وہاں لا کر پڑے۔ جنگ اور اس کے بعد قحط نے کچھ لئے وہوں نے ابو قحطب الدولہ سے یہ جزا کہ ابو قحطب قحط میں شہر پر قبضہ کرنے والا ہے۔ تب سیف الدولہ یہ سن کر برہم ہو گیا۔ مات کے وقت اپنی فوج کو جب فوج مارنے کا حکم دے دیا تو ابو قحطب کے لشکر گاہ سے بہت سا مال و اسباب لوٹ لے گئی ابو قحطب نے بہت خوشامدیام بیکار ہو کر ابو قحطب الدولہ نے ممکن ان چیزوں کو جو اس کے سر پر لوٹ لے گئے تھے داخل کر دیا اور ایک لاکھ روپے لے کر اس کے قبہ میں کوہ بادی میں ابو قحطب میاں خاتون سے دیکھ دیا۔

عیسائیوں کا اٹھا کیہ پر قبضہ ۹۵۳ء میں عیسائی روٹی انٹر نے اٹھا کیہ پر قبضہ کر لیا۔ پہلے قحط لا کر پہنچ کر محاصرہ ڈالا۔ قحط اور اٹھا کیہ کے قریب ایک قلعہ جس میں عیسائی رہتے تھے۔ روٹی عیسائیوں نے عیسائیوں کو قلعہ سے ماریش کر دی اور اس امر پر انہیں راضی نہ کیا کہ اٹھا کیہ کی بیچا یا کہ وہ قلعہ کیہ جلاؤں گا کہ چلے جائیں اور یہ ظاہر کریں کہ ہم لوگ دوستوں کے ظلم و ستم سے تھک کر اپنی عزت و جان بچانے کے خیال سے اٹھا کیہ بھاگ آئے ہیں اور ہم سب روٹی ظلم اٹھا کیہ پر مجبور ہو رہے ہیں۔ انہیں روٹی ظلم کو شہر پر قبضہ لانے میں باتھ میں پناہ ملی اور ان کو اٹھا کیہ بھاگ کر آئے۔ یہ بھاگے اور ایک پہاڑ پر جو کہ اٹھا کیہ سے ملتا تھا جم ہوئے۔ وہیں کے بعد عیسائیوں کی روٹ کا بھائی جاسے جزیرہ کی جمعیت سے اٹھا کیہ پر قبضہ کیا اور عیسائیوں کو روٹ کے بعد اٹھا کیہ نے سب قحط اور اس میں اپنی بدست سے شہر بھاڑا۔ روٹی انٹر کو قبضہ دیا۔ اٹھا کیہ کی

امیر کا یہی کہنے پہ حاکم ہوئے جیسا کہ انہوں نے خبر میں لکھی کہ لکھی و غلامت کرنی شروع کر دی تین ہزار مصلحہ غویں کو گرفتار کر لیا ہے دارا حکومت والا کہ کیا ان کے بعد ممالک بکف دست کرتے طلب کے مہر کرنے کو کچھ بچوں نے قدم نہ اٹھایا۔

جیسا انہوں کا محاصرہ طلب ان دنوں طلب میں ابرو اعلیٰ شریف بن سیف اللہ ولد امیر قمر علیہ السلام نے اپنے اخیانی گورنر پر محاصرہ کر کے دئے تھے یہ خبر پا کر کہ امیروں کا نہی دلی طلب نہ صرف نہ اپنے صاحب کو بچھڑا دیا وہ ایک حیدر آباد میدان میں لکھی گیا جیسا انہوں نے پہنچے اسی خبر حسب پر قبضہ کر گیا۔ قمر علیہ و دلی شہر نے قلعہ میں جا کر پناہ لی اور اواز بند کر لئے روپیہ میسائی دینے قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے رہے باقی قمر علیہ نے قلعہ پر اداے غرضت اور دلی لکھی کے بعد ممالک طے پانچا قلعہ حاصل کیا۔ اسی کے علاوہ ایک شرط یہ بھی قرار دی گئی کہ روپیہ میسائی لکھی۔ یہ مصافقات قرات میں رسد بہر پہنچانے میں روک ٹوک نہ کی جائے ان مصافقات میں تحصیل لکھی طالب معہرہ افسرہ شیرازہ جس قدر قلعہ و قصبہ ان مقامات کے دور میں ان تھے اسی سے شہادت گذر کر دلائے گئے انہوں نے بغیر مصافقات چند دنوں کا بارہ میسائی نے طلب سے اپنے محاصرہ اٹھالیا۔ اپنی ایشامیں برادرانی دہم نے ایک کوئی تنظیم باؤر و سوزاوات صوبہ زمین کی طرف روانہ کی تھی۔ چنانچہ اسی موقع سے ملاؤ لکھی پر محاصرہ والا اور بدو رقی اسے لکھی کر لیا۔ ان تنظیم کا کیا ہوا ہے اور جیسا ان کے واسطے یہ وہ تھے کہ محاصرہ طلب کے سرحدی امراء سلام جیسا تھے۔ یہ وجہ سے بیہوشی طرغ فرما گئے۔

یافتہ وادی طلب کا قتل جیسا میسائی طلبیہ کاروانی بادشاہ قلعہ دلی طلبیہ ہے جس وقت ملائیں شہر کے قلعہ و قصبہ میں ہے جو قمر اس شہر کا دلی ہوتا تھا وہ مصق کہا تھا۔ مصق جو کچھ مصق تھا تاندا ان نشان سے نہ تھا یہ بہت صاحب ہر مصفاوں کا چلی و کھن تھا۔ ان نے طلب پر زمانہ صرف اسی میں چند مائل کر لیا تھا مگر اسی آدمی نے اور کچھ نہ رہ گئے یہ نہ دلی پر اپنی لکھی پالی کا جھنڈا گاڑا تھا اس نے بادشاہ طلبیہ کو جو اس سے جھڑپا تھا کہ کے حاکم حکومت چاہے تھا جس کی اور اس کی بجائی سے شادی کرنی تھی وہ طلبیہ کے بھتیجے سے اسی تنظیم کے دور رہے تھے طلبیہ کی نشان حکومت پر قبضہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام علیہ وسلم کا بھتیجہ بڑا حال تمام سرحد شام اور جزیرہ کوئی و ملا لکھی۔ امراء اسلام میں کہ نام سے لکھے اور لکھی اپنے طلب کے بچے کے لکھی چلتی پتہ روز بعد اس نے میں دونوں ترکوں کو جریادہ شاہ مشکولی کی قتل کئے تھے جسی کروانے قلعہ کیا اگر ان کی آئندہ اسی منتقل ہو جائے۔ اور کوئی شخص بھی ان کے کو اس میں سے عزامت کرتے وہ لکھی جائے تھا جس سے اس قصہ سے ان دونوں کی ملاں میں ہوئی منتقل ہوئی۔ اور سہ لکھی اور دھوڑے لکھی میں اس سے سائنس کی پتا چھی اس نے اسے ایک روز رات نے وقت بارہیت سے سہ وقت کر لیا۔

غلام کو آپ محمد بن قمر طرہوں کے رہے اما تاندا وہی کے سے سے محمد وقت قلعہ اللہ کے تھے ان میں آئی کہ میری ہے۔ اور طلبیہ چاہیہ کرتی کرتے بادشاہ دھو گیا اور اس کا کیا اور لکھی ایڈا لکھی بہت بڑی لکھی ہے قلعہ کی اس کا بھتیجہ نہیں رکھنا چاہئے تھا مگر یہ ہے کہ جو شخص زمانہ ہو اور بے حاصل ہوئے اور قلعہ ان کے نسب سے ہو وہ سے من و دہر پر نہ پہنچے نہ پانچے اس خصوص کہ قلعہ سے اللہ میں کافی اور معقول طور سے جان و آئے ہیں۔

ابو طلب کا قتل ان پر قبضہ کئے گئے تھے ابو طلب نے عراق پر قبضہ کیا تھا قریب وہ قلعہ محاصرہ کے دہا لکھی





درخواست کی بنیاد پر خیریت شدہ وجوہات کی سے منظور کر لیا اور سلطان ضرورت کر کے مکمل سے بطور ادا کر دیا۔ اظہار میں یہ خبر کوثر کو گزروائی کہ اب مطلب نے پھر بدمعاشی کی ہے اور بعض ارباب کبیر دولت بختیار، و کوثر کو کہ اپنے اہل دیہات کے لئے کی غرض سے دوسرے کوٹ کے لئے لڑ کر کھڑا ہے۔ جو خیر خیر بننے میں پالنا۔ لکھ۔ نہ زمین ٹکڑی کی ہے جو حد سے زیادہ سی۔ قیام کر۔ کہ اہل بیت اور شیخین کو حق الفوان کے ملنے کا خیال روا نہ کیا۔ اور جب وہ لوگ آئے۔ کچھ تو صحت کے سبب پھر دوسل کی جانب مت گزرتے۔ اور ابو مطلب نے پھر یا۔ جو اصل کو خالی کر دیا۔ اور اپنے اصحاب و پیروں سے عذرت کر لے اور اہل بیت کی توجہ کرنے کے لئے بھڑکائی۔ کی خدمت میں۔ اور انہی میں چنانچہ شریف احمد سوسنی نے ابو مطلب کی جو آپ سے شرائط مسلکی یا ملنے کا سبب لکھا۔ اس سے پھر دستور مصالحت ہو گئی جب خیریت شدہ اور ابی جو۔ اور آپ سے پہلے اپنی بیٹی کو ابو مطلب کی درخواست و رجوع کر کے نصرت کر دے اختیار سے اپنی دولت جاری۔ سے اپنی بیٹی کا عقد ابو مطلب سے کر دیا تھا۔

ابو العباس علیؑ کا بھی صبر و حلیہ اہم ہے۔ ان کے آئے ہیں کہ قرعہ یہ کہ جو یہ لفظ کے باپ (سوف اللہ) کا خادم تھا ابو العباس نے غائب ہو گیا تھا اور یہ لوگوں کو یہ کہ جس سب سے نکال کر خود بخود ان میں بیٹھا تھا ابو العباسؑ نے والد کے پاس میرا قہقہہ چلایا تھا میرا نانا کہہ رہا تھا والد کے ہمراہ حاکم جانا قرعہ ہوا تھا ان دونوں دروہوں نے اس کے یہ کہہ کر داد دے دی تھی جس سے اس کی آباؤ اجداد کی قرعہ بنے صبر کیا اپنے خادم شیخ کو انجانیات پر مہربانی تھا اس نے اپنی قوت جو خدا کر چا کہ وہ راہ چارہ درجی قرعہ کہ کلمہ صبر میں قید کر دیا اور وہ اس تک حکومت کرتا رہا قرعہ بنے کے اور اس کے اصحاب نے ان واقعات سے ابو العباسؑ کو مطلع کیا اور مطلب پر قصد کی روخاست کی چند نوجوان لڑکیاں جو میرے ساتھ تھیں پہنچ چار ماہ تک عاصمہ کے پاس رہے اور کربار بالا خراسے رویت شیخ کر لیا اور اس کا دل اور فوجی انتظام درست کر کے کربار میں ہوا۔ یہ تھی کہ حکومت دشمن پر مشتمل ہوا یہ سنا کہ آنکھ دیا ان کیا جانے کا۔

محمد بن ناصر الدین کی اسیری جس وقت عبداللہ بن یونس نے دار الخلافہ بغداد پر فتح کر لیا اور اس کے برادر محمد (سزاوار) بخارا کی حکومت ہوئی اس وقت مختار عبداللہ بن یونس کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوا۔ محمد بن ناصر الدین برادر ابوشلب عبداللہ کے حکمران تھا۔ اس نے شام کی جانے کو سہل پر پہنچا ہوا دیکھ کر اپنے کئی قریب و دوری کے ساتھ اس سے پہلے عبداللہ بن ناصر الدین کے ساتھ آگے چلے گئے۔ اس نے باعث ابوشلب سے سختی کی کہ وہ یہاں نہ آئے اور یہاں سے فرار ہو جائے۔ ابوشلب نے اس پر جواب دیا کہ میں اس کی طرف قدم نہ اٹھاؤں۔ اس وقت غریب کے قریب پہنچا ابوشلب کے سزاوار محمد بن ناصر الدین کی طرف سے حاضر ہوئے اور یہ ظاہر کیا کہ ابوشلب کیسے اس کی طرف سے ساتھ شرف لے رہے ہیں۔ ہر طرف سے آپ کے مہینوں و دکانوں میں ضرورتیہ ہے کہ وہاں سے کوئی نہ فرار نہ ہو جائے۔

عضد الدین بن یوہن کا موصل پر قبضہ: بخاری نے شکست کے بعد اپنی نئی دینی حالت کو درست کیا اور تپائی کرتے رہے کہ چاہے کوچ آیا یا وہاں پہنچے۔ غزوات کی اور ان کے ساتھ جامعہ میں گزار جب آؤ اس کی حیثیت سے عراق کی طرف واپس آئے، اب بھی اسی خبر سے مطلع ہو کر ان کو بلایا اور ۱۲ سال ۷۹۰ھ میں فریقین کی طرف بکھر گئے۔



[illegible]

ابو شعیبہ کا دمشق پر محاصرہ ابو شعیبہ بن حران کو مدد ملدہ تھی جس سے اور رسول کی جانب ہٹنے سے ناامیدی اس وقت ان کے سامنے نہ تھی۔ ان دنوں دمشق کی حکومت پر قسام (عزیز ملوی) حکم صحرہ (چچی) حکومت کر رہا تھا۔ قسام نے لشکر کے بعد دمشق پر قبضہ کیا تھا اس واقعہ کو کئی مہینے کے دمشق پر قبضہ حاصل کیا اور ان کے بعد قسام کہے گئے۔ ان کے متصرف ہوا اور بیان کر سکتے ہیں۔ الغرض قسام نے ابو شعیبہ کی آمد کو خیر خائف و ترسانہ ہو کر اسے شہر میں داخل ہونے سے روک دیا۔ چنانچہ ابو شعیبہ شہر سے باہر قیام پر مجبور ہو اور عزیز ملوی والی نصیر کو اس واقعہ سے مطلع کر کے اس کا بخا خواہش ہوا۔ نصیر نے اس واقعہ پر خبر آئی کہ عزیز نے اس واقعہ سے ناامید ہو کر فرار ہوا ہے۔ اس نے ابو شعیبہ کی جانب روانہ ہو گیا۔ روایتی ہے کہ شہر قسام سے اور اس سے چھوڑا گیا اس بھی ہوئی تھی اس کے بعد قسام عزیز ملوی کی طرف سے قتل کر کے جنگ کرنے اور اس پر دمشق میں محاصرہ ڈالنے کے لئے آ پہنچا لیکن عزیز ملوی کی اور ابو شعیبہ سے ملے۔ یہیں ملاقات ہوئی عزیز ملوی کی طرف سے ہر طرح کی مدد دیکھا گیا۔ ابو شعیبہ نے اس کے ہمراہ دمشق چلے پرستہ کی خدمت ہو کر کئی چھوٹے لشکریات اور قسام سے دو دو



دہلی کے بادشاہ نے اپنے ہاتھوں سے اس کو روک دیا اور اس میں تھکائی کی وجہ سے اس کو روک دیا۔ اس کی طرف سے اس کا نام آئے۔  
 بادشاہ نے اس کو روک دیا۔ اس کی طرف سے اس کا نام آئے۔  
 بادشاہ نے اس کو روک دیا۔ اس کی طرف سے اس کا نام آئے۔

دہلی کی طرف سے اس کو روک دیا۔ اس کی طرف سے اس کا نام آئے۔  
 بادشاہ نے اس کو روک دیا۔ اس کی طرف سے اس کا نام آئے۔  
 بادشاہ نے اس کو روک دیا۔ اس کی طرف سے اس کا نام آئے۔

دہلی کے بادشاہ نے اپنے ہاتھوں سے اس کو روک دیا اور اس میں تھکائی کی وجہ سے اس کو روک دیا۔ اس کی طرف سے اس کا نام آئے۔  
 بادشاہ نے اس کو روک دیا۔ اس کی طرف سے اس کا نام آئے۔  
 بادشاہ نے اس کو روک دیا۔ اس کی طرف سے اس کا نام آئے۔

دہلی کے بادشاہ نے اپنے ہاتھوں سے اس کو روک دیا اور اس میں تھکائی کی وجہ سے اس کو روک دیا۔ اس کی طرف سے اس کا نام آئے۔  
 بادشاہ نے اس کو روک دیا۔ اس کی طرف سے اس کا نام آئے۔  
 بادشاہ نے اس کو روک دیا۔ اس کی طرف سے اس کا نام آئے۔



















مکر فون کے گرفتار کر پٹنے کے بعد شہر میں صلیب انصاف کی سزا دی پھر وادی میں کے بعد مقلد نے اس سے اس شہر پر قبضہ حاصل کیا اس کے بعد محمد بن عثمان پھر قراوش بن مقلد کے بعد دیگرے مقلد بن گئے مکر فون کی حکومت اور اسے خیر الدولہ نائب کی طرف منتقل ہو گئی مگر جبریل کو قلعہ میں کیا لوٹ کر دوقاچہ آیا اور سہرا، اگر دو کین سے سونگ بن چوکی فوجوں سے اسے لشکر مرتب کر کے دھاوا کر دیا اور خیر الدولہ کے بڑے لشکر سے قتال یا بڑیا جس کا ثناء میں چند دن بن مقلد آجوتھا اور اس نے ان دونوں کو مغلوب کر کے شہر پر قبضہ کر لیا۔

مقلد بن صیقب کا قتل۔ مقلد کے بہت سے ترکی غلام تھے، ایک میں سے جدا ہو کر بھی گئے مقلد نے ان کا تہ قبہ کیا اور ان کو گرفتار کر کے نہایت سختی سے پامال اور سزا دی گئی اس سے ان کے بھائیوں کو خوف پیدا ہوا اور قلعہ کا اختیار کرنے لگے۔ ایک روز انہی ترکوں نے حالت غفلت میں ۳۰ سالہ عیسیٰ بن قراوش قتل کر دیا۔ اس کی نشان دہی بہت براہ کمال کی گئی اور مقلد کے سر کرنے اور اس پر بعض نے کی کفریہ سے تو جیسے مردانہ کی تھیں جس سے باز رہا تو اس کا چہرہ قراوش مہر روز تھا اس کا مالی اسباب انبار میں تھا جس کے نائب عبد اللہ بن ابراہیم بن شہر سے یہ خوف نائب ہوا ہوسودہ میں قراوش نے خط لکھا کہ کتابت مردی کی یہ امور و سنت سب سے بڑھتا ہے۔ انہم وہ لوگ ہیں یہ سب سے بڑھتا ہے جو کچھ مقلد بن احمد اسباب اور مقلد یا سب سے بڑھ کر مر گیا۔ یہ اس کی نصیحت تھی اور مقلد کو یہ نہ کر دیا جائے جو بڑھ کر قراوش کا بچہ حسن بن صیقب مقلد قراوش قتل میں مددگار بنے اسے مقلد نے آئے اور مقلد کی جگہ قراوش کی کھراپی پر جھٹکنے لیا جاتا۔

قراوش بن مقلد۔ چنانچہ اس قراوش کے مطابق عبد اللہ بن ابراہیم نے قراوش کو بہتر فوج حکومت بلا بھیجا جب قراوش اپنے باپ کے در انکھوت آ گیا تو اس نے عبد اللہ بن ابراہیم کے قراوش کے موجب اپنے باپ کے سرداروں سے خفت دل و اسباب اور مقلد بن صیقب کے اچھے دوست تھیں کہ اسے اچھے دوست بن کر دیکھ دے، یا اور ابراہیم بن قراوش اس کے شہر میں بعض غرض مخالفت و مزاحمت میں صیقب کھراہا جس واقعہ کی اطلاع حسن بن صیقب کو ہوئی تو سردار ابن عقیل کے پاس قراوش کی اس حرکت کی شکایت کرنے کے لئے گیا اور یہ بھی لکھ کر لیا اس وقت تک ابراہیم مقلد بن قراوش کے پاس مقیم ہے جو عقیل کا اور بھتیجے میں باہم مصالحت کرانے کی کوشش کرنے لگے تا کہ آخر چلی اور بھتیجے (حسن اور قراوش) میں مصالحت ہو گئی اور یہ قراوش پایا کہ ابراہیم مقلد کے ساتھ بد عہدی اور خدائی کی وجہ سے اس طرح کہ ان میں سے ایک شخص دوسرے ج حملہ آور ہو جائے وقت یہ دونوں باریک دربار جنگ پر تھے اس وقت ابراہیم مقلد کو گرفتار کر لیا جاتا ہے بعض حسن اور قراوش نے باہم سازش کر کے اس طرح کی جنگ نہ کر لی تاہم ان دونوں چلی اور بھتیجے کی فوجیں صف آراء ہو گئیں۔ کسی نے اس سازش سے ابراہیم مقلد قراوش کو مطلع کر دیا ابراہیم مقلد خوف گرفتاری ہرجا کھڑا اور حسن اور قراوش نے قراوش کا مکر کامیاب نہ ہوئے۔ قراوش و وہیں ہو کر ابراہیم مقلد بن قراوش کے رکنا ان میں کچھ ہرجا مقلد بن احمد اسباب یا بھتیجے یا بھتیجے کی جگہ۔ ابراہیم مقلد قراوش نے اس سے یہ دل و اسباب چھین لیا۔

قراوش کی مدد آنے پر فوج کشی۔ ابراہیم بن قراوش بن مقلد نے عقیل کے لشکر کو دھوکہ دہی کی طرف روانہ کیا اس لشکر نے جھپٹے میں نہ تھے پر ہمارے ذیل دیا۔ بہر الدولہ کے نائب بن احمد مقلد بن قراوش نے اسے ایک فوج عقیل سے سر کر کے تو







## باب: (۱۱) امارت موصل دولت قراش بن مقلد

سلطان محمود اور سلطان بن ملحوق: تاجاریوں کا ایک گروہ ترکوں کی ایک شاخ ہے جو بخارا کے قریب ایک درے میں رہتا تھا یہ بن نوکین کا قبضہ، قراش بن ملحوق کی حالت پر جو بنی تو سلطان بن ملحوق نے اس کی رکنی پر کمر بستہ پائی تھی۔ دانی بخارا اس سرکش گروہ کے خوف سے بھاگ گیا۔ ان ترکوں کا یہ دور ازماں بنی ملحوق سلطان محمود کی خدمت میں حاضر ہوا سلطان محمود نے گرفتار کر کے بندے بنا کر قید کر دیا اور اسے قبالہ اور غلہ ان کو دیا۔ ان میں سے جو بن نوکین گروہ باقی رہا، وہ کچھ خراسان بھاگ گئے اور وہاں پہنچ کر قبضہ و فساد کا بازار گرم کر دیا، بن ملحوق نے ان کو روک کر دینی سلطان بن ملحوق نے انہیں ہوش میں لانے کی غرض سے فوج بھی روانہ کی۔ پناہ خواہی غارت سے انہیں خوب چاہل کر کے خراسان سے اٹھ گئے، بن ملحوق نے انہیں قتل کر دیا اور ان کی لاشیں سے مکرانہ آٹا بنایا یہ دہشتہ مہینہ کا ہے جس نے بعد مفرق اور منتشر ہو گئے۔ ان تاجاریوں کا ایک گروہ خوارزم کے قریب آباد کیا دینی طرف چلا گیا اور ایک گروہ نے آذربائیجان میں چکر لگایا۔

تاجاریوں کی تجارت گرنی: ان بنوں اور بایجان کا، دانی، و بطور ان تھا۔ اس نے ان ترکوں کا بایں نہال کرنا، محمود کی حالت سے گھوٹا رہے ان کی عزت افزائی کی تھی وہیں مقرر کیے جا رہے تھے۔ یہ سب ترکوں نے اس کی ذرا بھی پروا نہ کی وہی ٹوٹ، روسی تجارت گری، یہ دیکھی۔ ان لوگوں نے چار سردار تھے۔ یوکانا، کاشانی، سوسور، اور دلاور، جو میں یہ لوگ عزت میں داخل ہوئے اور نہایت بے رحمی سے سخت و تاراج کیا اور انہیں بے پایہ کی کاٹھ پھیلایا۔ انہیں میں سے ایک گروہ دے بغیر غارت چلا گیا اور ان کے عمارتیں، دیواریں، دیواروں، درے کا یہ سب لوٹ لیا، بنی کا کوئی حصہ نہ بچا۔ کیا۔ اس طرح دینی کرنا اور ترکوں کے ساتھ کیا بنی مقامات کے راجحہ سخت و تاراج سے قریب ہو کر ارمینیا کی جانب چلے اور ان کے سرداروں نے پناہ خواہی کر لی شروع ہوئی۔ وہاں کے ترکوں کو بھی پال کیا جس کے بعد بنی پر حملہ کر دیا اور ان کے بعد دلاور، دانی، کاشانی، سوسور، اور دلاور کے قریب سے ایک گروہ چلا گیا، وہیں سے سب سردار تھے حملہ کرنے لگا کر دلاور اس سے باقی ماندہ گروہ کی کمر بستہ ٹوٹ

میں۔ غلہ عام کا بازار گرم ہو گیا۔ اطراف و اطراف میں کوف جان منتشر ہو گئے۔

ترکوں کی سرکوبی و پسپائی ترکوں کا وہ دورہ جو آرمینیا میں تھا وہیں سے جمع ہو کر بلاد کرد و بکارتہ میں غنایات حاصل کی صرف قدم بڑھایا۔ نہایت جتنی سے سو تیس ہزار روپے کی ایک مالک کو ۱۱۱۱۱۱ روپے جمع ہو کر کئی پر پھر حاصل کیا اس نسل میں اس کا وہ پسپائی یعنی ترکوں کا کہ وہ منتشر ہو کر پناہوں میں چلا گیا اور سارا مختصر ہوا۔

قراداش اور ترکوں کی جنگ رے سے ترکوں نے مال پر اور سلطان طغرلیک نے آہ کی طرف پر کر رہے تھے اور ۱۱۱۱ میں میں دیکر اور حوصلہ کی طرف قدم بڑھایا۔ یہ وہاں تک نہیں تھے کہ ترکوں کی طرف سے جو کچھ طرف سے جواب دیا۔ باقرہ کی بازماندگی اور حیدر کوٹ لیا۔ اسی زمانہ میں شہزادہ بن نصیر احمد بن مراد نے ترکوں کے امیر منصور بن خراسانی کو قتل کر کے قتل کر دیا اس کی گرفتاری سے اس کے مخالف چاروں طرف سے ترکوں کے نصیر احمد نے ان کے خقب اور گرفتاری پر فوجیں روانہ کیں۔ قراداش وانی نے اس کے ایک دوسری جازم فوجیں اس کی جنگ پر بھیجی اور انھوں نے ہم ایساں جنگ لڑی اور اس کی حمایت میں شامل کر دیے۔ پس اس جہز نے ترکوں کو چھوڑ کر ترکوں نے سرنے پر کھینچا اور خوب جی کھول کر لڑے اور پھر ایک دوسرے سے پیچھے ہٹ گئے۔ ان واقعات کے بعد عرب نے عراق کی جانب توجہ کی۔ ترکوں نے دیار ترک کو پران و خراب کر دیا۔ قراداش یہ خبر پا کر ترکوں کے ایک سرور نے اس کے جھوٹات کی طرف قدم بڑھایا جان لوگوں کی بدافضیت و فحش سے موصول چلا گیا۔

قراداش کی شکست و خوار۔ جس وقت ترکوں نے برکھ میں چڑھ کر قراداش نے ترکوں پر شب خون مارنے کی تیاری کی۔ ترکوں کو اس کی خبر تک کی فوجات پر قراداش کے ہاتھ کے طرے ڈٹ گئے۔ چھپو۔ ان لوگوں نے شریعت کی نلی زور دے کر اپنے کی طرف کرتے گئے۔ وہیں قراداش نے بھی دیا جس میں مصروف تھا کہ ترکوں نے دوسری طرف سے موصول کیا جانب قدم بڑھایا۔ قراداش کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ اپنی فوج مرتب کر کے مقابلہ پر آیا۔ تمام دن محاصرہ کی لڑائی ہوئی۔ دیکھ گئے وہ پھر اسی کیفیت سے جنگ کا آغاز ہوا شام ہوئے جاتے عربوں اور اہل شہر کو شکست ہوئی۔ قراداش ایک کشتی پر روانہ ہو کر کہ قراداش بھگ کر کان سارا مال و اسباب چھوڑ کر ترکوں نے شہر میں داخل ہو کر قتل کر دی شروع کر دی۔ جو اہرات ترکوں کے ہاتھ میں آئیں اور بے ہوش ہائی و زور ان کے ہاتھ لگا۔ قراداش غیب جان چکا کہ مرنے لگا۔ سلطان حلال احمد و اور دیکر بن علی بن مرید امر عرب و سردار اہل آذربائیجان خدمت میں حاضر ہوئے اور خواست روانہ کی۔

موصول میں قتل عام۔ ترکوں نے فتح پابی حاصل کرتے ہی موصول کے ساتھ قتل و غارت گری کا کوئی وقفہ نہ کیا۔ بعض محلہ دلوں کے مذہب جان و مال کی فحش سے بہت سامان و زور دینے کا ارادہ کر لیا۔ جس کی وجہ سے ان کی آبروریزی کی ہوئی اور وہ ان عمارتوں کے علم اہم کے ہاتھ سے فنا ہو گئے۔ اہل قتل شہر پر اس بڑا ہوا کہ انہوں نے انہیں یہ موصول ہو گیا تو چار ہزار اور چار ماں کیا اور ان کے حوصلہ کرنے میں مصروف۔ اہل موصول کا کانٹا تمام دور ہاتھ بکھرتے اور دفعہ مصلحتوں پر شہر میں جس قدر ترک ہاتھ آئے سب کو مار ڈالا۔ یہ ان کے بھائیوں کو اطلاع ہوئی تو وہ لوگ جمع ہو کر نصف ۵۳۰ روپے بڑا اور فتح موصول میں گھس پڑے۔ کو اس میں تمام سے کھینچ لیں بارودوں تک مسلسل قتل عام کا بازار گرم رکھا۔ مکتولوں کی کثرت تھا اور



خجائے ہجر سے چند روز بعد چار مرتبہ گئے۔

عمر بن بدوان: ان واقعات کے بعد حرم میں بدوان راگجو ملک عدم ہوا۔ اس کا بیٹا عمر قریش کے پاس آیا۔ قریش نے اس کو کوریزی سمجھ کر بھول رکھا۔ تاہم کواس کے ملک پر قبضہ کرنے کی طبع دانیں گیر ہوئی۔ فوج سرب کر کے محاصرہ کر لیا۔ قریش نے خبر پا کر ان کی عدالت کے لئے آیا اور اپنے ملک سے بے شک و سہام نکال باہر کیا۔

قریش اور غریب کی جنگ: بخاریت پر ابوالمہرب رافع بن حنین کا قبضہ تھا جو کہ جو قحط میں سے غریب نے عرب اور ثمودی کے ایک گروہ کو بیع کیا۔ جلال اللہ نے بھی نہ اسی فوجیں بھیجیں عرب نے غریب پر یلغار کیا اور اس پر محاصرہ ڈال دیا۔ رافع بن حنین اس وقت ہجرت میں قریش کے پاس تھا۔ اس سے اطلاع ہو کر فوجیں بھیجا اور نکریت کی تہمت پر ابو خضارہ غریب سے غریبیت کے ٹروٹوٹیشن بھیج دیئے غریب کو حکمت ہوئی قریش اور رافع نے تعاقب کیا اس کے بال و سینہ اور مٹکات سے متعارف ہوا اس کے بعد یاہم نامہ پر ہم نواز مصالحت ہو گئی۔

قریش اور جلال: اندولہ کے ماچین کشیدگی اس سے عمر قریش نے اپنی ذمہ داریاں بحال قحط کے تو سرور کرنے کے لئے عمر بیت روانہ کی تھی۔ جس نے جلال اللہ کے سارے عاقبت میں پناہ لی۔ جلال اللہ نے عمر قریش کو اس قحط سے روکا قریش نے کچھ حاجت نہ کی اس باہر جلال اللہ نے بحال قحط کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا اور پود نیچے ہی قریش کا محاصرہ کر لیا قریش نے بغداد میں ترکوں کو جلال اللہ کے خلاف بغاوت کرنے پر ابھار دیا۔ کسی ذریعہ سے جلال اللہ کو اس کی خبر تک بھی جلال اللہ کو اس سے بے خبر ہو گئی وہ اپنی اپنا رگور کرنے کے لئے کوچ کیا اہل انبار نے یہ خبر پا کر قلعہ بند کر لیا۔ اس اثنا میں قریش بھی بخاریت سے انبار کی طرف گئے تھے۔ وہ جلال اللہ کی کثرت فوج سے غدار اور مدد کی کمی واقع ہوئی۔ غصیل نے کوٹھڑ کر کے قریش اور جلال اللہ میں باہم مصالحت کرادی چنانچہ دونوں جہتوں نے آئندہ مصالحت تمام رکھے اور قریش نے جلال اللہ کی حاجت کی قسم کھائی اور دونوں نے اپنے اپنے شہر کو واپس لے گئے۔



[illegible]

میٹھا مکھن اور بطریق اعظم اس کے چند ساتھیوں کو چھٹی اور اٹھم کا عارضہ لاحق ہوا یا پتے پر اور دھونپا ہوا لی مہر خاں اور اس کا جہیز بھی جو مکھن رکھا۔ اس نے میٹھا مکھن اور اس کے بعد جن حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور اس کے باقی خود میں نہ رہیں۔ جو قباقر کے کہیں شہر میں رہا اور اپنے نام کا حکم ۳۳۳۳ عیسوی میں سنسکرت گریہا میں کے بعد میں نے اور شاد میں کی جی کو طلب کرنے پر بہارت (ترک دنیا) اور حکومت دریاح سے دست کش ہو جانے پر مجبور کیا اور اسے مارہ اور ایک جہیز کی طرف جلا وطن کر دیا اس کے بعد بطریق اعظم (پوپ) نے قسطنطنیہ کو کیا کہ اگر محمد اس کی بے جا حکومت سے بجاتل مہ سے نئی دنیا میں بطریق نو ایک روز موع و یسوعی بنیاد کے بیان سے ایک دوسری طرف روانہ کیا اور اچھا نہ ہو گا کہ وہ یہ اور بطریق نو چل جانے کے بعد دوسریوں اور بلوچیوں کے ایک گروہوں کے قسطنطنیہ کے لئے بھیج دیا۔ بطریق نو کوئی ذریعہ سے اس کی فراموشی۔ بطریق قرین کو کسی کو بہت سالوں و دروے لراہی جان بچاؤ اور درپہ وہ میٹھا مکھن کے معزول کرنے پر دوسریوں کو جانے لگے۔

تفصیلاً کی معزونی آخر امر ہے۔ اس اور دوسرے طریق کا منہب ہو گیا ملک سے پاس چڑھ کر جس جہاں کو مشہور کر دی گئی۔ روٹی اپنی رواں کیا اور حکومت و ملکت کے لئے طلب کر۔ ملک نے بارگاہ سے ہٹا کر گریا اور ترک دنیا پر گئی رہی۔ جب طریق نے اسے حکومت سے معزول کر کے اس کی چھوٹی بہن پر دولت و تخت حکومت پر متمکن کیا اس کے باپ کے خدام نے حاکم انتظام و حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور تفصیلاً کی معزونی کا وعدہ کر دیا بیٹائی کے بیوا خواہاں اور بدوہ کے خدوہ سے دانی شروع ہوئی۔ تخت اور غور پر بیٹھ کے بعد چاروں کے ہمراہ بیویوں کو جمع ٹھہر ہوئی میا خاں کے ہوا خواہوں سے گھر بار و ملت نیا۔

[illegible]

میں ہر طرف سے اس کا سامنا تھا۔

تخصیص کے خلاف روم سے خرواج کی بھی ہزاروں فراہم ہو رہی تھیں۔ مگر جب کر کے بغاوت کر دی۔ تخصیص نے اس کا سبوتاژ کیا۔ غرض کہ وہ بھی وہاں تک نہیں گئے۔ آخر ان سر جاس کا راجہ۔ اس کا مہاراجہ تخصیص کے پاس پہنچ گیا۔ وہاں کے سرکاری امور کو دیکھا، متعجب ہوئے۔

۱۹۴۷ء میں وہ جیس کی پندرہ لاکھ روپے کی قطعہ پر آگئے۔ اہل قطعہ کی رشتہ داروں سے ملاقات ہو گئی۔ رشتہ داروں نے اس کی ضرورت سے فلاحی پرائز آئے۔ اہل قطعہ نے کشمیر میں آگے لگا دی۔ مگر نہ تو وہاں کوئی اور رشتہ داروں کو دیا۔

## باب: ۵۳

### امارتِ موصل

#### دولت قریش بن بدران

ابو الحسن بن موثق کی گرفتاری کر دیوں نے چند عرصے موصل کے قرب و جوار میں تھے اب میں سید یہ کا قصہ سناؤ۔  
اس کے مصافحات تھے۔ اس کا حکم ابو الحسن بن عکلمن کی ذیابٹھیں تھا، و قمار علی ہر کے مصافحات کے ساتھ نہ بانچہ کے  
قبضہ میں تھا۔ ابو الحسن بن عکلمن کے بعد اقتدار میں اس کی عین حکومت تھی اس کا بھائی ابو علی بن موثق باجائے ابو الحسن بن  
عکلمن اپنے بھائی سے حکومت دوسرے کے لئے کرنا چاہتا تھا کہ اس کے قبضہ سے نکال لیا اور اپنے بھائی ابو الحسن بن  
موثق کو گرفتار کر لیا قریش اور اس کا بیوی زیم الدولہ جو کمال اس وقت ہم عمر تھے صرف تھے ان دونوں کا بیوی کا یہ  
نام کرنا اور انہیں اور موصل نے۔ قریش نے حیدری اور بنی نے نصیر الدولہ کے خلاف فدا طلب کی۔ حیدری قریب تھے ان  
کی شک پ، آیا اور بنی بانی نے اپنے عہد کو دیکھا تھا قریش کے جنگ کی قربت نہ آئی قریش اور نصیر الدولہ مصالحت ہوئی  
تب قریش نے ابو الحسن بن عکلمن کو گرفتار کر لیا پھر اس امر پر مصالحت قرار پائی کہ ابو الحسن بن موثق والی بریلہ لایا جائے  
اور قلعہ بریلہ بھی اس کے حوالے کر دیا جائے اور ابیلہ اس سے انکار کرے تو ابو الحسن بن عکلمن اس کے خلاف مائی اور قریشی  
اٹھ اٹھ رہے۔

ابو الحسن کا فرار نہ ہوا تھی ہی ہر کے اطمینان کی غرض سے اپنے بیٹے قریش کی خدمت میں دیکھ کر آیا۔ اس کے بعد ابو الحسن  
سے اس حال میں غلام گنہگار شروع ہوئی ابھی نے اسے حضور کرنا اور موصل کو اپنے بھائی ابو الحسن کے سپرد کرنے کی غرض  
سے موصل میں حاضر ہوا۔ چنانچہ قریش نے اس کے قتل کو اس کے موصل کرنا اور ابو الحسن بن عکلمن اور ابھی والی کو ابو الحسن بن  
موثق کے سپرد کرنا اور وادعہ کے ساتھ وہ اس میں انکار کرنا ساتھ یہ عہد کی وجہ کو کرنا۔ کہ اس کے ہر اچھو کو گرفتار کر  
کر اس کے موصل میں تھیں تو یہ سب سے نکل بھاگا بنی بریلہ میں موصیہ ہو چکا دیوبات کے باعث ابو الحسن بن عکلمن  
واپس اور قریش اس کے درمیان بے حد کشیدگی پیدا ہوئی۔

قریش اور ابو کمال: عین وہاں کے فتنے ہونے پر مستعد الدولہ قریش اور اس کے بھائی زیم الدولہ ایک کال کے

در میان چنگز چہارہ دیا۔ جب یہ ہوا کہ قریش (ان دونوں کی بھائی بھراں کا بیٹا) اپنے چچا ابو کحل سے الجھ گیا۔ تو جس نے اس سے اور عرب میں اس کے دوسرے بچائے امانت اور ادا رہ کر باہر گئی (۱) قریش نے قصیر الدین بن مراد بن سے امداد کی درخواست کی چنانچہ اس نے اپنے بیٹے سلمان بن عامر کی کمک پر بھیجا اس کے علاوہ اس بن کلثان وغیرہ آکر اسے بھی بھیجی اس کی مدد پر ہر کہ نہایت باہر گئی سب کے سب قح ہو کر مصلایا کی طرف چلے گئے اور اسے آفت و تاراج کر کے آگ لگا دی اور جل کر خاک سیاہ ہو گیا اس کے بعد باہر مرسوہ میں اپنے حریف سے سر کر کے دودن تک متواتر کوئی دینے اور دے نہ سکے۔ یہ بات سنی گئی یا حریف کو اپنی طرف سے راستہ دے دیا قریش کے بعض ہر ایمان عرب بھی قریش سے شہد ہوئے اس کے بھائی کے پاس چلے گئے۔

قریش کی نظر بندی و رہائی اسی اثنا میں وہ یہ خبر سنی کہ اس کے بھائی ابو کحل کے ساتھیوں نے انصار پر قریش کے قبضہ کر لیا ہے اس پر کہ سختی ہی قریش جس کا باغ ہو گیا سعد و بے چندہ ایمان کے ساتھ اپنے شہر میں رہ گئے۔ نہ جانے رفتیں نہ جانے انوں کا مصروف ہو گیا۔ اس کا بھائی ابو کحل اس واقعہ سے مطلع ہو کر اس کے پاس آیا اور اسے یہ بات بتائی اس کی بیوی اور بچوں سے ساتھ مرسوہ لے کر نظر بند کر دیا اور اس کی عافیت اور نجات پر چند لوگوں کو مامور کر دیا۔ انھوں نے ذلتا بعد عرب بھر اس کی طرف مالک ہو چکے اور اس کے بھائی ابو کحل نے اس خیال سے کہ یہاں عرب بھر اس کے سلطان ہو جائیں اور اسے وہاں باہر است و حکومت کی مری پر ممکن نہ کر رہی قریش کی نظر بندی کی تکلیف سے نجات سے نہ کر سکتا رہا یا سست فی حاکم اس کے ہاتھ میں وہی اور اطلاعات و فرمانرواری کی حیثیت سے کہ اس کے ملک کی طرف دیکھ کر دیا چنانچہ قریش اپنے اور حکومت اور حکمرانی کرنے کے لئے وہیں آیا۔

ابو کحل اور بیسایری کی جنگ ان واقعات کے کئی ایام کال اور بیسایری ہتھیاروں سے ان میں ہوئی تھی۔ واقعہ فتنہ بعد اسی ہوا۔ یہ بہت بڑی جنگ ہوئی اور بیسایری نے عراق میں جس بیسایری کی باغیگت میں شہرت کی شروع کر دی تھی بیسایری اس سے مطلع ہو کر ان کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا۔ ابو کحل کو اس کی خبر مل گئی۔ بہر عقل کی مدد پر اپنے حریف اور ان کو عرب کر کے میدان میں لڑنے کے لئے آیا۔ اب کمال اور بیسایری سے سخت اور غریزہ جنگ ہوئی مگر غریزہ فیلڈ نہ دلاوے میں قریش نے غریزی بندی سے نجات پا کر اپنی حکومت و مصلحت پر اکتفا نہ کیا بلکہ اپنے گناہ پر وہاں وہ بیسایری کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکریہ ادا کر کے قریش کی بد خطائی دور کر کے ان کی شکایت پیش کی اور وہ درخواست دی کہ وہ ایک فوج پر ایک عامل شہر کے انتظام کرنے کے لئے ہمارے ساتھ رہے اور فراموش بیسایری نے ایسا ہی کیا اس حال نے ہر بلج کر شہر کو قریش کے قبضہ نہ نکال دیا اور ان میں حدی و انصاف سے حکومت کرنے لگا۔

قریش کا فرار اور نظر بندی قریش نے اپنے بھائی ابو کحل کی اطلاعات قبول کر کے یہ کہ سعد و زمر کی طرف اس کے ساتھ ساتھ ہتھیار کشی قسم کی قوت اس کے قبضہ میں تھی مگر یہ امر قریش کو کافی گزور ہوا تھا۔ اس قید و بند سے نجات پانے کی فکر کرنے کا ایک روز مرسوہ سے نکل کر بعد ازاں وہاں ہوا اس کے بھائی ابو کحل کو اس کا قید سے نکل جانا خواہت ملانی گزورانی قوم کے چند سرداروں کو اس کو گھانا کر پناہیں لانے پر مامور کیا چنانچہ ان لوگوں نے قریش سے پیچھے نرمی اور لافضت سے وہیں چلے گئے۔





پیدا ہوا۔ اناضری۔ سے رک، ہے قریش نے اپنی طرف سے ابولسد اور ابوالقین جعفر کو اور دیش نے اپنے بیٹے ہما مالہ کو منصور کو سلطان کے دربار میں بھیجا۔ سلطان نے ان دونوں کی مدد فرمائی کہ ان کو کون کے اصولوں کی مدد حکومت قرار کر دی۔ قریش کے قبضہ میں موصل نصیب ہوئی۔ مگر یہ تو انہیں مسطر اوست طہار باور دیا اور نہ مالک وغیرہ تھے۔

سلطان غفرل یک کا استیلاء پر قبضہ: اس ہم سے تاریخ ہو کر سلطان نے دیا کہ تاریخ کیا اس کا بھائی ابہیم خیال بھی نہ ہو چکا ہوا۔ سب نے قریش اور دیش کو سلطان کی آمد کی اطلاع بھیج دی اور انہیں ثانی سلطنت و جرات سے مدد دیا۔ جو دونوں اس خبر سے مطلع ہو کر ادھر ادھر منتقل ہو گئے اور سلطان غفرل یک نے اس واقعہ کی وجہ سے جو کہ مذکورہ ایام میں قریش اور دیش کے ساتھ چلے آئے تھے ستم دہی کی جانب کوچ کیا اور حدود دیش اس کے سر کرنے کے لئے روانہ کیے۔ مساکین نے سب کو بدو چھوڑ کر دیا اور بدی خود پڑی کے بعد اس کے سامنے بھیج دیں سر جا کو گرفتار کر کے قتل کر لیا۔ جنگ آزما کے علاوہ بہت سے اہل ہندوستان میں ہوئی اور مردہ بھی تھے اس ستم دہی کا نام آئے اور ابہیم نے ان کے باقی مانگنے کی جان بخشی کی ستارش کی سلطان نے اپنی فوج کو قتل نام سے دیا۔ اس زمانہ پر قائم ہوا سلطان مسطر اوست اور دیش طرف سے تمام صوبہات کو اپنے بھائی ابہیم خیال کو بطور جائیداد عرصت کر کے بعد اس کی جانب دیا۔ دیش ہو اسطر قائم کر دیا اور باقی حدود ۹۴۳ء میں اہل ہندو

ہوا۔

بسا سیری اور قریش کا موصل پر قبضہ: ۹۴۵ء میں ابہیم خیال نے موصل سے بادشاہ کی جانب کوچ کیا۔ سلطان غفرل یک نے ابہیم کی یہ اجازت رد کر دی۔ یہ بغاوت اور مخالفت کا خیال قائم کر کے طلی کا ایک لشکر روانہ کیا اور ایک فرمان اسی مضمون کا خلافت ماب نے بھی لکھ کر ابہیم کے پاس بھیج دیا۔ ابہیم سلطان کی طرف واپس ہوا اور یہ سلطنت کنڈی نے بڑے تپاک سے استیلاء کیا۔ بسا سیری اور قریش کو موصل مل گیا اور موصل پر پہنچ کر قبضہ کر لیا اور کھدہ بھیج دیا۔ سارہ کر لیا یہاں تک کہ اہل کھدہ نے انہیں ہوشک دانی اور ش کے قوس سے اپنی درخواست کی چنانچہ قریش اور بسا سیری نے اہل کھدہ کو ان دی اہل کھدہ نے دروازہ کھول دیا اور کھدہ کی بھیاں بسا سیری اور قریش کے حوالہ کر دیں۔ ان دونوں نے کھدہ کو سہم کر دیا۔ سلطان غفرل یک کو اس کی خبر گئی اسی وقت بھی مر جب کے کے موصل کی جانب کوچ کیا۔ قریش اور بسا سیری نے سلطان کی آمد کی خبر پا کر موصل کو چھوڑ دیا۔ سلطان ان کے تعاقب میں تھکن تک چلا گیا خیال کو موصل مل گیا اور سلطان ۹۴۵ء میں شترک رفات کر کے ہمدان کا راستہ لیا۔ سلطان غفرل یک اس کے پیچھے نہ لیا اور ہمدان پہنچ کر اس پر محاصرہ ڈال دیا۔

بسا سیری و قریش کا بغداد پر قبضہ: اسے میں بسا سیری اور خلافت بغداد آ رہا تھا اور سب واسطہ میں تھا۔ دیش کو خلافت ماب نے نہ انھیں کی غرض سے بغداد طلب کر لیا تھا مگر اس کے قیام کرنے سے بہت سے وجوہات پیدا ہوئی تھیں اس وجہ سے یہ اپنے شہر کو واپس چلا گیا اور بسا سیری قریش اور دیش کی بولیوں اور الحسن بن عبد الرحیم بغداد پہنچ کر بغداد کے چاروں طرف بٹیم ہو گئے۔ محمد الاعرابی افواج شامی کی انھیں کے ساتھ بسا سیری کے مقابلہ پر تھا اور دیش الرضا دیش السلطنت دیشوں کے مقابلہ پر تھا جنگ کا بھی آقا نہیں وہ تھا کہ بسا سیری نے غلیفہ مستمر دانی مسر کا غلیفہ جابج بغداد میں













جانب آجائے ہی مسلم اسی مقام پر زوب کر گیا۔ شب کو قاتلہ دو بار وصول کا کام دیا۔ علی بن مسلمہ اہل محل نے  
امیر پھر مغیہ دانی گزارا انھوں نے مدد کی درخواست کی۔ پناہی امیر پھر پھر شخص ان کی تک کے متروک ہو امیر کو کا اہل  
نی نبرکہ تھی ایک فوج اپنے بھائی تو تھی انھوں نے اس کی راہ کا کام کی طرف سے روانہ کی۔ فوج اس نے امیر پھر پھر  
خلعت دے کر جزیرہ کی طرف لوٹا۔ چند روز بعد امیر پھر پھر نے امیر کو کا فوجی احاطہ قبول کر لی اور کام وصول پا اس  
کی تک پر آیا۔ اس مرتبہ ہی صوبہ نہایت شدت نے کیا یہ تھوڑی ہی مسلم کام وہ ذکر مسلسل سے جاری ہے صدقہ بن عربیہ کے  
پاس چلا آوارہ نا کال کی سرودہ تک کے بعد کو قاتلہ وصول پا پھر نہ کیا۔ ان وقت سے علی بن مسلمہ کی حکومت وراثت  
تہ وصول سے متعلق ہو گئی اور سلطنت میں سے لوگ غزا اور ان کے امراء میں پھر پھر پھر ہو گئے۔ یہ لفظ اللہ و

## باب: ۵۰

### دولت صالح بن مرداس

### تاج الدولہ تمش

صالح بن مرداس: صالح بن مرداس کی ابتدا حکومت جبہ کی بھرپوری سے ہوئی یہ شخص جو کلاب بن جہر کا نامور بھائی  
مصر سے تھا۔ اطراف صوبہ میں ان لوگوں کی حکومت، امارت قائم ہوئی۔ ابن حزم نے لکھا ہے کہ یہ شخص مردانہ کلاب کی  
اولاد سے تھا۔

شیر ویدہ در علی بن ثمالی خفاجی کے قبضہ میں تھا۔ یہی نہیں تھا ماحلی نے اسے قتل کر کے وجہ کو اس کے قبضہ سے نکال  
یا۔ ایک مدت تک وجہ اس کے قبضہ میں رہا۔ اس کے بعد بدران بن سطلہ نے وجہ پر یعنی بن عزمہ ماضی سے قبضہ حاصل کر  
یا۔ تھوڑے دن بعد لوگوں ماری نے جو کہ حاکم وانی مسمر کی طرف سے اشقی کا گورنر تھا۔ غرض شقی کی پہلے روق پر قابض ہوا اس سے  
بعد وجہ کے بدران نے قبضہ سے نکال کر دمشق کی جانب واپس ہوا۔ وجہ کا سائبان ابن بھکان کی ایک شخص تھا چند روز بعد وجہ کی  
حکومت پر یہ شخص خود مہر بکران بن دیشا۔ صالح بن مرداس کو اپنی امداد کے لئے بلا بھیجا۔

ابن بھکان کا قتل: چنانچہ صالح بن مرداس ایک مدت تک اس کے پاس مقیم رہا۔ پھر ان دنوں میں ماضی ہو گئی صالح  
اور ابن بھکان میں جھگڑا مکی بھر یا مہر و دھوں نے مصالحت کر لی اور ابن بھکان نے اپنی بیٹی کا عقد صالح سے کر دیا۔ صالح شہر  
میں داخل ہوا۔ ابن بھکان نے اسے اپنی اور بائیں اور بائیں و سبب کو اپنی عادی ملاحظہ قبول کرنے اور اس سے ممانعت لینے  
کے بعد ماضی ختم کر دیا اور اس کے تھوڑے دنوں بعد اپنی عادی نے بدھوی کی اور اس کا تمام مال و سبب لے لیا۔ اس واقعہ  
سے ابن بھکان کو یہ حد ہوئی جو ابھی صالح کے ساتھ اعلیٰ طاقت کی سرکوبی کے لئے کچھ کہنا نہ لے لے گا۔ وہ میں ایک شخص  
کو ابن بھکان کے قتل پر، سو گز یا تھا چنانچہ اس شخص نے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے مرنے کے بعد صالح نے وجہ  
کی طرف قدم بڑھا دیا اور اس پر قابض ہو کر ابن بھکان کے تمام مال و سبب اور ریاست پر قابض ہو گیا اور مصر میں بھرپور  
طریقہ کی حکومت اور حکومت کو قائم رکھا۔

حاکم غوی اور جولو کے مابین کشیدگی: ہم وہ جان کر آئے ہیں کہ جولو نے جو کہ ابو المعالی سیف الدولہ کا آزاد غلام





بڑا جگہ۔ مصر الدولہ شمال میں صراحی جس وقت سے کہ اس کا باپ اور بھائی بارہا لکھا تھا نہ میں ملے تھا یہ خبر پا کر حسب کی طرف بڑھا اس کا یہ مصر کو لپا حتی کہ شہر پر قابض ہو گیا۔ وزیر کی کے مصریوں نے قلعہ کے دروازے بند کر دیئے اور اعلیٰ مصر سے اہل اطہب کی چندہ لائی و مطلق مسکن بنیں وہ ان کے دربار کی کے بعد حکومت دمشق پر خلیفہ مصر کی طرف سے مقرر ہوا تھا حسین بن مفرجہ والی مصلحین کی جنگ میں مصروف تھا۔ جس وجہ سے وزیر کی کے مصریوں کی تہجد دہن کے سبب وزیر کی کے مصریوں نے ایک برس کے کامل حاصرہ کے بعد شمال سے اس کی درخواست کی شائے ان لوگوں کو اس کا دیا اور مصر مستعمر میں طلب پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس زمانہ سے قلعہ پر شائے کا قبضہ کام رہا یہاں تک کہ عساکر مصر نے ابو بکر بن عبد اللہ بن جلال بن جلال کی سرکردگی میں طلب پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک مصری کی تعداد پانچ ہزار تک آ کر ان سے زیادہ تھی۔ شمال بھی وہیں مرتب کر کے مقابلہ پر آیا کھسار کی لڑائی ہوئی۔ نہایت ہوشیار اور مستعدی سے حملہ آور فریق کی بدولت اطلاق سے ایک ایسا سلاب آیا کہ انہیں سے خذار اور گردہ کے تمام قلعے مجھے مجبوراً حاصرہ اعلیٰ اور مصر کی جانب موٹ گئے۔ اس کے بعد دوبارہ عساکر مصر نے مصر سے مستعمر میں طلب پر وقت نام کی انفری میں خذار کیا۔ شمال نے لڑکر ان کو پچھپا کر اور ان کے سردار خادمہ فریق کو گرفتار کرنا چاہی حال اس میں رفتی کا انتقال ہو گیا۔

مصر الدولہ شمال کی امارت طلب سے دست بردار ہوئی گزشتہ غشت سے مصری لشکر کے ہم نام میں بڑا بھی فریق آیا طلب پر حملہ آور ہوا اور ان دنوں حاصرہ و جنگ سے شمال کو تنگ کرنا رہا۔ بالآخر شمال کو اس کی مارت سے ناامید ہو فریق اور عثمان حکومت کو اپنے قبضہ میں رکھنے سے عاجز آ گیا۔ جنگ آ کر مصر میں خلیفہ مستعمر کی خدمت میں مصالحت کا پیا ہو چکا اور طلب کو حکومت مصر کے خزانہ کر کے باقی جان آ کر وہ لڑائیوں اور مصائب سے بچائی۔ مستعمر نے اپنی جانب سے ٹکین الدولہ اور اعلیٰ بن منہم کو طلب کی حکومت پر تسلیم کر کے روانہ کیا آخر ۱۱۹۹ھ میں ٹکین الدولہ واد طلب واد شمال نے طلب کی جان حکومت ٹکین الدولہ کو سپرد کر کے مصر کا راستہ لیا۔ اس کا بھائی عقیب بن منہم نے جب چائیا اور ان میں طلب پر قابض ہو گیا۔

اہل طلب کی بغاوت ابن منہم تقریباً دو برس تک طلب پر حکمران رہا اس کے بعد اسے خبر ملی کہ اہل طلب نے محمد بن نصر بن صراحی سے خذار و سبب شروع کی ہے۔ انھوں نے خذار گرفتار کر لیا اس سے اہل طلب میں بے حد جوش پیدا ہوا سب کے سب جمع ہو کر باقی ہوئے اور ابن منہم کا قلعہ طلب میں ہی مصروف رہا وہ محمد کو یہ حاذق لکھ بھیجے۔ محمود ۱۲۰۱ھ کے نصف سنہ گزرنے پر حسب آج اور ابن منہم کا ان لوگوں کے ساتھ قلعہ میں ہی مصروف رہا۔ چاندنا طرف سے عرب کے قاتل ان کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔ ابن منہم نے خلیفہ مستعمر سے اہل اطہب کی خلیفہ مستعمر نے ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن حسین بن محمد ان کو بھیجا کہ وہ اپنی رواب کی فوج کو مسلح کر کے ابن منہم کی کمک پر پہنچ جائے۔ چنانچہ ابو محمد فریق آ راستہ کر کے طلب کی جانب روانہ ہوا۔ محمود نے یہ خبر پا کر قلعہ طلب سے حاصرہ اعلیٰ کیا۔

ابن منہم کی گرفتاری اور باقی ابن منہم قلعہ سے نکل کر شہر میں آیا۔ ناصر الدولہ بھی ان کے ساتھ ساتھ فوج حسب میں داخل ہوا۔ ان دنوں کے لشکر میں نے شہر طلب کو قی گول کر تاخت و تار مانی کیا اس کے بعد محمود اور ناصر الدولہ کی فوجوں سے طلب کے باہر ایک میدان میں مقابلہ ہوا۔ میدان محمود کے ہاتھ رہا۔ ناصر الدولہ بھی وہ ان کو شکست ہوئی۔ ان کا جنگ میں قید ہو

۳۔ یہاں سے کہہ کر وہ اپنے گھر پہنچا۔ وہاں اس نے اپنے دوستوں کو بلا کر ان کے پاس آکر بیٹھ کر ان سے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ تم نے یہ سب سنا ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ تم نے یہ سب سنا ہے۔

معرزالہ شامی کا طلب پر قبضہ۔ اس وقت محمود نے اپنا بیٹا علی علیہ السلام کو لے کر اپنے گھر پہنچا۔ وہاں اس نے اپنے دوستوں کو بلا کر ان کے پاس آکر بیٹھ کر ان سے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ تم نے یہ سب سنا ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ تم نے یہ سب سنا ہے۔

معرزالہ شامی کی جنگ۔ اس وقت محمود نے اپنے بیٹے علی علیہ السلام کو لے کر اپنے گھر پہنچا۔ وہاں اس نے اپنے دوستوں کو بلا کر ان کے پاس آکر بیٹھ کر ان سے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ تم نے یہ سب سنا ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ تم نے یہ سب سنا ہے۔

محمود و بیٹے کا طلب پر قبضہ۔ اس وقت علی علیہ السلام نے اپنے گھر پہنچا۔ وہاں اس نے اپنے دوستوں کو بلا کر ان کے پاس آکر بیٹھ کر ان سے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ تم نے یہ سب سنا ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ تم نے یہ سب سنا ہے۔

محمود کی اطاعت۔ ان وقت کے محمود نے اپنے بیٹے علی علیہ السلام کو لے کر اپنے گھر پہنچا۔ وہاں اس نے اپنے دوستوں کو بلا کر ان کے پاس آکر بیٹھ کر ان سے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ تم نے یہ سب سنا ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ تم نے یہ سب سنا ہے۔



واکرا، اپنے کچا پیام طبعان کے پاس مجھ کا اس سے جو شعر قصے نے بھی طلب کا سامراہ کیا تھا اور پھر جب اس پر قطع کر لیتے کی تہ کی تھی۔ انہیں مسکین نے دونوں سے معافی طلب کی کہ یہ ایک واحدہ کر لیا تھا۔ کس ڈر یہ ہے جو شعر جس تک پہنچ گئی فوراً مانا، جبکہ اس سے کہے کہ طلب کی طرف کوئی کر دینا۔ طبعان بن قطنش، گل آہو پیادہ دونوں میں نہ بھیجے ہوئی سخت اور غوریز جب کے بعد طبعان مارا گیا اور واقعہ اس کے لیے کہ ہے۔

تغش کا طلب پر قبضہ۔ بخش نے سلیمان کو لکھ کر کہ اس کا سرابن مسکن کے چم صپ روزہ خر دیا بعد میں اس صبیح کی ہے اٹائی کی وجہ سے اس نے طلب کا صم و ذکر لیا انجیم کار بخش طلب پر قابض ہو گیا۔ اسیر حق بن اکک نے ابن صبیح کی طارن کی۔ سالم بن بدوان بن علقہ نے قلعہ کے دروازے بند کر لئے۔

سلطان ملک شاد کی طلب کو رد کیا۔ اس معین کا اس واقعہ سے قبل سلطان ملک شاد کی خدمت میں جبکہ اسے فتح الدولہ بخش کی طرف سے فخر دینا ہوا تھا۔ ایک حرمہ شہادت بقول طلب کے لئے نہ اندیشہ تھا۔ اس پر سلطان ملک شاد نے اصرار کیا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ طلب کی جانب کو قہراً کیا تھا تو معلوم ہوا کہ اس میں توجہ دے کر اسے اپنی طاقت کے تحت سے نکال کر اسے تین شرف الدولہ کو بخیر جاگیر مرآت فرمایا اس کے بعد اس کی طرف قدم بڑھا دیا۔ اسے دو بیویاں کے ساتھ لے کر چھین کر کاہن ہو گیا۔ وہیں نے اسے اپنی علیحدہ خرمہ افرا۔ پھر قہراً (بھری) کی طرف بڑھا دیا۔ ایک دن رات کے بعد صبح کے بعد بھی تلخ کر لیا۔ جس قدر کہ خیر وہاں ملے سبہ کو قہراً کیا تو صبح کو ایک بڑھاتا دیا تاکہ اس کے روپ سے یہ لوگ رہ رہ کر کیا کرتے تھے اور اس خرمہ کو کھٹ کر قہراً میں پیچے جاتے تھے اس کھٹ کو کمر کرنے کو قہراً بڑھا دیا۔ اس کے بعد اسے بھی اپنے شہدات میں داخل ہو کر طلب کی طرف بڑھا دیا۔ اس کی بیویاں تین الدولہ بخش اس وقت طلب کا کھٹہ کئے ہوئے تھا۔ سترہ دن گزر گئے تھے تو اہل کھٹہ نے اطاعت قبول کی تھی اور اسے بڑھاتے کو قہراً کھٹہ کس کا سلامی کی صورت دکھائی دیتی تھی۔

سلطان ملک شاہ کا حلیہ پر قبضہ: سلطان ملک شاہ کی آمد کی خبر سن کر محاصرہ اٹھا لیا اور دمشق کی جانب واپس ہوا۔ سلطان ملک شاہ نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ پانی اور کھجور کی کمی سے لڑنے سے پہلے دونوں اطراف سے خیر کار آمدی ہوئی اور بالآخر فرما سلم بن ہرمان نے اپنی ناکامی کا یقین کر کے نہ صرف فوجیں کرائی اور قلعہ کو اس شرط سے کو قلعہ جعفر سے بطور جاگیر مقرر کر دیا جائے سلطان ملک شاہ کے حوالہ کر دینے پر سلطان نے قلعہ جعفر بطور جاگیر عطا کر دیا۔ اس وقت سے یہ قلعہ اس کے اداس کے ہاتھوں کے قبضہ میں رہا۔

امارت حلب پر قسطنطنیہ کا تقریر: یہاں تک کہ سلطان نور الدین محمود نے اس قلعہ کو اس کے قبضہ سے نکال لیا۔ جس کا شہر اب بھی بن علی بن محمد تائی و تائی شیر نے اطاعت و فرمانبرداری کی ایک سفارت سلطان کی خدمت میں روانہ کیا۔ سلطان اچھے ظرف سے قسیم الدولہ قسطنطنیہ جدا ملک الدولہ سلطان نور الدین محمود نے شہید و حلب پر مامور کر کے عراق کی طرف واپس ہوا۔ انہی صوبہ کی سفارش پر سلطان نے ابن حسین کی طرف تھیکر کر دی۔ اس سے بڑے بکر بھیج دیا۔ چنانچہ ابن حسین دہن و خانہ مقبرہ اور نہایت غم و غمی کی حالت میں وہیں انتقال کیا۔ واللہ مالک الامور لا ریب فیہ۔

## باب: ۵۵

### امارتِ حلہ

### دولتِ بنو مزید

سیدہ ابوالحسن علی بن مزید، یہ طوخذ قبیلہ بنو اسد سے تھے۔ یہ لوگ بغداد سے دس گز دور تھے۔ انہوں نے اپنی قوم کو خلیفہ بنو امیہ کے امراء اور خاندان سے بنو مزید میں امرائے خوزستان کے ایک جزیرے میں جو ان کی وجہ سے سرحد بن گیا، مقرر کیا۔ بنو مزید کا سردار بنو الحسن علی بن مزید اور اس کا بھائی ابوالمناکم تھے۔ ابوالمناکم نے بنو امیہ کے پاس گیا اور ان کے مدت تک ان کے پاس بیٹھ رہا۔ پھر ان کے پاس سے بھاگ آیا۔ بنو الحسن اسے نہ سکا اور بنو الحسن کے پاس نہ بچا اور تمام اہل اقصائے ہند نے بنو الحسن سے ان لوگوں پر جرحوں کی عمدہ انجوش سے لے کر اس کا طالب ہو کر بنو مزید انجوش لے کر ہندوستان پہنچے۔ وہیں حریفوں میں بھڑائی کی گئی ابی بولی ابو الحسن شکست کھا کر بھاگا ابوالمناکم اسی سرحد میں حکم کرتا تھا۔ یہ واقعہ اس کا بیان ہے۔

ابو الحسن کی بنو مزید پر فوج کشی: جب بنو مزید کا دور آیا تو ابو الحسن نے آپ بڑی فوج مرہب کر کے اپنے بھائی ابوالمناکم کا بدلہ لینے کے لئے بنو مزید پر جرحوں کی۔ بنو مزید نے بھی یہ خبر پا کر بہت بڑا جم غفیر جمع کر لیا۔ معزز حسان بن علی اور طرہ بنو مزید کے علاوہ اس طرف کے دیگر اہل اقصائے ہند اور خاندان بنو مزید بھی جمع ہو گئے۔ دونوں حریفوں نے طلب آرائی کی امید لیا ابو الحسن کے ہاتھ رہا۔ بنو مزید نے شکست ہوئی حسان بن علی اور حسان بن علی سے اسے جگہ ابو الحسن بن مزید بن علی کے مال و اسباب اور تمام ضرورت پر قابض ہو گیا۔ بنو مزید کے قبیلہ لوگ بھاگ کر جزیرہ پہنچے۔ فخر ابدلہ نے جزیرہ پر جس کی طمان حکومت ان سے چہرہ رکھی اور اس میں سے طیب اور قرطب کو سنبھال کر دیا۔ ابو الحسن نے حج بنی کے بعد اس مقام پر قیام اختیار کیا چند روز بعد مصر بن علی نے ایک فوج مرہب کی اور ان کے وقت ابو الحسن پر شب خون مارا ابو الحسن کو اس کی خبر نہ تھی شکست کھا کر شہر بن علی میں جا کر دم لیا اور پناہ گزیں ہوا مصر نے اس کے ماں و اسباب اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔

ابو الحسن علی کی وفات: بنو مزید میں ابو الحسن بن مزید اسدی اپنی زندگی کے زمانہ کو پورا کر کے دربار ملک حرم ہوا۔

: ابوالمناکم کے بھاگنے کو بنو مزید چھ مہینے بنو مزید کے ایک سردار نے۔ ابوالمناکم نے اپنے مال و اسباب کو اپنے ہاتھ میں لے کر





